مسلسل اشاعت کا34واں سال
ماہنامہ
کرکٹر
پاکستان
دسمبر 2012ء
قیمت =/75 روپے
پاک بھارت سیریز اسپیشل
سری لنکا' نیوزی لینڈ سیریز برابر
رکی پونٹنگ کی ریٹائرمنٹ
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
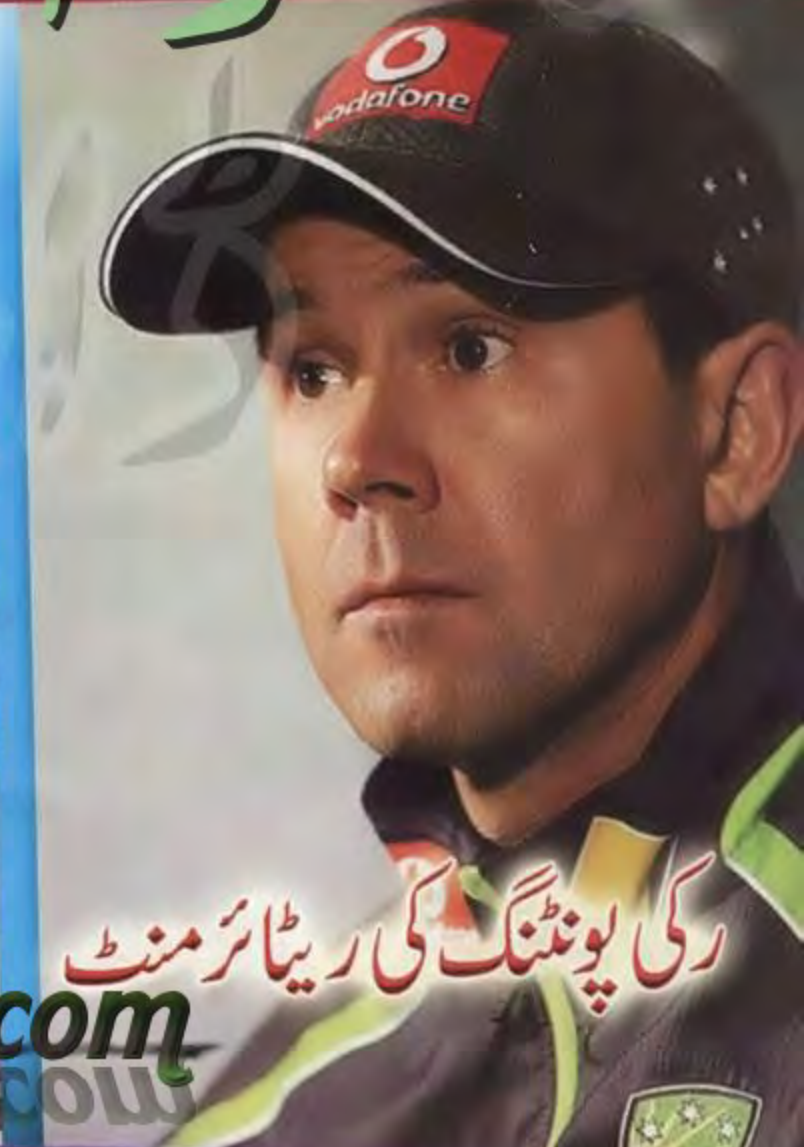
مینجنگ ایڈیٹر
ریاض احمد منصوری

بزنس منیجر لاہور
عصمت پاشا
0300-9493898

اعزازی فوٹوگرافر
فاروق شان

بیرون ملک نمائندے
ایان ڈیوڈسن، اسٹیو وائنگ (انگلینڈ)
کیس ہیں (آسٹریلیا)
ڈک برکٹن (نیوزی لینڈ)
کوشیش مہرا (بھارت)
ایس ایس پریرا (سری لنکا)
بریش جانز (ویسٹ انڈیز)

کاروباری خط و کتابت و ترسیل زر کے لیے پتہ
منیجر ماہنامہ "کرکٹر"
C-4-14 کمرشل اسٹریٹ، ڈیفنس
ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II ایکسٹینشن، کراچی۔
فون 35805393 (پانچ لائنیں)
فیکس 35896269
ای میل cricketerurdu@gmail.com

دسمبر 2012ء، جلد نمبر 34، شمارہ نمبر 12

Registration No. SS-048

قارئین کرام

یہ حقیقت ہے کہ ہمارے کرکٹرز اپنی سرزمین پر غیر ملکی ٹیموں کا مقابلہ کرنے کے لئے بے تاب ہیں لیکن کسی کو نہیں پتہ کہ وہ دن کب آئے گا جب ہمارے ویران اسٹیڈیمز کی رونق لوٹ آئے گی ویسے اگر صوبائی وزیر کھیل ڈاکٹر محمد علی شاہ انٹرنیشنل ورلڈ الیون کے ذریعے غیر ملکی کرکٹرز کو پاکستان بلا کر نیشنل اسٹیڈیم کراچی میں میلہ لگا سکتے ہیں تو اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ چیئرمین پی سی بی چوہدری ذکاء اشرف جو پاکستان میں پریمیئر لیگ کروانے کے خواہش مند ہیں وہ بھی کامیاب ہو سکتے ہیں پاکستان کرکٹ بورڈ ماضی قریب میں صوبائی وزیر کھیل سندھ ڈاکٹر محمد علی شاہ کی اسی طرز کا مقابلہ کروانے کی خواہش کو ٹھکرا چکا تھا لیکن اس مرتبہ بورڈ نے نہ صرف اپنے کھلاڑیوں کو کھیلنے اور نیشنل اسٹیڈیم کراچی کے استعمال کی اجازت دی بلکہ دوسرے مقابلے میں چیئرمین ذکا اشرف کی شرکت نے ان مقابلوں کو کچھ حیثیت بھی دے دی۔ بہرحال، یہ امر تو طے شدہ ہے کہ پاکستان میں بین الاقوامی کرکٹ کو واپس لانے کے لیے یہ مقابلے کوئی ٹھوس قدم نہیں تھے، اور نہ ہی ان مقابلوں کو اس سمت میں کوئی بڑی پیشرفت سمجھا جا سکتا ہے۔ اس لیے پاکستان کرکٹ بورڈ کو ایسی کوششوں پر تکیہ کرنے اور ذاتی شہرت کے لیے کی جانے والی کوششوں کی حوصلہ افزائی کے بجائے اصل کام پر توجہ رکھنی چاہیے۔ اور وہ اصل کام کیا ہے؟ وہ ہے عالمی معیار کے حفاظتی انتظامات اور اس حوالے سے بین الاقوامی کرکٹ کونسل کو اعتماد میں لینا۔ رواں سال بنگلہ دیش کے مجوزہ دورِ پاکستان کے حوالے سے بھی دور اندیش تجزیہ کاروں کا یہی کہنا تھا کہ معاملہ پچھلے دروازے سے حل کرنے کے بجائے براہ راست بین الاقوامی کرکٹ کونسل کو درمیان میں ڈالا جائے کہ وہ پاکستان میں سیکورٹی صورتحال کا اپنے تئیں جائزہ لے کر بنگلہ دیش کو دورہ کرنے یا نہ کرنے کا حکم دے۔ لیکن پاکستان نے درونِ خانہ معاملات طے کر کے کچھ نہ پایا۔ بنگلہ دیش تو پاکستانی حمایت کے نتیجے میں آئی سی سی کی نائب صدارت حاصل کر کے فائدے میں رہا ہی لیکن پاکستان بنگلہ دیشی عدالت عظمیٰ کے حکم نامے کے باعث ہاتھ ملتا رہ گیا۔ گو کہ پاکستان میں امن و امان کی بگڑتی و سنورتی صورتحال پاکستان کرکٹ بورڈ کے ہاتھ میں نہیں، لیکن کم از کم جہاں حالات میں بہتری نظر آئے وہاں اپنے تئیں سیکورٹی کے اعلیٰ ترین انتظامات کے ذریعے بین الاقوامی کرکٹ کونسل اور اس کے اراکین کو مطمئن تو کیا جا سکتا ہے۔ ہاں حالات ضرور تشویش کا باعث ہیں لیکن امید پر دنیا قائم ہے بر اوقت ہمیشہ تھوڑا ہی رہتا ہے۔

ریاض احمد منصوری

فہرست

ابن حسن پرنٹنگ پریس (پرائیویٹ لمیٹڈ) کراچی سے طبع کرا کے دفتر ماہنامہ "کرکٹر" پلاٹ نمبر C-4-14، ویں کمرشل اسٹریٹ فیز II ایکسٹینشن، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، کراچی سے شائع کیا۔

جنوبی افریقہ کا دورہ، آسٹریلیا

9 تا 13 نومبر، پہلا ٹیسٹ،، برسبین
22 تا 26 نومبر،، دوسرا ٹیسٹ،، ایڈیلیڈ
30 نومبر تا 4 دسمبر،، تیسرا ٹیسٹ،، پرتھ

انگلینڈ کا دورہ، بھارت

15 تا 19 نومبر...... پہلا ٹیسٹ...... احمد آباد
23 تا 27 نومبر...... دوسرا ٹیسٹ...... ممبئی
5 تا 9 دسمبر...... تیسرا ٹیسٹ...... کولکتہ
13 تا 17 دسمبر...... چوتھا ٹیسٹ...... ناگپور
20 دسمبر...... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل...... پونے
22 دسمبر...... دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل...... ممبئی
11 جنوری...... پہلا ون ڈے انٹرنیشنل...... راج کوٹ
15 جنوری...... دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... کوچی
19 جنوری...... تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... رانچی
23 جنوری...... چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل...... دھرم شالہ
27 جنوری...... پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل...... چندی گڑھ

****

سری لنکا کا دورہ، آسٹریلیا

14 تا 18 دسمبر،، پہلا ٹیسٹ،،، ہوبارٹ
26 تا 30 دسمبر،، دوسرا ٹیسٹ،، میلبورن
3 تا 7 جنوری،، تیسرا ٹیسٹ،، سڈنی
11 جنوری،، پہلا ون ڈے۔۔ میلبورن
13 جنوری،، دوسرا ون ڈے،، ایڈیلیڈ
18 جنوری،، تیسرا ون ڈے،، برسبین
20 جنوری۔۔ چوتھا ون ڈے،، سڈنی
23 جنوری،،، پانچواں ون ڈے،، ہوبارٹ
26 جنوری،، پہلا ٹی ٹوئنٹی،،،، سڈنی
28 جنوری،، دوسرا ٹی ٹوئنٹی،،، میلبورن

****

نیوزی لینڈ کا دورہ، جنوبی افریقہ

21 دسمبر...... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل...... ڈربن
23 دسمبر...... دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل...... ایسٹ لندن
26 دسمبر...... تیسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل...... پورٹ الزبتھ
2 تا 6 جنوری...... پہلا ٹیسٹ...... کیپ ٹاؤن
11 تا 15 جنوری...... دوسرا ٹیسٹ...... پورٹ الزبتھ
19 جنوری...... پہلا ون ڈے انٹرنیشنل...... پارل
22 جنوری...... دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... کمبرلے
25 جنوری...... تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... پوشف اسٹروم

****

پاکستان کا دورہ، جنوبی افریقہ

کیم تا 5 فروری...... پہلا ٹیسٹ...... جوہانسبرگ
14 تا 18 فروری...... دوسرا ٹیسٹ...... کیپ ٹاؤن
22 تا 26 فروری...... تیسرا ٹیسٹ...... سینچورین
کیم مارچ...... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل...... ڈربن

3 مارچ...... دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل...... سینچورین
10 مارچ...... پہلا ون ڈے انٹرنیشنل...... بلوم فونٹین
15 مارچ...... دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... سینچورین
17 مارچ...... تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... جوہانسبرگ
21 مارچ...... چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل...... ڈربن
24 مارچ...... پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل...... بینونی

ویسٹ انڈیز کا دورہ، آسٹریلیا

کیم فروری،،، پہلا ون ڈے،،،، پرتھ
3 فروری،، دوسرا ون ڈے،، پرتھ
6 فروری،،، تیسرا ون ڈے،،، کینبرا
8 فروری،، چوتھا ون ڈے،، سڈنی
10 فروری،،، پانچواں ون ڈے،، میلبورن
13 فروری،، ٹی ٹوئنٹی میچ،،، برسبین

****

انگلینڈ کا دورہ، نیوزی لینڈ

9 فروری،، پہلا ٹی ٹوئنٹی،، آکلینڈ
12 فروری،، دوسرا ٹی ٹوئنٹی،، ہیملٹن
15 فروری،، تیسرا ٹی ٹوئنٹی،، ویلنگٹن
17 فروری،، پہلا ون ڈے،، ہیملٹن
20 فروری،، دوسرا ون ڈے،، نیپئیر
23 فروری،، تیسرا ون ڈے،، آکلینڈ
6 تا 10 مارچ، پہلا ٹیسٹ،، ڈنیڈن
14 تا 18 مارچ،، دوسرا ٹیسٹ،، ویلنگٹن
22 تا 26 مارچ،، تیسرا ٹیسٹ،، آکلینڈ

****

نیوزی لینڈ کا دورۂ انگلینڈ

16 تا 20 مئی...... پہلا ٹیسٹ...... لارڈز
24 تا 28 مئی...... دوسرا ٹیسٹ...... لیڈز
31 مئی...... پہلا ون ڈے انٹرنیشنل...... لارڈز
2 جون...... دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... ساؤتھمپٹن
5 جون...... تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... ناٹنگھم
25 جون...... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل...... اوول
27 جون۔۔ دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل،،، اوول

****

بھارت کا دورہ، سری لنکا

22 جولائی پہلا ون ڈے انٹرنیشنل،، ہمبن ٹوٹا
24 جولائی...... دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... ہمبن ٹوٹا
28 جولائی...... تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... کولمبو
31 جولائی...... چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل...... کولمبو
4 اگست...... پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل...... پالیکیلی
7 اگست...... ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل...... پالیکیلی

****

****

آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی

6 جون...... بھارت بمقابلہ جنوبی افریقہ،، کارڈف
7 جون...... پاکستان بمقابلہ ویسٹ انڈیز،، اوول
8 جون...... انگلینڈ بمقابلہ آسٹریلیا،،، برمنگھم
9 جون...... نیوزی لینڈ بمقابلہ سری لنکا،،،، کارڈف
10 جون...... پاکستان بمقابلہ جنوبی افریقہ،، برمنگھم
11 جون...... بھارت بمقابلہ ویسٹ انڈیز،، اوول
12 جون...... نیوزی لینڈ بمقابلہ آسٹریلیا،، برمنگھم
13 جون...... انگلینڈ بمقابلہ سری لنکا،، اوول
14 جون...... جنوبی افریقہ بمقابلہ ویسٹ انڈیز،، کارڈف
15 جون...... پاکستان بمقابلہ بھارت،، برمنگھم
16 جون...... انگلینڈ بمقابلہ نیوزی لینڈ،، کارڈف
17 جون...... آسٹریلیا بمقابلہ سری لنکا،، اوول
19 جون...... پہلا سیمی فائنل،،، اوول
20 جون...... دوسرا سیمی فائنل،، کارڈف
23 جون...... فائنل...... **برمنگھم**

☆☆☆☆☆☆☆☆

پاک بھارت سیریز سے قبل میچ فکسنگ کا نیا باب!! دال میں کچھ کالا ظاہر کرتا ہے!!

عالمی کپ 2011 کا پاک، بھارت سیمی فائنل کرکٹ تاریخ کے یادگار ترین مقابلوں میں ایک تھا پورا برصغیر دم سادھے اس مقابلے کا انتظار کر رہا تھا جو 30 مارچ کی دوپہر شروع ہوا اور رات گئے تک پاک وہند میں ہر گیند کے ساتھ شائقین کرکٹ کو اپنے سحر میں جکڑتا چلا گیا لیکن اب جبکہ اس مقابلے کو ڈیڑھ سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے برطانیہ سے تعلق رکھنے والے ایک صحافی نے اپنی کتاب بکی، گیمبلر، فکسر، اسپائی میں دعویٰ کیا ہے کہ پاک، بھارت سیمی فائنل کا نتیجہ پہلے سے طے شدہ تھا یعنی کہ میچ فکس تھا صحافی ایڈ ہاکنز کی کتاب جس کے اقتباسات معروف برطانوی روزنامے ڈیلی میل میں شائع ہوئے ہیں، کے مطابق یہ امر پہلے سے طے شدہ تھا کہ بھارت 260 سے زائد رنز بنائے گا جبکہ پاکستان ایک اچھے آغاز کے بعد پے در پے وکٹیں گنوا کر بالآخر 20 رنز سے زائد کے مارجن سے ہارے گا۔ ہاکنز کرکٹ کے کھیل میں بدعنوانی پر چند ماہ تحقیق کر چکے تھے، جس کے دوران ان کے تعلقات مختلف سٹے بازوں سے ہوئے تھے اور ان کی مندرجہ بالا معلومات کا ماخذ بھی ایک بھارتی سٹے باز پارتھیو تھا، جس نے ہاکنز کو بذریعہ ٹوئٹر بتایا کہ اس مقابلے میں کیا کیا ہوگا۔ پارتھیو کے پیغام کے مطابق بھارت پہلے بیٹنگ کرے گا اور 260 سے زائد رنز بنائے گا 3 وکٹیں ابتدائی 15 اوورز کے دوران گریں گی، پاکستان تیزی سے 100 رنز تک پہنچے گا، پھر یکے بعد دیگرے دو وکٹیں گریں گی اور 150 تک اس کے 5 کھلاڑی آؤٹ ہو جائیں گے اور وہ لڑکھڑاتا ہوا بالآخر 20 سے زائد رنز کے مارجن سے ہارے گا ہاکنز کی کتاب کے مطابق یہ پیغام، ہمیں بھارتی اننگز کے اختتامی لمحات میں ملا، جس کے بعد ہم (یعنی ہاکنز اور ان کی دوست) نے سخت ذہنی تناؤ کے ساتھ پاکستانی اننگز دیکھی ذاتی طور پر میں اور میری دوست یہی سمجھتے تھے کہ یہ غلط ثابت ہوگا کیونکہ یہ بات ہمارا ذہن قبول ہی نہیں کر رہا تھا کہ اتنے سخت حریفوں کے درمیان اتنا بڑا مقابلہ بھی فکس ہو سکتا ہے۔ اور پھر وہی ہوا جس کا ہمیں بتایا گیا تھا ادھر بین الاقوامی کرکٹ کونسل نے بھی اس کتاب کے اجراء کے بعد پیدا ہونے والے ہنگامے پر اپنا ردعمل ظاہر کیا ہے جس کا کہنا ہے کہ وہ 2011 عالمی کپ کی مکمل تحقیقات کر چکا ہے اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے پھیلی ہوئی قیاس آرائیوں پر کوئی کارروائی نہیں کرے گا بہرحال تمام دعووں سے قطع نظر اس کتاب کے اجراء کا وقت بہت عجیب ہے، یہ ایسے وقت میں جاری ہوئی جب پاکستان اور بھارت کے کرکٹ تعلقات 5 سال بعد کے طویل عرصے کے بعد بحال ہوئے ہیں اور اس ماہ دونوں ممالک کے درمیان پہلی باضابطہ سیریز کھیلی جائے گی اس لیے غالباً یہ نظریہ دونوں ممالک کے بہتر تعلقات کو خراب کرنے کی ایک کوشش بھی ہو سکتا ہے لیکن پاکستان میں یہ خوب پھل پھول سکتا ہے کیونکہ یہاں بہت بڑے پیمانے پر عوام میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ پاک، بھارت سیمی فائنل مقابلہ پاکستان جان بوجھ کر ہارا تھا گو کہ یہ کہنے والوں کے پاس ثبوت ودلائل کچھ نہیں وہ صرف 32 گیندوں پر 13 رنز بنانے والے یونس خان اور ابتدائی 42 گیندوں پر 17 رنز بنانے والے مصباح الحق کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں الزام کی تردید کرتے ہوئے بی سی سی آئی نے کہا کہ اس طرح کا الزام بھارتی ٹیم کی تحقیر کے مترادف ہے جس نے عالمی اعزاز جیتنے کے لیے بڑی جدوجہد کی تھی۔ بی سی سی آئی کے صدر این شری نواسن کا کہنا تھا کہ وہ عموماً ایسی اخباری اطلاعات پر تبصرہ نہیں کرتے لیکن یہ تو صریحاً جھوٹ ہے اور بھارتی ٹیم کی سخت توہین بھی جس نے اپنی شاندار کارکردگی کے بل بوتے پر عالمی کپ جیتا تھا ادھر پاکستان کرکٹ بورڈ کے سابق چیئرمین اعجاز بٹ نے 2011 میں موہالی میں پاکستان اور بھارت کے درمیان ورلڈ کپ سیمی فائنل میں پاکستانی ٹیم کی شکست کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ اعجاز بٹ نے حیران کن طور پر اپنے دور میں تحقیقات کرنے سے گریز کیا اعجاز بٹ نے کہا کہ سیمی فائنل میں بھارت کے ہاتھوں شکست کے بعد مجھ سمیت پورے ملک کو افسوس ہوا تھا میڈیا میں اس میچ کے حوالے سے بہت کچھ آیا کہ یہ سیمی فائنل فکسڈ تھا تحقیقات کرانا موجودہ بورڈ کا کام ہے انہوں نے پی سی بی کے چیئرمین ذکا اشرف کو مشورہ دیا کہ وہ ورلڈ کپ سیمی فائنل میں پاکستان ٹیم کی شکست کی تحقیقات کرائیں بار بار الزامات سامنے آنے سے پاکستان کی بدنامی ہوتی ہے اس لیے پاکستان کرکٹ بورڈ کو چاہیے کہ وہ تحقیقات کرائے اگر کسی نے گڑبڑ کی ہے تو اس کے خلاف ایکشن لیا جائے اب پی سی بی کا چیئرمین نہیں ہوں نئے چیئرمین سے پوچھیں کہ انہوں نے اس بارے میں کیا کیا ہے سابق ٹیسٹ بیٹسمین باسط علی نے اعجاز بٹ کے بیان کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ پی سی بی کے سابق چیئرمین اعجاز بٹ کا یہ بیان شرمناک ہے کہ ورلڈ کپ 2011 کے سیمی فائنل میں پاکستانی ٹیم کی شکست کی تحقیقات کرائی جائیں شاہد آفریدی، مصباح الحق اور یونس خان جیسے محب وطن کھلاڑیوں کی موجودگی میں پاکستان کے اہم ترین میچ پر شکوک وشبہات ظاہر کرنا درست نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اعجاز بٹ سابق ٹیسٹ کرکٹر رہے ہیں اور کرکٹ کو اچھے طریقے سے سمجھتے ہیں ان کی موجودگی میں پاکستان کو سیمی فائنل میں شکست ہوئی اگر میچ میں کھلاڑیوں نے گڑبڑ کی ہوگی تو انہیں منیجر انتخاب عالم یا کوچ وقار یونس نے رپورٹ دی ہوگی اعجاز بٹ کا یہ بیان ایسے وقت پر آیا ہے جب پاکستان ٹیم نے بھارت کا دورہ کرنا ہے پھر ذکا اشرف کی کوششوں سے غیر ملکی ٹیمیں پاکستان آنا چاہ رہی ہیں ایسے وقت میں اعجاز بٹ کا بیان شرمناک اور پاکستانی کرکٹرز کو بدنام کرنے کی سازش ہے باسط علی نے کہا کہ ذکا اشرف اچھے کام کر رہے ہیں اور انہیں تحقیقات کا مشورہ وہ لوگ دے رہے ہیں جنہوں نے اپنے دور میں ایسا کرنے سے گریز کیا تھا انہوں نے کہا کہ پاکستان کرکٹ ٹیم کے خلاف وہ صحافی الزامات لگا رہا ہے جس کی کتاب منظر عام پر آنے والی ہے اسے علم ہے کہ کتاب کو مارکیٹ میں فروخت کرنے کے لئے پاکستان بھارت سے بہتر کوئی میچ نہیں ہو سکتا یہ کتاب سستی شہرت اور اپنی کتاب فروخت کرنے کے لئے تشہیری مہم سے زیادہ نہیں ہے پاکستان کرکٹ بورڈ کو میرا مشورہ ہے کہ وہ کتاب کے مصنف کے خلاف قانونی کارروائی کریں۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان منقطع کرکٹ تعلقات پانچ سال کے طویل عرصے کے بعد اس ماہ سے بحال ہو رہے ہیں جب پاکستان ایک مختصر سیریز کے لیے بھارت جائے گا اور عین اس موقع پر جب سرحد کے دونوں جانب برف پگھل رہی ہے عالمی کپ کے ڈیڑھ سال بعد ایسی متنازع کتاب کا منظر عام پر آنا 'دال میں کچھ کالے' کو ظاہر کرتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ تازہ ترین تنازع کیا رنگ دکھاتا ہے اور اس کا آنے والی پاک، بھارت سیریز پر کیا اثر پڑتا ہے؟ **(حسام نسیم)**

کیا سچن ٹنڈولکر اب کرکٹ سے تھک گئے ہیں؟

ممبئی ٹیسٹ میں انگلینڈ کے ہاتھوں شرمناک شکست پر بھارتی میڈیا اور سابق کرکٹرز بھارتی ٹیم پر برس پڑے کپتان مہندرا سنگھ دھونی سے مستعفی ہونے اور سچن ٹنڈولکر سے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا مطالبہ کر دیا اپنی سرزمین پر شکست ہضم نہیں ہو رہی ہے۔ بھارت کی ہار پر میڈیا کی نکتہ چینی عروج پر پہنچ گئی دوسرے ٹیسٹ میچ میں انگلینڈ کے ہاتھوں بھارتی ٹیم کی دس وکٹوں سے ہار پر بھارتی میڈیا نے کپتان مہندر سنگھ دھونی کی حکمت عملی اور ٹیم سلیکشن پر سخت نکتہ چینی کی اخبارات، ٹی وی چینلو اور مختلف ویب سائٹس اس ہار سے سخت نالاں تھے حالانکہ انہی ذرائع نے پہلے میچ میں ٹیم کی جیت کو خوب سراہا تھا جہاں کپتان مہندر سنگھ دھونی کی اسپن پچز کو ترجیح دینے پر تنقید کی گئی وہیں سچن ٹنڈولکر کے مستقبل کے بارے میں بھی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ اس شکست کے لیے عمومی طور پر بھارتی میڈیا نے ٹیم کے سبھی کھلاڑیوں کو ذمے دار ٹھہرایا ہے لیکن سچن ٹنڈولکر کی خراب کارکردگی ایک بار پھر بحث کا موضوع ہے کہ آخر وہ کب ریٹائر ہوں گے۔ اخبار دکن کرونکل نے اس کے لیے ایک آن لائن سروے کیا جس کے مطابق تقریبا 82 فیصد لوگوں نے کہا کہ انہیں اب کرکٹ سے سبکدوش ہو جانا چاہیے۔ ایک ہندی نیوز چینل آج تک نے کہا کہ کرکٹ کے بھگوان کی آب و تاب ماند پڑ گئی ہے۔ لیکن بھارتی کرکٹ بورڈ کے سینئر اہلکار راجیو شکلا نے سچن کی حمایت کی ہے۔ شکلا نے کہا کہ وہ ایک بڑے کھلاڑی ہیں اور وہ وہ خود یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں کب کیا کرنا ہے۔ کسی کھلاڑی کی کارکردگی کا اندازہ ایک یا دو سیریز میں اس کی ناکامی سے نہیں لگانا چاہیے۔ سابق کپتان سنیل گواسکر نے کہا کہ میچ دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کھلاڑی بیٹنگ کرنا بھول گئے ہوں۔ ٹنڈولکر کو اب اپنی ریٹائرمنٹ کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا ہوگا سلیکٹرز کو چاہیے کہ ان کے سینئر ہونے کا پریشر لئے بغیر ان سے ان کی ریٹائرمنٹ کیلئے بات کریں۔ کپیل دیو نے ایک انٹرویو میں کہا کہ بھارت کے قابل فخر سپوت پر تنقید مجھے اچھی نہیں لگ رہی انہوں نے ملک کیلیے کئی کارنامے انجام دیے ہیں۔ البتہ ان کی حالیہ خراب فارم تشویش ناک ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہیں خود سلیکٹرز سے بات کرنی چاہیے یا اس کام کی پہل سلیکشن کمیٹی کی جانب سے ہونی چاہیے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ٹنڈولکر اپنے مستقبل کے پلان کے بارے میں کھل کر اظہار خیال نہیں کر رہے۔ بھارتی کرکٹ بورڈ کے نائب صدر راجیو شوکلا نے ایک بھارتی اخبار سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ سچن ایک عظیم کھلاڑی ہیں اور انہوں نے کئی ریکارڈ اپنے نام کیے ہیں۔ ایسے کھلاڑی کو ریٹائرمنٹ کا مشورہ دینے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ سچن ان لوگوں میں سے ہیں اگر وہ سوچ لیں کہ وہ مزید نہیں کھیلیں گے تو وہ اپنے اس فیصلے پر فوری طور پر عمل بھی کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں کسی بھی دوسرے کی طرف سے ریٹائرمنٹ کا مشورہ لینے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی سچن کو لگے گا وہ کارکردگی نہیں دکھا پا رہے تو وہ انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائر ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ٹیم میں تبدیلی کا فیصلہ سلیکٹروں پر چھوڑ دینا چاہئے۔

عظیم بھارتی بیٹسمین سچن ٹنڈولکر کے بین الاقوامی کرکٹ کیریئر کو 23 برس مکمل ہو گئے۔ لٹل ماسٹر نے ٹیسٹ ڈیبیو 15 نومبر 1989 کو پاکستان کے خلاف کراچی میں کیا تھا۔ کراچی ٹیسٹ میں سچن ٹنڈولکر نے پہلی اننگز میں 15 رنز بنائے تھے دوسری اننگز میں ان کی باری نہیں آئی تھی دل چسپ امر یہ ہے کہ سابق پاکستانی کپتان و کوچ وقار یونس کے کیریئر کا بھی یہی اولین میچ تھا سچن ٹنڈولکر اس میچ میں وقار یونس کا شکار بنے تھے ٹنڈولکر نے 23 سالہ کیریئر میں 190 ٹیسٹ، 463 ون ڈے میچ کھیلے ہیں حالیہ دنوں میں ٹنڈولکر کے آؤٹ ہونے کے انداز کے بارے میں کافی ردعمل سامنے آئے ہیں۔ کرکٹ شائقین کی امیدوں پر پورا اترنے اور بہترین کرکٹ کھیلنے کے دباؤ کے درمیان سچن ٹنڈولکر بار ہا اپنی کارکردگی سے دنیا کو حیران کرتے رہے ہیں۔ لیکن کیا سچن اب کرکٹ سے تھک گئے ہیں؟ انگریزی ٹی وی نیوز چینل پر ایک انٹرویو میں سچن نے کہا ہے میں انتالیس سال کا ہو گیا ہوں اور مجھے نہیں لگتا کہ میرے اندر ابھی بہت کرکٹ بچا ہے۔ لیکن یہ سب میری جسمانی صلاحیت اور ذہنی قوت پر منحصر ہے۔ جب مجھے یہ احساس ہونے لگے گا کہ میں وہ نہیں دے پا رہا ہوں جس کی مجھ سے توقع کی جاتی ہے تو اس وقت میں چیزوں کو نئے سرے سے دیکھنا شروع کروں گا۔ سچن کا کہنا ہے کہ کرکٹ کو الوداع کہنا ان کی زندگی کے مشکل ترین فیصلوں میں سے ہوگا اور وہ یہ فیصلہ اسی وقت لیں گے جب صحیح موقع ہوگا وہ کہتے ہیں رنز بنانا اور دل میں کھیلنے کی خواہش ہونا دو مختلف باتیں ہیں اس لیے میں وہی کروں گا جو میرا دل کہتا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بارے میں ان کی سوچ کو لے کر پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا میں نے پوری زندگی یہی کیا ہے اور پھر ایک دن اچانک اپنے ہتھیار ڈال دینا بہت مشکل کام ہے۔ سچن کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں سوچا ہے کہ جب وہ ریٹائر ہوں گے تو انہیں کیسا محسوس ہوگا اس سوال کے جواب میں کہ کیا وہ کرکٹ کے مختلف فارمیٹ سے بیک وقت ریٹائر ہو جائیں گے تو انہوں نے کہا یہ تمام باتیں میں اپنے حساب سے طے کروں گا اور مجھے اس کے لیے ابھی کچھ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب میں انگلینڈ کے خلاف کھیلوں گا تب مجھے نئے سرے سے چیزوں کے بارے میں اندازہ ہوگا۔ سچن کا کہنا ہے کہ وہ جب بھی میدان میں اترتے ہیں ان کے دل میں ملک کے لیے کچھ کر گذرنے کی خواہش ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے وہ کرکٹ کھیلنے کے لیے اپنی جان لگا دیتے ہیں۔ جس دن میں کھیلنا بند کر دوں گا میں نہیں چاہتا کہ میرے ذہن میں یہ سوال اٹھے کہ میں نے اپنی زندگی کی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ سچن کا کہنا ہے کہ کھلاڑیوں کی زندگی میں کبھی بھی ایسا وقت نہیں ہوتا جب وہ دباؤ میں نہ ہوں۔ میں دباؤ میں اچھا کھیلتا ہوں، مجھے ایسا کرنے میں کوئی دقت نہیں۔ یہ بھی سچ ہے کہ دنیا میں ایسا کوئی بلے باز نہیں جو آؤٹ ہونے پر خوش ہوتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ کی کارکردگی پر ملک کی جیت منحصر ہو اور آپ آؤٹ ہو جائیں تو ردعمل سخت ہوتا ہے۔ حال ہی میں سنیل گواسر کی جانب سے ان کے آؤٹ ہونے کے انداز کے حوالے سے تبصرے کے جواب میں سچن نے کہا سنیل گواسکر نے میرے بارے میں بہت مثبت بھی کہا ہے اور کئی بار مثبت تبصرے بھی کیے ہیں پھر ہم ان کی منفی باتوں کو کیوں خبر بناتے ہیں۔ اگر میں آؤٹ ہوا تو کہیں نہ کہیں میری غلطی رہی ہوگی اور ہمیں مسلسل خود کو بہتر کرتے رہنا لازمی بھی ہے۔ بھارت کے اسٹار بیٹسمین سچن ٹنڈولکر نے اعتراف کیا ہے کہ ان کی زیادہ کرکٹ باقی نہیں ہے۔ کیریئر کے بارے میں فیصلہ انگلینڈ کے خلاف سیریز کے بعد کروں گا۔ ٹیسٹ اور ون ڈے کرکٹ میں رنز اور سنچریز کے تمام تر ریکارڈز سچن ٹنڈولکر کے نام ہیں۔ بین الاقوامی کرکٹ میں سو سنچریاں مکمل کرنے والے واحد بیٹسمین 27 ٹیسٹ سے کوئی تھری فیگر اننگز نہیں کھیل سکے۔ ٹی وی انٹرویو میں ٹنڈولکر نے اعتراف کیا کہ انتالیس سال سے زائد عمر میں ان کے کھیل کو الوداع کہنے کا وقت قریب ہے انہوں نے کہا کہ وہ اب ہر سیریز میں اپنی کارکردگی کا جائزہ لے رہے ہیں اور انگلینڈ کے خلاف چار ٹیسٹ کی سیریز کی روشنی میں کیریئر کے بارے میں حتمی فیصلہ کریں گے۔ ٹنڈولکر کا کہنا ہے کہ کرکٹ ان کی زندگی ہے اور ریٹائرمنٹ کا فیصلہ انتہائی مشکل ہے۔ لٹل ماسٹر سچن ٹنڈولکر کو "آرڈر آف آسٹریلیا" کا ایوارڈ بھی دیا گیا ممبئی میں ہونے والی پروقار تقریب میں بھارتی لیجنڈری بیٹسمین کو ایوارڈ سے نوازا گیا سچن ٹنڈولکر کو آسٹریلوی وزیر نے "آرڈر آف آسٹریلیا" کا ایوارڈ دیا ٹیسٹ اور ون ڈے کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے کا منفرد ریکارڈ رکھنے والے سچن ٹنڈولکر "آرڈر آف آسٹریلیا" کا ایوارڈ حاصل کرنے والے دوسرے بھارتی کھلاڑی بن گئے۔ ماسٹر بلاسٹر نے ایوارڈ کو اپنے لیے بڑا اعزاز قرار دیتے ہوئے آسٹریلوی وزیر اعظم کا شکریہ ادا کیا ادھر بھارتی کرکٹ بورڈ کے سالانہ ایوارڈز میں بین الاقوامی کرکٹ میں 100 سنچریاں جڑنے کا کارنامہ انجام دینے پر سچن ٹنڈولکر اور 2011-12 میں بھارت کے سرفہرست بین الاقوامی کرکٹر بننے پر ویرات کوہلی کو پولی امریگر ایوارڈ سے نوازا گیا۔

پاک بھارت سیریز، پاکستانی میدانوں میں عالمی کرکٹ واپس لا سکے گی!!

پاکستان کرکٹ بورڈ جہاں ملک میں بین الاقوامی کرکٹ کی واپسی کے لیے کوششیں کر رہا ہے وہیں دوسری طرف اس کی توجہ پاک، بھارت کرکٹ تعلقات کی بحالی پر بھی مرکوز ہے۔ اس سلسلے میں پی سی بی کی کوششوں اور دونوں ممالک کے کرکٹ بورڈ سربراہان کی ملاقاتوں کے نتیجے میں بھارتی وزارت داخلہ کی جانب سے پاکستان کرکٹ ٹیم کے دورہ ، بھارت کی منظوری دے دی ہے جس کے بعد رواں ماہ کے اختتام پر دونوں ملکوں کے درمیان مختصر طرز کے کرکٹ مقابلوں پر مشتمل سیریز ہوگی یہ منظوری نئی دہلی میں بھارت کرکٹ کنٹرول بورڈ اور وزارت داخلہ کی ملاقات کے بعد دی گئی جس میں چیف ایڈمنسٹریٹیو آفیسر رتنا کر شیٹھی اور چیف ایگزیکٹو سندر رمن سمیت انڈین پریمئیر لیگ کے چیئرمین راجیو شکلا بھی موجود تھے راجیو شکلا نے اس ملاقات کے حوالے سے بتایا کہ انہوں نے وزارت داخلہ کے نمائندوں کے ساتھ طویل گفتگو کی جس میں دورے کی تاریخ اور مقابلوں کے لیے شہروں کے انتخاب سمیت تمام اہم امور شامل تھے۔ پاکستانی ٹیم 22 دسمبر کو بھارت پہنچے گی جہاں وہ 3 ایک روزہ بین الاقوامی مقابلے اور 2 ٹی ٹوئنٹی مقابلے کھیلے گی۔ یہ مقابلے چنئی، دہلی، کولکتہ، احمد آباد اور بنگلور میں کھیلے جائیں گے۔ دورے کا اختتام 7 جنوری کو ہوگا ابھی انگلستان کی کرکٹ ٹیم بھارت کا دورہ کر رہی ہے لیکن مہمان ٹیم 25 دسمبر کو کرسمس کا تہوار منانے کے لیے واپس انگلستان جائے گی اور پھر 11 جنوری کو دورے کے باقی ماندہ مقابلوں کے لیے واپس بھارت آئے گی۔

پاک بھارت ٹی ٹوئنٹی میچوں کے ریکارڈز

کھیلے گئے میچ

میچ نمبر	تاریخ	سال	مقام	فاتح	مارجن
1	14 ستمبر	2007	ڈربن	-	ٹائی
2	24 ستمبر	2007	جوہانسبرگ	بھارت	5 رنز
3	30 ستمبر	2012	کولمبو	بھارت	8 وکٹ

زیادہ سے زیادہ مجموعہ

ٹیم	مجموعہ	اوورز	تاریخ	سال	مقام
بھارت	157/5	20	24 ستمبر	2007	جوہانسبرگ
پاکستان	152	19.3	24 ستمبر	2007	جوہانسبرگ

کم سے کم مجموعہ

ٹیم	مجموعہ	اوورز	تاریخ	سال	مقام
پاکستان	128	19.4	30 ستمبر	2007	کولمبو
بھارت	141/9	20	14 ستمبر	2007	ڈربن

ٹاپ اسکورر (مجموعی 50 یا زائد رنز)

بیٹسمین	میچ	رنز	بہترین	اوسط	گیندیں	چوکے	چھکے
مصباح الحق	2	96	53	48.00	73	7	5
ویرات کوہلی	1	78	78*	-	'61	8	2
گوتم گمبھیر	3	75	75	25.00	59	8	2
رابن اوتھاپا	2	58	50	29.00	50	5	2
شعیب ملک	3	56	28	18.66	57	6	0

50 یا زائد رنز کی اننگز کھیلنے والے کھلاڑی

بیٹسمین	اسکور	مقام	تاریخ	سال	گیندیں	چوکے	چھکے
ویرات کوہلی	78*	کولمبو	30 ستمبر	2012	61	8	2
گوتم گمبھیر	75	جوہانسبرگ	24 ستمبر	2007	54	8	2
مصباح الحق	53	ڈربن	14 ستمبر	2007	35	7	1
رابن اوتھاپا	50	ڈربن	14 ستمبر	2007	39	4	2

زیادہ سے زیادہ چھکے

بیٹسمین	میچ	رنز	بہترین	اوسط	گیندیں	چوکے	چھکے
مصباح الحق	2	96	53	48.00	73	7	5
ویرات کوہلی	1	78	78*	-	61	8	2
سہیل تنویر	2	12	12	12.00	4	0	2
عرفان پٹھان	3	23	20	23.00	18	0	2
گوتم گمبھیر	3	75	75	25.00	59	8	2
رابن اوتھاپا	2	58	50	29.00	50	5	2
عمران نذیر	3	48	33	16.00	27	7	2

ٹاپ وکٹ ٹیکر (تین یا زائد وکٹ)

بالرز	میچ	اوورز	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی
عرفان پٹھان	3	11	66	6	3/16	11.00	6.00
محمد آصف	2	7	43	5	4/18	8.60	6.14
آر پی سنگھ	2	8	49	4	3/26	12.25	6.12
لکشمی بالاجی	1	3.4	22	3	3/22	7.33	6.00
عمر گل	3	11	85	3	3/28	28.33	7.72
شاہد آفریدی	3	12	101	3	2/37	33.66	8.41

اننگز میں تین یا زائد وکٹ

بالرز	اوورز	رنز	وکٹ	اکنامی	مقام	تاریخ	سال
محمد آصف	4	18	4	4.50	ڈربن	14	2007
عرفان پٹھان	4	16	3	4.00	جوہانسبرگ	24	2007
لکشمی بالاجی	3.4	22	3	6.00	کولمبو	30	2012
آر پی سنگھ	4	26	3	6.50	جوہانسبرگ	24	2007
عمر گل	4	28	3	7.00	جوہانسبرگ	24	2007

کم سے کم مجموعہ

ٹیم	مجموعہ	اوورز	تاریخ	سال	مقام
بھارت	79	34.2	13اکتوبر	1978	سیالکوٹ
پاکستان	87	32.5	22مارچ	1985	شارجہ

ٹاپ اسکور(1000 یا زائد رنز)

بیٹسمین	میچ	رنز	بہترین	اوسط	گیندیں	چوکے	چھکے
سچن ٹنڈولکر	69	2526	141	40.09	2887	294	29
انضمام الحق	67	2403	123	43.69	3059	208	35
سعید انور	50	2002	194	43.52	2210	216	34
راہول ڈراوڈ	58	1899	107	36.51	2827	157	1
محمد اظہر الدین	64	16657	101	31.86	2448	108	12
سارو گنگولی	53	1652	141	35.14	2300	161	17
شعیب ملک	33	1554	143	51.80	1731	159	15
اعجاز احمد	53	1533	139*	35.65	1933	123	26
شاہد آفریدی	65	1468	109	24.88	1357	155	47
محمد یوسف	44	1430	100*	38.64	1728	116	15
یوراج سنگھ	33	1251	107*	46.33	1347	130	21
جاوید میانداد	35	1175	119*	51.08	1622	62	11
یونس خان	33	1171	123*	40.37	1342	97	13
وریندر سہواگ	29	1036	119	35.72	990	138	20
ایم ایس دھونی	26	1005	148	52.89	1061	95	17

140یا زائد رنز کی اننگز کھیلنے والے کھلاڑی

بیٹسمین	اسکور	مقام	تاریخ	سال	گیندیں	چوکے	چھکے
سعید انور	194	چنئی	21 مئی	1997	146	22	5
ویرات کوہلی	183	ڈھاکہ	18مارچ	2012	148	22	1
ایم ایس دھونی	148	وساکھاپٹنم	5اپریل	2005	123	15	4
شعیب ملک	143	کولمبو	25جولائی	2004	127	18	1
سارو گنگولی	141	ایڈیلیڈ	25جنوری	2000	144	12	1
سچن ٹنڈولکر	141	راولپنڈی	16مارچ	2004	135	17	1
سعید انور	140	ڈھاکہ	18جنوری	1998	132	14	2
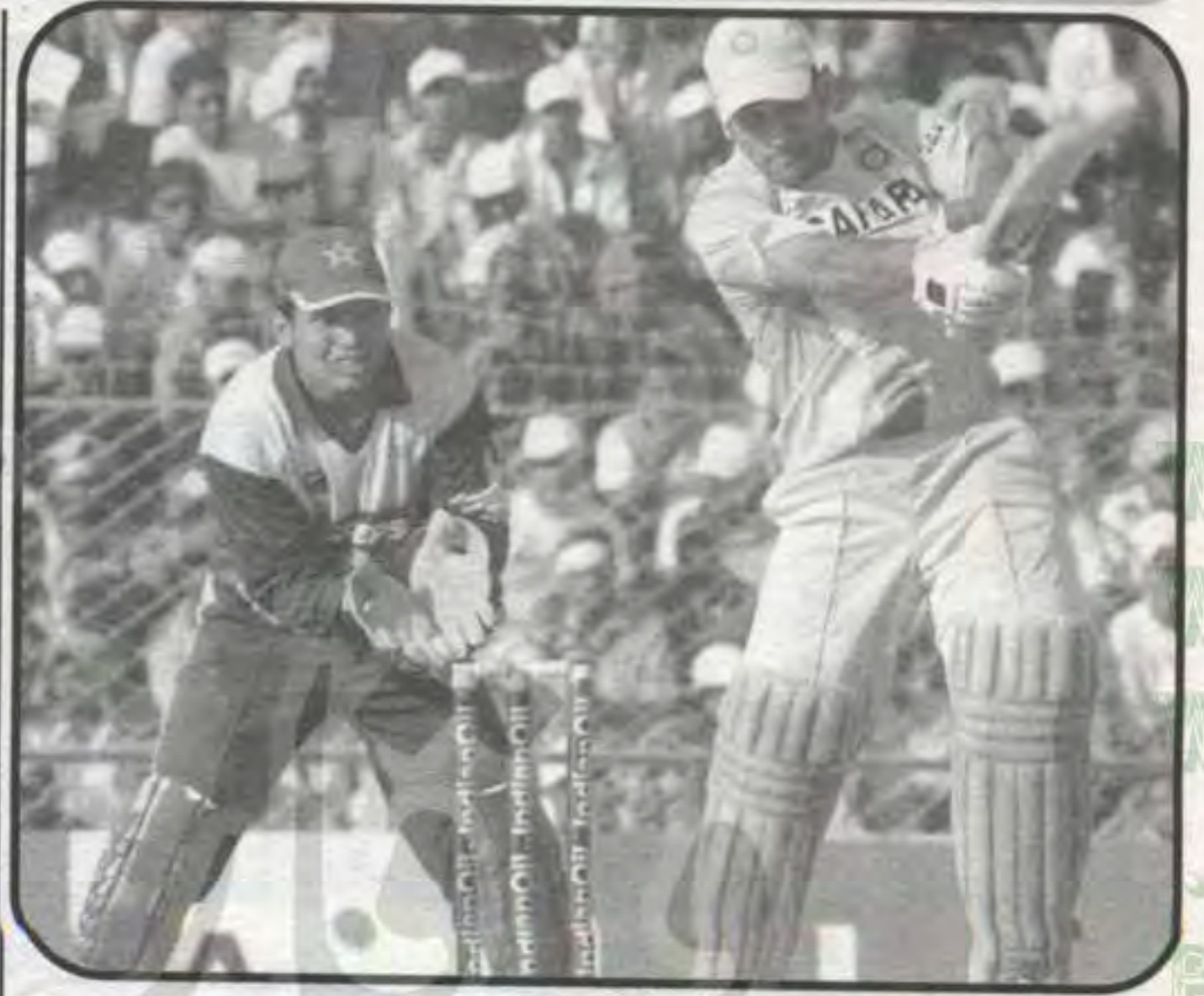
وکٹ کیپنگ ریکارڈ

وکٹ کیپر	میچ	کیچ	اسٹمپڈ	ٹوٹل
ایم ایس دھونی	3	5	0	5
کامران اکمل	3	1	0	1

پارٹنرشپ ریکارڈز

وکٹ	رنز	بیٹسمین	بیٹسمین	مقام	تاریخ	سال
1	25	گوتم گمبھیر	عرفان پٹھان	جوہانسبرگ	24 ستمبر	2012
2	74	وریندر سہواگ	ویرات کوہلی	کولمبو	30 ستمبر	2007
3	63	گوتم گمبھیر	یوراج سنگھ	جوہانسبرگ	24 ستمبر	2012
4	17	رابن اوتھاپا	دنیش کارتھک	ڈربن	14 ستمبر	2007
5	46	رابن اوتھاپا	ایم ایس دھونی	ڈربن	14 ستمبر	2007
6	47	شعیب ملک	عمر اکمل	کولمبو	30 ستمبر	2012
7	38	مصباح الحق	یاسر عرفات	ڈربن	14 ستمبر	2007
8	34	مصباح الحق	سہیل تنویر	جوہانسبرگ	24 ستمبر	2007
9	13	عمر گل	سعید اجمل	کولمبو	30 ستمبر	2012
10	11	مصباح الحق	محمد آصف	جوہانسبرگ	24 ستمبر	2007

کپتانوں کی فہرست

کپتان	میچ	جیتے	ہارے	ٹائی	بے نتیجہ
ایم ایس دھونی	3	2	0	1	0
شعیب ملک	2	0	1	1	0
محمد حفیظ	1	0	1	0	0

پاک بھارت ون ڈے میچوں کے ریکارڈز!!

کھیلے گئے میچ

ٹیم	میچ	جیتے	ہارے	ٹائی	بے نتیجہ
بھارت	121	48	69	0	4
پاکستان	121	69	48	0	4

زیادہ سے زیادہ مجموعہ

ٹیم	مجموعہ	اوورز	تاریخ	سال	مقام
بھارت	356/9	50	5اپریل	2005	وساکھاپٹنم
پاکستان	344/8	50	13مارچ	2004	کراچی

سنچری میکر (تین یا زائد)

بیٹسمین	میچ	رنز	بہترین	اوسط	سنچری	چوکے	چھکے
سلمان بٹ	21	992	129*	52.21	5	129	4
سچن ٹنڈولکر	69	2526	141	40.09	5	294	29
شعیب ملک	33	1554	143	51.80	4	159	15
سعید انور	50	2002	194	43.52	4	216	34
انضمام الحق	67	2403	123	43.69	4	208	35
ظہیر عباس	13	612	118	51.00	3	40	8
جاوید میانداد	35	1175	119*	51.08	3	62	11
یونس خان	33	1171	123*	40.37	3	97	13

نصف سنچری میکر (8 یا زائد)

بیٹسمین	میچ	رنز	بہترین	اوسط	نصف سنچری	چوکے	چھکے
سچن ٹنڈولکر	69	2526	141	40.09	16	294	29
راہول ڈراوڈ	58	1899	107	36.51	14	157	1
انضمام الحق	67	2403	123	43.69	12	208	35
شعیب ملک	33	1554	143	51.80	12	159	15
محمد یوسف	44	1430	100*	38.64	12	116	15
یوراج سنگھ	33	1251	107*	46.33	11	130	21
سعید انور	50	2002	194	43.52	4	216	34
سارو گنگولی	53	16652	141	35.14	9	161	17
اظہر الدین	64	1657	101	31.86	9	108	12
سلیم ملک	52	1534	102	34.08	8	107	6

ٹاپ وکٹ ٹیکر (40 یا زائد وکٹ)

بالرز	میچ	اوورز	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی
وسیم اکرم	48	404.1	1509	60	4/35	25.15	3.73
ثقلین مشتاق	36	307.2	1390	57	5/45	24.38	4.52
انیل کمبلے	34	304.4	1310	54	4/12	24.25	4.29
عاقب جاوید	39	299	1331	54	7/37	24.64	4.45
سری ناتھ	36	328.2	1657	54	4/49	30.68	5.04
وی پرساد	29	266.3	1243	43	5/27	28.90	4.66
کپل دیو	32	264.1	1113	42	3/17	26.50	4.21
شعیب اختر	28	238.5	1098	41	4/36	26.78	4.59

اننگز میں پانچ یا زائد وکٹ

بالرز	اوورز	رنز	وکٹ	اکنامی	مقام	تاریخ	سال
عاقب جاوید	10	37	7	3.70	شارجہ	25 اکتوبر	1991
عمران خان	10	14	6	1.40	شارجہ	22 مارچ	1985
نوید الحسن	8.4	27	6	3.11	جمشید پور	9 اپریل	2005
سارو گنگولی	10	16	5	1.60	ٹورنٹو	18 ستمبر	1997
عاقب جاوید	9	19	5	2.11	شارجہ	7 اپریل	1995
ارشد ایوب	9	21	5	2.33	ڈھاکہ	31 اکتوبر	1998
وی پرساد	9.3	27	5	2.84	مانچسٹر	8 جون	1999
وقار یونس	10	31	5	3.10	شارجہ	26 مارچ	2000
مشتاق احمد	10	36	5	3.60	ٹورنٹو	23 ستمبر	1996
اظہر محمود	10	38	5	3.80	بنگلور	4 اپریل	1999
ثقلین مشتاق	10	45	5	4.50	ٹورنٹو	13 ستمبر	1997
وہاب ریاض	10	46	5	4.60	موہالی	30 مارچ	2011
عبدالرزاق	10	48	5	4.80	ہوبارٹ	21 جنوری	2000
سچن ٹنڈولکر	10	50	5	5.00	کوچی	2 اپریل	2005
عاقب جاوید	10	61	5	6.10	چنئی	21 مئی	1997

وکٹ کیپنگ ریکارڈ

وکٹ کیپر	میچ	کیچ	اسٹمپڈ	ٹوٹل
معین خان	49	58	13	71
ایم ایس دھونی	26	25	6	31
نین مونگیا	29	22	7	29
کامران اکمل	23	24	2	26
سلیم یوسف	14	15	6	21

پارٹنرشپ ریکارڈز

وکٹ	رنز	بیٹسمین	بیٹسمین	مقام	تاریخ	سال
1	224	محمد حفیظ	ناصر جمشید	ڈھاکہ	18	2012
2	231	سچن ٹنڈولکر	نوجوت سدھو	شارجہ	15	1996
3	230	سعید انور	اعجاز احمد	ڈھاکہ	18	1998
4	206	شعیب ملک	محمد یوسف	سینچورین	26	2009

5	142	جاوید میانداد	عمران خان	ناگپور	24	1987
6	*132	راہول ڈراوڈ	محمد کیف	لاہور	21	2004
7	99	شعیب ملک	معین خان	لاہور	24	2004
8	64	سلیم ملک	ثقلین مشتاق	ٹورنٹو	13	1997
9	52	عرفان پٹھان	ظہیر خان	جمشید پور	9	2005
10	42	نوید الحسن	ارشد خان	کوچی	2	2005

کپتانوں کی فہرست (10 یا زائد میچ)

کپتان	میچ	جیتے	ہارے	ٹائی	بے نتیجہ
محمد اظہر الدین	25	9	16	0	0
عمران خان	24	19	4	0	1
انضمام الحق	22	12	10	0	0
سچن ٹنڈولکر	21	8	11	0	2
ساروو گنگولی	17	7	10	0	0
وسیم اکرم	17	12	5	0	0
ایم ایس دھونی	13	8	5	0	0
کپل دیو	13	4	9	0	0

بین الاقوامی کرکٹ کونسل کے فیوچر ٹور پروگرام کے مطابق مذکورہ سیریز پاکستان میں ہونا تھی تاہم مارچ 2009 میں سری لنکن کرکٹ ٹیم پر حملوں کے بعد سے بین الاقوامی کرکٹ ختم ہوجانے کے باعث ایسا ممکن نہیں ہوسکا۔ سیکورٹی وجوہات کی بناء پر بھارتی کرکٹ بورڈ کی جانب سے دورہ پاکستان کے لیے صاف انکار کے بعد سیریز کو کسی تیسرے ملک میں منعقد کرنے کی پی سی بی کی تجویز بھی بی سی سی آئی نے رد کردی تھی۔ بعدازاں پی سی بی نے بی سی سی آئی کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اس سیریز کو بھارتی سرزمین پر کروانے کی حامی بھرلی تاہم سیریز سے ہونے والی آمدنی میں حصہ داری کا مطالبہ بھی کیا تھا۔ آخری بار پاکستان نے 2007 میں بھارت کا دورہ کیا جس کے بعد نومبر 2008 میں ممبئی پر دہشت گردانہ حملوں کے باعث دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کشیدہ ہوگئے جس کا کرکٹ پر بھی منفی اثر پڑا۔ اس دوران دونوں روایتی حریف دیگر بین الاقوامی ٹورنامنٹس جیسے عالمی کپ، ایشیا کپ، چیمپئنز ٹرافی اور ورلڈ ٹی ٹوئنٹی میں ایک دوسرے کے مدمقابل رہے۔ آخری بار دونوں ٹیمیں ورلڈ ٹی ٹوئنٹی 2012 کے مقابلے میں آمنے سامنے ہوئیں تھیں۔ ادھر بھارتی وزیر داخلہ سشیل کمار شندے اور ہندو انتہا پسند لیڈر بال ٹھاکرے میں ٹھن گئی، ایک پاکستان کے خلاف سیریز کا حامی ہے تو دوسرا اس کا بھرپور مخالف ہے۔ سشیل کمار شندے کا بیان بھی سامنے ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ پرانی باتیں بھلا کر پاکستان سے کرکٹ میچ کھیلیں گے، لیکن ہمیشہ کی طرح سیریز سے قبل رنگ میں بھنگ ڈالنے والے پاک 20 بھارت کرکٹ تعلقات کے سب سے بڑے دشمن بال ٹھاکرے ایک بار پھر میدان میں آگئے ہیں، ہندو انتہا پسند جماعت شیوسینا کے بانی نے نہ صرف پاکستان کیخلاف سیریز کی اجازت دینے پر بھارتی حکومت پر تنقید کی بلکہ بھارتی بورڈ پر الزام لگایا کہ انہوں نے سیریز کی حامی پیسے کیلئے بھری، انہوں نے بھارتی وزیر داخلہ سے بیان واپس لینے کو بھی کہا ہے اور دھمکی دی ہے کہ پاکستان ٹیم کو بھارت میں نہیں کھیلنے دیا جائے گا۔ اس سے قبل بھی بال ٹھاکرے کے حامیوں نے 1999 میں دہلی کی فیروز شاہ کوٹلہ اسٹیڈیم کی وکٹ کھود کر پاک بھارت کرکٹ روابط ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔ بھارتی کرکٹ بورڈ کے نائب صدر راجیو شکلا نے بال ٹھاکرے کے بیان کے ردعمل میں کہا ہے کہ کھیل کو سیاست سے الگ رکھنا چاہیے اور اس قسم کے بیانات کو زیادہ اہمیت نہیں دی جانی چاہیے۔ ماضی میں بھی اس قسم کی دھمکیاں دی جاتی رہی ہیں اور ان کے باوجود پاکستان اور بھارت کے درمیان سیریز کسی ناخوشگوار واقعے کے بغیر کھیلی جا چکی ہیں۔ ہمیں پہلے کبھی سیکورٹی مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑا لہٰذا میں دسمبر میں پاکستان کرکٹ ٹیم کے دورے میں کوئی مسئلہ سر اٹھاتا نہیں دیکھ رہا ہوں۔ کانگریس پارٹی سے تعلق رکھنے والے بھارتی پارلیمنٹ کے رکن راجیو شکلا نے مزید کہا کہ سیریز کے حوالے سے ہم بھارتی وزارت داخلہ کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں، کھلاڑیوں اور شائقین کی سیکورٹی کے لئے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ایسی فضا پیدا کرنے والے عناصر سے مطالبہ کرتا ہوں اس قسم کے بیانات سے گریز کریں۔ پاکستانی کرکٹ ٹیم کے دورہ ہند کو وزارت داخلہ کے ذریعہ ہری جھنڈی دکھائے جانے کے بعد نہ صرف سرحد کے دونوں اطراف خوشی کی لہر دوڑ رہی تھی بلکہ پوری دنیا کے کرکٹ شائقین اس دلچسپ، سنسنی خیز اور تاریخی سیریز کے لئے بیتاب ہو چکے تھے۔ اور کیوں نہ ہوتے؟ ایک طویل عرصہ کے بعد دو روٹھے ہوئے دوست پرانی رقابت کو فراموش کرنے کے لئے ایک دفعہ پھر باہم دیگر دوستانہ ماحول تیار کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہ ایک خوش آئند قدم تھا جس کی چہار جانب سے پزیرائی کی جا رہی تھی۔ پڑوسی ملک نے بھی خندہ پیشانی سے اس قدم کا استقبال کیا۔ سرزمین ہندوستان کے عوام کی اکثریت اور سنجیدہ حلقوں سے تعلق رکھنے والے افراد پاکستانی کرکٹ میں حالیہ پیدہ شدہ بحران سے خود بھی پریشان تھے اور چاہتے تھے کہ ان کے پڑوس میں بھی ماحول خوشگوار ہو اور کرکٹ کی اس مردم خیز سرزمین میں جلد پرانے دن لوٹ آئیں۔ بھارتی حکام نے گرچہ پاکستانی کرکٹ ٹیم کو مدعو کرنے میں کافی تاخیر کی اس کے باوجود ون ڈے اور دو ٹی ٹوئنٹی میچوں پر مشتمل اس مختصر سیریز نے اپنے آغاز سے قبل ہی دونوں ممالک کے عوام کو خوشی میں مخمور کردیا تھا۔ لیکن افسوس کہ یہ خوشی چند شرپسند حاسدوں کو پھوٹی آنکھ نہیں بھا رہی ہے۔ اور انہوں نے اپنی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے پرانے راگ الاپنے شروع کردئے ہیں۔ یہ ہیں مسٹر بال ٹھاکرے۔ جی ہاں! توقع کے عین مطابق پاکستانی کرکٹ ٹیم کا دورہ ہندان کے حلق سے نیچے نہیں اتر رہا ہے۔ گزشتہ دنوں انہوں نے اپنے فدائین کو یہ حکم نامہ صادر کیا ہے کہ پاکستانی کرکٹ ٹیم کو ہندوستان نہ آنے دیا جائے۔ بال ٹھاکرے کی اس پکار پر کتنے لوگ لبیک کہیں گے یہ تو خود موصوف ہی بہتر جانتے ہیں۔ لیکن ان کے اس زہرافشاں بیان سے ایک دفعہ پھر یہ ثابت ہوگیا ہے کہ بال ٹھاکرے اور ان کی تنظیم شیوسینا سوائے نفرت کی سیاست کے کچھ نہیں جانتی۔ ان کے خمیر میں زہر بھرا ہے جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ ان کی سیاست اسی زہر آلود خون سے زندہ ہے جو ان کے وجود کی بقا کے لئے لازمی ہے۔ اسی لئے مسٹر بال ٹھاکرے اور ان کی تنظیم ایسا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے جہاں سے ان کے خون کو زندہ رہنے کی خوراک مہیا ہوسکے۔ پاکستان کا دورہ ہندان کے نزدیک ایک ایسا ہی نادر موقع ہے، جس کے ذریعہ یہ اپنی سیاسی پیاس کی سیرابی کے لئے سردھڑ کی بازی لگا دینا چاہیں گے۔ جس کا آغاز انہوں نے کردیا ہے۔ گرچہ یہ حقیقت بھی کسی سے پوشیدہ نہیں کہ ان کی یہ کوشش محض دھمکی آمیز تقاریر، نفرت انگیز بیانات اور اشتعال انگیز نعروں تک ہی محدود رہے گی۔ البتہ ہندوستانی میڈیا اگر انہیں توجہ کا مرکز بناتا ہے تو اس کا امکان ضرور ہے کہ یہ اپنی تنظیم کے چند سر دپڑے کارکنان کو متحرک کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ ورنہ ہندوستان میں ان کی کیا حیثیت ہے؟ یہ ہر ہندوستانی بخوبی جانتا ہے۔ انہیں اپنی آواز کو عوام الناس تک پہنچانے کا محض ایک ذریعہ ہے اور وہ ہے ان کا ترجمان سامانا۔ یہ اخبار مراٹھی میں شائع ہوتا ہے جس کے قارئین انہیں محض ان کی مراٹھی ریاست میں ہی مل سکتے ہیں۔ اگر چند متعصب نیوز چینلز ان کی باتوں پر توجہ دینا چھوڑ دیں تو ان کی چیخ و پکار کی بازگشت سامانا میں ہی دب کر رہ جائے۔ دلچسپ بات یہ ہے انہیں صرف پاکستانیوں سے نفرت نہیں بلکہ ان شرپسندوں سے خود ہندوستانی عوام بھی تنگ آچکے ہیں۔ انہیں صرف اردو داں طبقہ سے بغض نہیں بلکہ یہ تو ہندی بولنے والوں کو بھی اپنا نشانہ بناتے رہتے ہیں۔ اور آئے دن شمالی ہندوستان کے باشندوں کے خلاف نہ صرف یہ کہ زہرافشانی کرتے ہیں بلکہ انہیں تشدد کے ذریعہ اپنی ریاست سے نکال باہر کرنا چاہتے ہیں۔ بال ٹھاکرے کی دورہ پاکستان کے تعلق سے کی جانے والی زہرافشانی دراصل ملک کی پرامن فضا کو بگاڑ کر کشیدگی پیدا کرنے کی کوشش ہے تاکہ اس آگ کے بھڑک جانے کے بعد وہ اس پر اپنی سیاسی روٹی سینک سکیں۔ یہ یقیناً ایک قابل سزا جرم ہے۔ جس کے نتیجے میں نہ صرف یہ کہ ان کی تنظیم پر مکمل پابندی عائد کی جانی چاہئے تھی بلکہ مسٹر ٹھاکرے کو داخلِ زنداں کیا جانا چاہئے تھا۔ لیکن ہمیں یقین ہے حکومت ایسا کچھ نہیں کرے گی۔ کیونکہ بال ٹھاکرے ہندوستان کے مسلم شہری نہیں۔

پاک بھارت سیریز یادگار لمحات

پی سی بی کی پالیسی سے بگ بیش میں پاکستانی کرکٹرز پر دروازے بند ہونے کا خطرہ!

بگ بیش لیگ کرکٹ کے چرچے عام ہونے کے بعد بلاآخرانجام یہ نکلا کہ عمراکمل کا معاہدہ سڈنی سکسرز نے ختم کردیا شاہدآفریدی نے خود ہی انکار کردیا اور اب واحد پاکستانی پلیئر سعید اجمل آسٹریلین لیگ کرکٹ کا حصہ ہونگے۔ سڈنی سکسرز سے بگ بیش کرکٹ ٹورنامنٹ کے لئے معاہدہ ختم ہونے کے بعد ٹیسٹ اسٹارز عمراکمل کو تقریباً 44لاکھ روپے (45ہزار ڈالر) کا نقصان برداشت کرنا پڑے گا عمراکمل نے تین میچوں کے لئے پرکشش معاہدہ کیا تھا دوسری جانب پاکستان کرکٹ بورڈ کے حالیہ فیصلے پر کرکٹ آسٹریلیا اور آسٹریلوی ٹیمیں ناراض ہیں مستقبل میں پاکستانی کھلاڑیوں کی بگ بیش میں شرکت کا امکان کم ہے پی سی بی نے قومی ٹی ٹوئنٹی ٹورنامنٹ کی وجہ سے ان کو ایک میچ کھیلنے کی اجازت دی تھی۔ سڈنی سکسرز کا کہنا ہے کہ معاہدہ ختم کرنے کی وجہ سے عمراکمل کا ٹورنامنٹ کے بیشتر حصے کے لئے دستیاب نہ ہونا تھا پاکستانی کرکٹ بورڈ نے عمراکمل کو ٹورنامنٹ میں شرکت کی جو مشروط اجازت دی تھی اس کے تحت وہ صرف ایک ہی میچ کھیل سکتے تھے عمراکمل اس ٹی ٹوئنٹی ٹورنامنٹ سے الگ ہونے والے دوسرے پاکستانی کھلاڑی ہیں اس سے قبل آل راؤنڈر شاہدآفریدی نے بھی بگ بیش میں شرکت نہ کرنے کا اعلان کیا تھا انہوں نے سڈنی تھنڈرکی جانب سے ٹورنامنٹ میں حصہ لینا تھا شاہدآفریدی کا کہنا تھا کہ وہ پاکستان میں رہ کر دورہ، بھارت کے لئے اپنی کارکردگی میں بہتری لانے کے خواہشمند ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے پاکستان کے لئے کھیلنے کو ترجیح دینے اور اپنی کھوئی ہوئی فارم دوبارہ حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے پاکستان کرکٹ بورڈ نے ان تینوں کھلاڑیوں کو آسٹریلوی لیگ میں کھیلنے کے لئے دی گئی اجازت یہ کہہ کر واپس لے لی تھی کہ دورہ، بھارت کی تیاری اور سلیکشن کی غرض سے ہونے والے ڈومیسٹک ٹی ٹوئنٹی ٹورنامنٹ میں تمام کرکٹرز کی شرکت ضروری ہے۔ تاہم فیصلہ واپس لیتے ہوئے انہیں اس شرط پر آسٹریلوی ٹورنامنٹ میں شرکت کی اجازت دی کہ قومی کیمپ شروع ہونے پر یہ کھلاڑی وطن واپس آجائیں گے ذرائع کے مطابق ٹیسٹ کرکٹر عمراکمل نے ازخود سڈنی سکسرز سے معاہدہ ختم کیا ہے کیوں کہ وہ 20اوورز کا ایک میچ کھیلنے کے لئے سات سمندر پار آسٹریلیا جانے میں دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔ عمراکمل کے قریبی ذرائع کے مطابق ان سے بگ بیش کے لئے سڈنی سکسرز نے پانچ میچوں کے لئے 45ہزار ڈالرز کے عوض معاہدہ کیا تھا۔ پی سی بی کی پابندی کے بعد انہیں ایک میچ کھیلنے کا موقع ملنا تھا اس لئے انہوں نے معاہدہ ختم کرنے کی درخواست کی اس طرح دونوں کی باہمی رضامندی سے معاہدہ ختم ہوگیا۔ مختلف سمتوں سے تنقید کا سامنا کرنے اور بالآخر کرکٹ آسٹریلیا کی جانب سے باضابطہ مطالبے کے بعد پاکستان کرکٹ بورڈ نے تین قومی کھلاڑیوں کو آسٹریلیا کی بگ بیش لیگ کھیلنے کی اجازت دے دی تھی۔ پاکستان کرکٹ بورڈ نے سعید اجمل، عمراکمل اور شاہد آفریدی کو قومی کرکٹ کپ کھیلنے کا حکم دیتے ہوئے انہیں بگ بیش لیگ کھیلنے سے روک دیا تھا حالانکہ اس سے چند ہی روز قبل بورڈ نے انہیں آسٹریلیا جانے کی اجازت دی تھی اس فیصلے کے بعد مختلف تبصرہ نگاروں نے پی سی بی کو کڑی تنقید کا نشانہ بنایا تھا اور پھر کرکٹ آسٹریلیا نے بھی مطالبہ کردیا کہ وہ تینوں کھلاڑیوں کو بگ بیش کھیلنے کی اجازت دے اجازت ملنے کے بعد اب تینوں کھلاڑی قومی ٹی ٹوئنٹی کپ کا حتمی مرحلہ نہیں کھیل سکتے تھے اور بگ بیش کے ابتدائی مقابلے کھیلنے کے بعد دورہ، بھارت سے قبل قومی تربیتی کیمپ میں لاہور پہنچتے کھلاڑیوں میں سے شاہدآفریدی گزشتہ سال ملبورن رینیگیڈز کی نمائندگی کرچکے تھے اور اب منتقل ہوکر رواں سال سڈنی تھنڈرکی جانب سے کھیلنا تھا جبکہ عمر اکمل اور سعید اجمل نے حال ہی میں بالترتیب سڈنی سکسرز اور ایڈیلیڈ اسٹرائیکرز سے معاہدے کیے تھے۔ بگ بیش لیگ کرکٹ میں ایک ممتاز مقام رکھتی ہے اور اس میں دنیا بھر سے کھلاڑی شریک ہوتے ہیں۔ لیگ کے معیار کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دفاعی چیمپئن سڈنی سکسرز رواں سال چیمپئنز لیگ2012 بھی جیت چکی ہے۔ اس خبر میں تازہ ترین اضافہ یہ ہوا کہ پاکستان کرکٹ بورڈ کی اجازت کے باوجود شاہدآفریدی نے اعلان کیا وہ رواں سال بگ بیش نہیں کھیلیں گے ان کا کہنا تھا کہ وہ قومی ٹی ٹوئنٹی کپ کھیلنا چاہیں گے۔ آفریدی کا کہنا تھا کہ انہوں نے بگ بیش فرنچائز سڈنی تھنڈر کے ساتھ معاہدہ ختم کرلیا اور اب قومی ٹورنامنٹ کھیل کر اپنی فٹنس ثابت کریں گے۔ آپ نے روایتی پاکستانی فلموں میں یہ منظر ضرور دیکھا ہوگا جس میں ایک کردار عین وقت پر اے شادی نہیں ہو سکدی کا مکالمہ ادا کرتے ہوئے رنگ میں بھنگ ڈال دیتا ہے کچھ ایسی ہی صورتحال پاکستان کے تین کھلاڑیوں شاہد آفریدی، عمراکمل اور سعید اجمل کے ساتھ پیش آئی جو بگ بیش لیگ کھیلنے کے لیے آسٹریلیا روانگی کے لیے پر تول ہی رہے تھے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ نے ان تینوں کو بی بی ایل کھیلنے سے منع کرتے ہوئے قومی ٹی ٹوئنٹی کپ کھیلنے کا حکم صادر کیا جس کے بعد انہیں بادل نخواستہ دورہ، بھارت سے قبل طے شدہ قومی ٹی ٹوئنٹی کپ میں حصہ لینا پڑتا جو 2 دسمبر سے کراچی میں کھیلا جانا تھا پاکستان کرکٹ بورڈ نے چند روز قبل ہی تینوں کھلاڑیوں کو بگ بیش لیگ کھیلنے کے لیے اجازت نامے جاری کیے تھے لیکن اچانک فیصلے نے ان کے سارے منصوبے تلپٹ کردیے 10 دسمبر کو قومی ٹی ٹوئنٹی کپ کے خاتمے کے بعد پاکستان کے کھلاڑی ایک ہفتے کے تربیتی کیمپ میں شرکت کریں گے اور 22 دسمبر کو بھارت کے لیے روانہ ہوجائیں گے۔ بھارت کے خلاف ہونے والی سیریز کے لئے پاکستانی کھلاڑیوں کی فارم اور فٹنس کو جانچنے کے لئے پاکستان کرکٹ بورڈ نے آل راؤنڈر شاہد خان آفریدی، عالمی شہرت یافتہ آف اسپنر سعید اجمل اور نوجوان بیٹسمین عمراکمل کو آسٹریلیا کے ڈومیسٹک ٹی ٹوئنٹی کرکٹ ٹورنامنٹ میں شرکت سے روکا انہیں ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے ریجنز کی طرف سے قومی ٹی ٹوئنٹی ٹورنامنٹ میں حصہ لیں۔ شاہدآفریدی کراچی ڈولفنز، سعید اجمل فیصل آباد وولفز اور عمراکمل لاہور لائنز کے لئے ایکشن میں دکھائی دیں گے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ نے اجازت دینے کے بعد ان کھلاڑیوں کو این او سی جاری کرنے سے انکار کردیا پی سی بی کے مطابق بگ بیش کی تاریخیں قومی ٹی ٹورنامنٹ سے متصادم تھیں بورڈ کے چیئرمین ذکا اشرف کا کہنا تھا کہ ہم نے کھلاڑیوں کو ہدایت کی کہ وہ قومی سیزن میں اپنی فارم اور

فٹنس دکھائیں تاکہ سلیکٹرز ان کی کارکردگی دیکھنے کے بعد بھارت کے خلاف سیریز کے لئے پاکستان ٹیم کا انتخاب کریں۔ پاکستان اور بھارت کی سیریز کا پہلا میچ 25 دسمبر کو کھیلا جائے گا۔ شاہدآفریدی نے پاکستان کرکٹ بورڈ کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں پہلے ہی معاہدہ ختم کرنا چاہتا تھا تاکہ قومی سیزن کھیل کر اپنی فارم اور فٹنس دکھاؤں، میں کراچی ڈولفنز کی نمائندگی کروں گا۔ پی سی بی کی تاویل اپنی جگہ مگر اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ شاہد آفریدی کی سلیکشن ٹیم میں ہوجائیگی اس صورت میں کیا پی سی بی شاہدآفریدی کو بگ بیش کا معاوضہ ادا کرے گی۔ سعید اجمل اور عمراکمل کی سلیکشن تو یقینی ہے مگر آفریدی آج کل اپنے کیریئر کی بری فارم سے گذر رہے ہیں زیادہ بہتر یہ تھا کہ انہیں بگ بیش میں کھیلنے کا موقع فراہم کرکے فارم واپسی کا چانس دیا جاتا جہاں انٹرنیشنل لیول کے پلیئر کے سامنے انہیں اعتماد کی بحالی کا موقع مل جاتا مگر پی سی بی اپنی ہی کرتا ہے متحدہ عرب امارات کے میدانوں میں آسٹریلوی بلے بازوں کو ناکوں چنے چبوانے میں سعید اجمل کی شمولیت نہ صرف ایڈیلیڈ بلکہ خود بگ بیش لیگ میں ایک اہم اضافہ ہوتی اور اس لیگ میں پاکستانی شائقین کی دلچسپیوں میں اضافے کا باعث بنتی۔ ٹی ٹوئنٹی بین الاقوامی کرکٹ میں 15.4 کا شاندار اسٹرائیک ریٹ رکھنے والے سعید اجمل اس وقت ایک روزہ اور ٹی ٹوئنٹی کی عالمی درجہ بندی میں سرفہرست بلے باز ہیں جبکہ ٹیسٹ میں بھی دنیا کے نمبر ایک اسپنر ہیں۔ بگ بیش لیگ کی باضابطہ ویب سائٹ کے مطابق سعید اجمل کا کہنا ہے کہ میں ایڈیلیڈ اسٹرائیکرز کی نمائندگی کرنے کے حوالے سے بہت پرجوش تھا اور بی بی ایل میں اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع ملنے پر خوش بھی۔ میں ٹیم کے دیگر اراکین سے ملنے کی تمنا رکھتا تھا اور جن مقابلوں میں موجود ہوتا ان میں بہترین کارکردگی دکھاتا انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ ایڈیلیڈ آخری مرحلے میں جگہ پانے میں کامیاب ہوگا تاکہ وہ لیگ ٹائٹل جیتنے کے لیے ان کی مدد کے لیے دوبارہ آسکیں۔ ایڈیلیڈ کے کوچ ڈیرن بیری نے کہا ہے کہ وہ سعید اجمل کے ساتھ معاہدے پر بہت خوش تھے ان کی شمولیت ٹیم کے ہوم گراؤنڈ ایڈیلیڈ اوول میں خشک وکٹوں پر اسپن کو بحیثیت جارحانہ ہتھیار استعمال کرنے کی حکمت عملی کی تازہ مثال ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ سعید اجمل کیا کرسکتا ہے، چند ماہ قبل وہ آسٹریلیا اور انگلستان کے بلے بازوں کو انگلی کا ناچ نچا چکے ہیں، اس لیے ان کی شمولیت اسٹرائیکرز کے لیے ایک زبردست خبر تھی۔ ٹی 20 بگ بیش آسٹریلیا کی مقامی کرکٹ لیگ ہے جو کرکٹ آسٹریلیا کے زیراہتمام منعقد ہوتی ہے اور اس میں دیگر تمام لیگ کرکٹ مقابلوں کی طرح شہروں کی بنیاد پر فرنچائز حصہ لیتی ہیں۔ ٹورنامنٹ کی سرفہرست دو ٹیمیں چیمپئنز لیگ کے لیے کوالیفائی بھی کرتی ہیں۔ سڈنی سکسرز نے گزشتہ سال پرتھ اسکارچرز کو شکست دے کر ٹائٹل اپنے نام کیا تھا اور اس مرتبہ بھی وہ انتہائی مضبوط ٹیم میدان میں اتار کر دوبارہ اعزاز اپنے نام کرنا چاہتا ہے۔ حال ہی میں چیمپئنز لیگ2012 جیت کر اس کے حوصلے ویسے ہی بہت بلند ہوچکے ہیں۔ ماضی میں پاکستانی کھلاڑی بگ بیش لیگ میں شرکت کرچکے ہیں اور ہوبارٹ کی جانب سے کھیلتے ہوئے رانا نوید الحسن نے گزشتہ سال سب سے زیادہ وکٹیں حاصل کرنے کا کارنامہ بھی انجام دیا تھا۔

(حسام نسیم)

عالمی درجہ بندی، مائیکل کلارک نمبر ون ٹیسٹ بیٹسمین بن گئے!!

قابل رشک فارم میں موجود آسٹریلوی قائد مائیکل کلارک دنیا کے بہترین بلے بازوں کی درجہ بندی میں نمبر ایک پر آ گئے ہیں۔ جنوبی افریقہ کے خلاف ایڈیلیڈ میں ہونے والے سنسنی خیز مقابلے میں ڈبل سنچری داغ کر تاریخ میں اپنا نام امر کروانے والے کلارک کو درجہ بندی میں 33 قیمتی پوائنٹس ملے ہیں جن کی بدولت وہ سری لنکا کے کمار

سنگاکارا اور جنوبی افریقہ کے ہاشم آملہ اور جیک کیلس کو پیچھے چھوڑتے ہوئے سرفہرست آ گئے ہیں۔ بین الاقوامی کرکٹ کونسل کی جانب سے موصول ہونے والے اعلامیہ کے مطابق 31 سالہ کلارک نے ایڈیلیڈ ٹیسٹ کی پہلی اننگز میں 230 رنز کی شاندار اننگز کھیلی تھی جس نے انہیں ٹیسٹ کرکٹ کی 137 سالہ تاریخ کا پہلا بلے باز بنایا جس نے ایک سال میں چار ڈبل سنچریاں بنانے کا کارنامہ انجام دیا ہو۔ کلارک اس سے قبل دو مرتبہ عالمی درجہ بندی میں سرفہرست بلے باز رہ چکے ہیں ایک مرتبہ اگست2009 میں اور ایک مرتبہ رواں سال مارچ، اپریل کے مہینے میں۔ لیکن بدقسمتی سے دونوں مرتبہ وہ بہت مختصر عرصے کے لیے اس نشست پر موجود رہے اور اب بھی ان کو قریبی ترین حریف کمار سنگاکارا پر صرف 10 پوائنٹس کی برتری حاصل ہے۔ اگر کمار سنگاکارا نیوزی لینڈ کے خلاف کولمبو ٹیسٹ کی دوسری اننگز میں اپنے بلے کا جادو دکھانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو بہت امکان ہے کہ کلارک ایک مرتبہ پھر نمبر ون پوزیشن سے محروم ہو جائیں۔ مائیکل کلارک نے رواں سال کا آغاز نمبر 20 بلے باز کی حیثیت سے کیا تھا اور 119 کے ناقابل یقین اوسط کے ساتھ رواں سال اب تک 1309 رنز داغ چکے ہیں اور اب ان کی نظریں محمد یوسف کے قائم کردہ سال میں سب سے زیادہ رنز بنانے کے ریکارڈ پر ہیں۔ یوسف نے2006 میں 1788 رنز بنا کر عظیم ویوین رچرڈز کا 30 سال پرانا ریکارڈ توڑا تھا کلارک کے علاوہ دنیا بھر میں جاری ٹیسٹ مقابلوں میں عمدہ کارکردگی دکھانے والے کھلاڑیوں نے بھی اپنی انفرادی درجہ بندیوں میں بہتری کی ہے جیسا کہ ویسٹ انڈیز کے چندرپال، مارلون سیموئلز اور ڈیرن براوو، انگلستان کے کیون پیٹرسن، بھارت کے چیتشور پجارا اور آسٹریلیا کے ڈیوڈ وارنر وغیرہ۔ کھلنا میں بنگلہ دیش کے خلاف کھیلے گئے دوسرے ٹیسٹ میں 150 رنز کی ناقابل شکست اننگز نے چندرپال کو دو درجے ترقی دے کر تیسرے نمبر پر پہنچا دیا ہے جبکہ 260 رنز بنانے والے مارلون سیموئلز پہلی بار سرفہرست 20 میں جگہ پانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ براوو کو تین درجے ترقی ملی اور وہ اب 22 ویں نمبر پر ہیں۔ ادھر ممبئی میں اپنے کیریئر کی یادگار ترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے انگلش بلے باز کیون پیٹرسن 6 درجے چھلانگ کر ساتویں پوزیشن پر آ گئے ہیں۔ انہوں نے وانکھیڈے اسٹیڈیم میں انگلستان کی تاریخی میں 186 رنز کے ذریعے کلیدی کردار ادا کیا۔ دوسری جانب گیند بازوں نے بھی درجہ بندی میں اعلیٰ مقام حاصل کیے ہیں خصوصاً انگلستان کے گریم سوان قابل ذکر ہیں جو ممبئی میں 10 وکٹیں حاصل کرنے کے بعد ایک مرتبہ پھر سرفہرست 10 میں آ گئے ہیں۔ اس کارکردگی کی بدولت انہیں چھ درجے ترقی ملی اور اب وہ چھٹی پوزیشن پر موجود ہیں۔ البتہ اسپنرز کے لیے مددگار پچ پر کارکردگی نہ دکھانے والے ان کے ہم وطن جیمز اینڈرسن چار درجے تنزلی کے بعد دسویں نمبر پر آ گئے ہیں۔ ممبئی میں 11 وکٹیں حاصل کرنے والے مونٹی پنیسر کو 9 درجے ملے ہیں جس کی بدولت 29 ویں نمبر پر آ گئے ہیں۔ اگر ٹیموں کی درجہ بندی کی بات کی جائے تو فیف ڈوپلیسس کی تاریخی اننگز نے نہ صرف جنوبی افریقہ کو میچ میں ہار اور آسٹریلیا کو ناقابل شکست برتری حاصل کرنے سے بلکہ عالمی درجہ بندی میں جنوبی افریقہ کی نمبر ایک پوزیشن کو بھی بچایا اب نمبر ایک کا فیصلہ پرتھ کے خوبصورت اسٹیڈیم میں شروع ہونیوالے تیسرے و آخری ٹیسٹ مقابلے میں ہوگا۔ جنوبی افریقہ کو نمبر ایک پوزیشن برقرار رکھنے کے لیے میچ کو بے نتیجہ کرنے کی ضرورت ہے اور اگر آسٹریلیا پرتھ میں فتح یاب ٹھہرا تو وہ جولائی2009 کے بعد پہلی بار عالمی نمبر ایک بن جائے گا، چاہے بھارت، انگلینڈ سیریز کا نتیجہ کچھ بھی ہو۔

ٹیسٹ مقابلوں کی درجہ بندی

ٹیموں کی عالمی درجہ بندی

نمبر	ملک	میچز	پوائنٹس	ریٹنگ
1	جنوبی افریقہ	25	3002	120
2	انگلینڈ	36	4195	117
3	آسٹریلیا	34	3952	116
4	پاکستان	29	3148	109
5	بھارت	32	3394	106
6	سری لنکا	29	2834	98
7	ویسٹ انڈیز	31	2809	91
8	نیوزی لینڈ	24	1832	76
9	زمبابوے	4	167	42
10	بنگلہ دیش	15	0	0

بلے بازوں کی عالمی درجہ بندی

نمبر	بیٹسمین	ریٹنگ	ملک
1	مائیکل کلارک	890	آسٹریلیا
2	کمار سنگاکارا	880	سری لنکا
3	چندرپال	879	ویسٹ انڈیز
4	جیک کیلس	855	جنوبی افریقہ
5	ہاشم آملہ	845	جنوبی افریقہ
6	ایلسٹر کک	835	انگلینڈ
7	کیون پیٹرسن	768	انگلینڈ
8	ابراہم ڈیویلیئر	782	جنوبی افریقہ
9	یونس خان	761	پاکستان
10	اظہر علی	753	پاکستان

بالرز کی عالمی درجہ بندی

نمبر	بالرز	ریٹنگ	ملک
1	ڈیل اسٹین		جنوبی افریقہ
2	سعید اجمل		پاکستان
3	ویرنن فیلینڈر		جنوبی افریقہ
4	رنگانا ہیراتھ		سری لنکا
5	پراگیان اوجھا		بھارت
6	گریم سوان		انگلینڈ
7	بین ہیلفنہاس		آسٹریلیا
8	مورنے مورکیل		جنوبی افریقہ
9	پیٹر سڈل		آسٹریلیا
10	جیمز اینڈرسن		انگلینڈ

آخری ترمیم: 26 نومبر2012۔

پاک بھارت سیریز خبروں کے آئینے میں!!

پاکستان کرکٹ بورڈ نے قومی کرکٹرز کیلئے ہدایت نامہ جاری کر دیا

پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیف انسٹرکٹر وسیم باری نے قومی کھلاڑیوں کو تنبیہ کی ہے کہ وہ بھارت میں ہر چمکتی چیز سے دور رہیں، بھارت میں ہر ایک کو ہوشیار اور خبردار رہنا ہوگا، آخر کونسی چمک، پیسے کی چمک، فلمی ستاروں کی چمک، یا کوئی اور چمک۔ سابق کپتان انضمام الحق نے بھی بھارتی دورے پر اپنی ٹیم کے کھلاڑیوں کو نصیحت کی تھی کہ بھارت میں رنگ برنگی تقریبات سے دور رہیں، اب بورڈ کے چیف انسٹرکٹر پی سی بی وسیم باری نے واضح ہدایات دی ہیں کہ چمکتی چیزوں سے دور رہیں۔ وسیم باری کہتے ہیں کہ بھارتی میڈیا پاکستانی کھلاڑیوں پر وار بھی کر سکتا ہے، اسلئے کھلاڑی ہوشیار رہیں۔ بھارت میں ٹیم کو کیسے کھیلنا ہے یہ تو کوچ بتائے گا، لیکن وہاں دن کیسے گزارنے اس کے لئے سینئرز کھلاڑیوں کو اپنے اپنے تجربے سے آگاہ کر رہے ہیں۔

بھارت کو ہرا کرآئیں گے، سیریز کا بے چینی سے انتظار ہے، عمر گل

پاکستان کرکٹ ٹیم کے فاسٹ بولر عمر گل نے کہا ہے کہ بھارت میں مقابلے کا بے چینی سے انتظار ہے پاکستان کھلاڑی دنیا کی تمام ٹیموں سے مختلف ہیں اور کسی بھی وقت میچ کا پانسہ پلٹنے کی صلاحیت رکھتے ہیں میرے قومی کرکٹر ہونے پر صرف میرا خاندان نہیں بلکہ پورا علاقہ فخر کرتا ہے۔ اپنے ایک انٹرویو میں عمر گل نے کہا کہ دنیا کی بڑی بڑی ٹیموں کا سامنا کیا ہے لیکن بھارت کے ساتھ میچ کا اپنا ہی مزا ہوتا ہے اور مجھے دورہ بھارت کا بے چینی سے انتظار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے کھلاڑی جس طرح محنت کر رہے ہیں ہمیں یقین ہے کہ ہم بھارت کو اس کی سرزمین پر شکست دیکر آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاک بھارت کرکٹ بحالی سے دونوں ممالک کے عوام میں بھی خوشی پائی جارہی ہے۔

پاک بھارت کرکٹ سیریز کا انعقاد خوش آئند ہے، عمران خان

پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان عمران خان نے کہا ہے کہ پاک بھارت کرکٹ سیریز کا انعقاد خوش آئند ہے۔ عمران خان نے کہا کہ وہ پی سی بی کی دعوت پر پاک بھارت سیریز دیکھنے نہیں جاسکیں گے۔ پاکستان میں الیکشنز کا سال ہے اور وہ اپنی پارٹی کی سیاسی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ عمران خان نے کہا کہ پاک بھارت کرکٹ سیریز ضرور ہونی چاہیے۔ سیریز سے دونوں ممالک کے عوام کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع ملتا ہے۔ بھارت کے دورے کیلئے پی سی بی کی جانب دعوت نامہ موصول ہو گیا ہے تاہم سیاسی مصروفیات کے باعث وہ بھارت نہیں جاسکیں گے۔

بھارتی تیم کو ہوم گرائونڈ اور ہوم کراوڈ کا فائدہ ہوگا، وسیم اکرم

قومی ٹیم کے سابق کپتان لیجنڈ کرکٹر وسیم اکرم کا کہنا ہے کہ بھارتی ٹیم کو ہوم گراؤنڈ اور ہوم کراؤڈ کا فائدہ ہوگا لیکن پاکستانی ٹیم اعتماد کیساتھ کھیلی، تو اسے جیتنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے دورے کے دوران انتہا پسند ہندو تنظیموں کی جانب سے انہیں بھی دھمکیاں ملتی تھیں لیکن وہ پروا نہیں کرتے تھے۔ ایک سوال پر وسیم اکرم نے کہا کہ پاکستان کو بھارت کے ساتھ مقابلے کے لیے چار سے پانچ اچھے بیٹسمین کھلانا پڑیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ بھارتی ٹیم کو انٹرنیشنل کرکٹ کھیلنے کے زیادہ مواقع ملے ہیں، اس لیے پاکستانی ٹیم کو متحد ہو کر ٹیم اسپرٹ کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

کرکٹ ویزا پالیسی مایوس کن ہے، سابق کرکٹرز

سابق کپتان معین خان کا کہنا ہے کہ کرکٹ ویزے کو اسپانسر شپ سے مشروط کرنے کا فیصلہ مایوس کن ہے۔ سابق پاکستانی کرکٹرز نے بھارتی کرکٹ ویزا پالیسی کو مایوس کن قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے بڑی تعداد میں پاکستانی شائقین دونوں ملکوں کی روایتی کرکٹ دیکھنے سے محروم ہو جائیں گے۔ واضح رہے کہ بھارتی وزارت داخلہ نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ ماہ بھارت میں پاکستانی ٹیم کے دورے کے لیے صرف انہی شائقین کو ویزا جاری کیا جائے گا جنہیں کوئی بھارتی سپانسر کرے گا۔ سابق کپتان انضمام الحق نے کہا کہ اگر اس فیصلے کا مقصد بھارت جانے والے پاکستانی شائقین کی وطن واپسی کو یقینی بنانا ہے تو اس کے لیے کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ انضمام الحق نے کہا کہ جن شہروں میں میچز ہوں گے وہیں کے ویزے جاری کیے جاسکتے ہیں اور بھارتی حکام ان میچوں کے بعد پاکستانی شائقین کی واپسی کو یقینی بنا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر کوئی بھارتی سپانسر حاصل نہیں کرسکتا اس صورت میں شائقین کی بہت بڑی تعداد بھارت نہیں جاسکے گی۔ انضمام الحق نے کہا کہ جب وہ کپتان تھے تو پاکستان اور بھارت میں کھیلی گئی سیریز میں شائقین کا جوش و خروش دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ درحقیقت دونوں ملکوں کے عوام کے ایک دوسرے سے ملنے سے بھی تعلقات میں بہتری آتی ہے۔ سابق کپتان معین خان کا کہنا ہے کہ کرکٹ ویزے کو سپانسر شپ سے مشروط کرنے کا فیصلہ مایوس کن ہے۔ انہوں نےکہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان کرکٹ روابط کی بحالی خوش آئند ہے لہذا شائقین کے لیے آسانیاں فراہم کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ سابق ٹیسٹ کرکٹر باسط علی کا کہنا ہے کہ ویزے کی شرائط اگر بھارتی شائقین پر بھی عائد کی جائیں تو وہ انہیں بھی قابل قبول نہیں ہونگی۔ بقول باسط علی دونوں طرف کے لوگ کرکٹ کے دیوانے ہیں اور سخت پالیسیاں بنا کر انہیں دنیا کی سب سے مقبول کرکٹ سے محروم رکھنا درست نہیں ہے۔

انگلینڈ سے سیریز میں وقفہ، بھارتی بورڈ نے کمائی کا ذریعہ بنالیا

دنیا کا مالدار ترین بھارتی کرکٹ بورڈ آمدنی کا کوئی ذریعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتا، انتہائی وسیع کمرشل مارکیٹ، کھلاڑیوں کے دنیا کے بہترین برانڈز کے ساتھ بھاری بھرکم معاہدے، ٹیم کی اسپانسر شپ ڈیلز، میچز نشر کرنے کے کروڑوں ڈالر کے عوض حقوق کی فروخت اور انڈین پریمیئر لیگ سے حاصل ہونے والی آمدنی کی بدولت اس کا خزانہ پہلے ہی لبالب بھرا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود بی سی سی آئی کے ہاتھ پیسے کمانے کا ایک اور ذریعہ آ گیا ہے۔ انگلینڈ کے خلاف جاری سیریز کے دوران وقفے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے پاکستان کے خلاف سیریز کا اعلان کر دیا۔ جس کے ہر میچ کے عوض براڈ کاسٹر 32 کروڑ روپے سے زائد رقم ادا کرے گا۔ انگلش ٹیم دسمبر میں کرسمس اور نئے سال کی تعطیلات گزارنے میچز ادھورے چھوڑ کر 15 دن کے لیے انگلینڈ چلی جائی گی، اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بھارتی کرکٹ بورڈ نے پاکستان کے خلاف محدود اوورز کی سیریز کا اعلان کر دیا۔ یہ دو ہفتے کا وقفہ بھی بی سی سی آئی کو کروڑوں روپے کما کر دے گا۔ پاک بھارت مختصر کرکٹ سیریز میں دو ٹی ٹوئنٹی اور 3 ون ڈے میچز کھیلے جائینگے۔ مذکورہ سیریز انگلش ٹیم کی بھارت لوٹنے سے قبل ختم ہو چکی ہوگی۔ ذرائع کے مطابق پاکستان کے خلاف ہر میچ کیلئے براڈ کاسٹر بھارتی کرکٹ بورڈ کو 32 کروڑ روپے سے زائد رقم ادا کرے گا جبکہ پاکستان کو اس مد میں کچھ بھی نہیں ملے گا بلکہ اسے الٹا اخراجات ہی کرنا پڑیں گے۔ واضح رہے کہ بھارتی کرکٹ بورڈ کے راجیو شکلہ پہلے ہی یہ کہہ چکے ہیں کہ سیریز کی آمدنی میں سے پاکستان کو حصہ نہیں ملے گا۔ پی سی بی کے چیئرمین ذکا اشرف کے مطابق وہ اس وقت آمدنی کو نہیں بلکہ پاک بھارت کرکٹ تعلقات کی بحالی کی جانب دیکھ رہے ہیں۔

بھارت کیخلاف نامور فاسٹ بولرز کے بغیر کھیلنا نقصان دہ ہوگا، مصباح

پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان مصباح الحق نے کہا ہے کہ پوری دنیا جانتی ہے کہ بھارت کی بیٹنگ لائن بہت مضبوط ہے اور ہمارے لیے بھارت کیخلاف نامور فاسٹ بولرز کے بغیر میدان میں اترنا نقصان دہ ہوگا۔ ہمیں اچھے فاسٹ بولرز کی کمی شدت سے محسوس ہوگی۔ اچھی بولنگ سے ہی بھارتی بیٹسمینوں کو قابو کیا جاسکتا ہے۔ بھارتی سرزمین پر پاکستانی بیٹسمین ہمیشہ اچھا کھیلتے ہیں امید ہے اب بھی اچھی کارکردگی ہی دکھائیں گے۔ اپنے ایک انٹرویو کے دوران پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان مصباح الحق نے کہا کہ پاکستان میں باصلاحیت فاسٹ بولرز کی کمی نہیں، پاکستان کرکٹ بورڈ خصوصی توجہ دے تو یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چیئرمین پی سی بی کے فیصلے بہت مثبت ہیں اور وہ جتنی محنت کر رہے ہیں ان کی کوشش ضرور رنگ لائیں گی۔ ایک سوال کے جواب میں ان کا کہنا تھا کہ ڈومیسٹک ڈھانچہ مضبوط ہو تو ہر سیزن کے بعد تین چار بڑے کرکٹرز ضرور سامنے آجاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دورہ بھارت میں سینئرز کی بہت اہمیت ہوگی لیکن اظہر علی اسد شفیق ناصر جمشید اور جنید خان کامیابی کی کنجی ثابت ہوسکتے ہیں

پاکستان سے میچز روکنے کیلیے سختی کی جائے، شیو سینا

بھارتی انتہاپسند ہندو جماعت شیوسینا کے بانی بال ٹھاکرے کے سیاسی جانشین سے بھی پارٹی کارکنوں نے پاک بھارت میچز کو روکنے کیلئے سخت حکمت عملی اختیار کرنے کا مطالبہ کر دیا اس سلسلے میں بال ٹھاکرے کے جانشین اور ان کے صاحبزادے اودھا ٹھاکرے کی جانب سے بھرپور مزاحمت کا امکان ہے۔ بھارتی میڈیا رپورٹس کے مطابق اودھو ٹھاکرے سے ان کی پارٹی کے کارکن مطالبہ کر رہے ہیں کہ اپنے باپ کے مشن کو جاری رکھتے ہوئے آئندہ ماہ بھارت میں شروع ہونیوالے پاک بھارت کرکٹ میچز کی بھرپور مخالفت کی جائے۔

سعید اجمل بھارت کے خلاف سیریز کے بے صبری سے منتظر

سعید اجمل نے بھارت کے خلاف شیڈول سیریز میں عمدہ کارکردگی دکھانے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انٹرنیشنل کیریئر تاخیر سے شروع کیا جس کی وجہ سے صرف بھارت کے خلاف 2011 میں کھیلے جانے والے کرکٹ کے عالمی کپ کا سیمی فائنل کھیلنے کا موقع ملا اسی لئے آئندہ سیریز کا بے صبری سے منتظر ہوں میرے لئے بھارتی بیٹسمینوں کو بولنگ کرانا ایک چیلنج ہوگا انہوں نے کہا کہ پاک بھارت کرکٹ رابطے منقطع ہونے کی وجہ سے ابھی تک مجھے بھارت کے خلاف پوری سیریز کھیلنے کو نہیں ملی اب یہ موقع مل رہا ہے تو پوری کوشش ہوگی کہ بہترین کارکردگی دکھاؤں سعید اجمل نے کہا ہے کہ بیماری کی وجہ سے پریذیڈنٹ ٹرافی کے کچھ میچز میں حصہ نہیں لے سکا۔

ملک میں عالمی کرکٹ کی بحالی، پی سی بی کو اصل کام پر توجہ کی ضرورت!!

پاکستان کے ساحلی شہر کراچی میں غیر سرکاری طور پر دو مقابلوں کا انعقاد کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ وطنِ عزیز بین الاقوامی کرکٹ کے انعقاد کے لیے ایک محفوظ ملک ہے۔ نجی انتظامات کے تحت ہونے والے ان دو مقابلوں میں پاکستان اسٹارز الیون نامی مقامی کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیم کا مقابلہ انٹرنیشنل ورلڈ الیون سے تھا جس کی قیادت سری لنکا کے سابق کھلاڑی سنتھ جیا سوریا کے ہاتھ میں تھی۔ ٹیم میں ماضی قریب و بعید کے متعدد نیم مشہور کھلاڑی شامل تھے جن میں جنوبی افریقہ کے آندرے نیل اور نینتی ہیوارڈ کے علاوہ ویسٹ انڈیز کے ریکارڈو پاول قابل ذکر ہیں۔ مختصر یہ کہ انٹرنیشنل ورلڈ الیون زیادہ تر ایسے کھلاڑیوں پر مشتمل تھی جن کی بین الاقوامی سطح پر فی الوقت کوئی آواز و حیثیت نہیں ہے بلکہ سوائے افغانستان کے دو کھلاڑیوں کے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو اس وقت بین الاقوامی کرکٹ سے براہ راست منسلک ہو۔ پاکستان کرکٹ بورڈ ماضی قریب میں صوبائی وزیر کھیل سندھ ڈاکٹر محمد علی شاہ کی اسی طرز کا مقابلہ کروانے کی خواہش کو ٹھکرا چکا تھا لیکن اس مرتبہ بورڈ نے نہ صرف اپنے کھلاڑیوں کو کھیلنے اور نیشنل اسٹیڈیم کراچی کے استعمال کی اجازت دی بلکہ دوسرے مقابلے میں چیئرمین ذکا اشرف کی شرکت نے ان مقابلوں کو کچھ حیثیت بھی دے دی۔ بہرحال، یہ امر تو طے شدہ ہے کہ پاکستان میں بین الاقوامی کرکٹ کو واپس لانے کے لیے یہ مقابلے کوئی ٹھوس قدم نہیں تھے، اور نہ ہی ان مقابلوں کو اس سمت میں کوئی بڑی پیشرفت سمجھا جا سکتا ہے۔ اس لیے پاکستان کرکٹ بورڈ کو ایسی کوششوں پر تکیہ کرنے اور ذاتی شہرت کے لیے کی جانے والی کوششوں کی حوصلہ افزائی کے بجائے اصل کام پر توجہ رکھنی چاہیے۔ اور وہ اصل کام کیا ہے؟ وہ ہے عالمی معیار کے حفاظتی انتظامات اور اس حوالے سے بین الاقوامی کرکٹ کونسل کو اعتماد میں لینا۔ رواں سال بنگلہ دیش کے مجوزہ دورِ پاکستان کے حوالے سے بھی دور اندیش تجزیہ کاروں کا یہی کہنا تھا کہ معاملہ پچھلے دروازے سے حل کرنے کے بجائے براہ راست بین الاقوامی کرکٹ کونسل کو درمیان میں ڈالا جائے کہ وہ پاکستان میں سیکورٹی صورتحال کا اپنے تئیں جائزہ لے کر بنگلہ دیش کو دورہ کرنے یا نہ کرنے کا حکم دے۔ لیکن پاکستان نے درونِ خانہ معاملات طے کر کے کچھ نہ پایا۔ بنگلہ دیش تو پاکستانی حمایت کے نتیجے میں آئی سی سی کی نائب صدارت حاصل کر کے فائدے میں رہا ہی لیکن پاکستان بنگلہ دیشی عدالت عظمیٰ کے حکم نامے کے باعث ہاتھ ملتا رہ گیا۔ گو کہ پاکستان میں امن و امان کی بگڑتی و سنورتی صورتحال پاکستان کرکٹ بورڈ کے ہاتھ میں نہیں، لیکن کم از کم جہاں حالات میں بہتری نظر آئے وہاں اپنے تئیں سیکورٹی کے اعلیٰ ترین انتظامات کے ذریعے بین الاقوامی کرکٹ کونسل اور اس کے اراکین کو مطمئن تو کیا جا سکتا ہے۔ 2009 میں سری لنکن کرکٹ ٹیم پر حملہ کیا تھا؟ سیکورٹی کی سراسر ناکامی، ذمہ دار اداروں اور اہلکاروں کی صریح غفلت اور اعلیٰ سطح پر الزام ایک دوسرے کے سر تھوپنے کی روش! بس اس رویے کو درست کرتے ہوئے زمینی حقائق کے پیش نظر اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ پھر یہ بھی ذہن میں رکھا جائے کہ ابتدائی قدم کے لیے تو بنگلہ دیش، زمبابوے اور افغانستان جیسے ممالک درست ہیں لیکن ان میں سے کسی ایک کے ممکنہ دورے سے بھی دنیائے کرکٹ میں پاکستان کی ساکھ مکمل طور پر بحال ہونے کا امکان نہیں۔ اس حوالے سے خود پاکستان کرکٹ بورڈ میں ماضی کی مثالیں موجود ہیں۔ نائن الیون کے بعد افغانستان پر امریکی حملہ اور پاکستان میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے باوجود بین الاقوامی کرکٹ ٹیموں نے پاکستان کو تنہا نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ 2002 میں نیوزی لینڈ کرکٹ ٹیم کی قیام گاہ کے سامنے زبردست بم دھماکہ بھی ہو گیا اور بڑی تعداد میں جانیں بھی ضائع ہوئیں لیکن پاکستان کرکٹ اس صدمے سے بھی باہر نکل آئی۔ 2003 میں بنگلہ دیش کے دورہ پاکستان سے ایک مرتبہ پھر سلسلہ جڑا اور پھر اسی سال اکتوبر میں جنوبی افریقہ، مارچ اپریل 2004 میں بھارت اور اکتوبر میں سری لنکا جیسی بہترین ٹیموں کی آمد نے ہی ثابت کیا کہ پاکستان اب مکمل طور پر محفوظ ملک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ 2005 کے اواخر میں انگلستان پاکستان کا دورہ کرنے پر آمادہ ہوا۔ پھر 2006 کے اوائل میں بھارت اور 2007 میں جنوبی افریقہ نے ایک مرتبہ پھر پاکستان میں کھیلا تو دنیائے کرکٹ کے ذہنوں سے گویا یہ محو ہی ہو گیا کہ پاکستان بھی کوئی غیر محفوظ ملک ہو سکتا ہے۔ اس کا سب سے زیادہ اظہار 2008 کے اوسط میں ایشیا کپ جیسے ٹورنامنٹ کے انعقاد سے ہوا جب پاکستان اور اس کے تمام ایشیائی حریف کراچی میں جمع ہوئے اور یہاں ایک یادگار ٹورنامنٹ کھیلا گیا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ خرابی، کے مکمل ذمہ دار دراصل حالات نہیں بلکہ انتظامی معاملات بھی ہیں، ورنہ نیوزی لینڈ کے ساتھ 2002 میں پیش آنے والے واقعے کے بعد انگلستان، بھارت اور جنوبی افریقہ جیسی ٹیمیں کبھی پاکستان کا رخ نہ کرتیں۔ دوسری اہم چیز کہ چاہے کتنی کمزور ٹیم کے ساتھ سیریز ہو، اسے مکمل دورہ ہونا چاہیے۔ جس طرح 2003 میں جب پاکستان میں بین الاقوامی کرکٹ ایک سال کے عرصے کے بعد واپس آئی تو وہ بنگلہ دیش کا مکمل دورہ پاکستان تھا۔ کیونکہ ایک مکمل سیریز ہی انتظامی قوت اور ان کی مستقل مزاجی کے اندازے کے لیے کافی ہو گی، محدود اوورز کے ایک دو مقابلے کبھی بھی مقاصد کی تکمیل کے لیے کافی نہیں ہوں گے۔ اگر پاکستان اگلے سال کے اوائل میں زمبابوے یا بنگلہ دیش کو دورے پر رضامند کرنے میں کامیاب ہو گیا تو یہ منزل کی سمت پہلا قدم شمار ہو گا اور اگر سری لنکا راضی ہو جاتا ہے تو بلاشبہ بہت بڑی جست ہو گی۔ ادھر پاکستان کرکٹ بورڈ پی سی بی کی جانب سے ملک میں بین الاقوامی کرکٹ بحالی کے لیے جاری کوششوں کے سلسلے میں ایک اور بڑا قدم اٹھانے کا فیصلہ کرتے ہوئے پاکستان پریمیئر لیگ منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ پی سی بی کے سربراہ ذکا اشرف نے پی پی ایل کا اعلان کرتے ہوئے آئندہ سال مارچ 2013 میں پہلا ٹی ٹوئنٹی ایونٹ کرانے کی بھی یقین دہانی کروائی ہے۔ کراچی میں پاکستان اسٹارز الیون اور انٹرنیشنل ورلڈ الیون کے درمیان دو ٹی ٹوئنٹی مقابلوں کے کامیاب انعقاد سے تقویت حاصل کرتے ہوئے پی سی بی نے انڈین پریمیئر لیگ کی طرز پر ایک بڑا ایونٹ منعقد کرنے کا انتہائی اہم فیصلہ کیا ہے۔ ذکا اشرف نے کہا کہ بین الاقوامی کرکٹ کو پاکستان میں لانے کے لیے یہی بہترین وقت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پی پی ایل کے پہلے ایونٹ کا تمام تر انتظام کرنے کے لیے انہیں صرف دو ہفتے درکار ہیں۔ گو کہ پی سی بی نے پاکستان میں پریمیئر لیگ کے انعقاد کا فیصلہ تو کر لیا تاہم اس حوالے سے اب بھی کئی ایک پیچیدہ معاملات کا حل تلاش کرنا باقی ہے۔ سب سے اہم یہ کہ آئندہ سال 2013 کے اوائل میں پاکستان کو جنوبی افریقہ کا دورہ بھی کرنا ہے۔ پی سی بی کے ترجمان ندیم سرور نے اس حوالے سے بتایا ہے کہ انہوں نے دورے کی تاریخوں میں تبدیلی کی درخواست کی ہے۔ تاہم جنوبی افریقی کرکٹ بورڈ دورے میں کسی بھی قسم کا ردوبدل کرنے پر رضامند نظر نہیں آتا جس کے بعد یہ معاملہ پی پی ایل کے انعقاد میں سب سے بڑی رکاوٹ بن سکتا ہے۔ دوسرا اہم مسئلہ معروف ترین آئی پی ایل کا ہے جس کا اگلا سیزن 4 اپریل 2013 سے شروع ہو گا جس سے بین الاقوامی کھلاڑیوں کی دستیابی میں بھی مشکل پیش آ سکتی ہے۔ انڈین پریمیئر لیگ کی طرز پر شروع ہونے والی پی پی ایل کے متعلق مزید تفصیل بتاتے ہوئے ذکا اشرف نے کہا کہ اس ایونٹ پر ملکی و غیر ملکی اداروں کی جانب سے بڑی سرمایہ کاری متوقع ہے اور اس حوالے سے پی سی بی کے پیٹرن ان چیف و صدر پاکستان آصف علی زرداری سے پی پی ایل کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کی درخواست کی گئی ہے۔

ایونٹ میں شامل ٹیموں کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ پی پی ایل میں پانچ فرنچائز ہوں گی جن میں 30 بین الاقوامی کھلاڑی شرکت کریں گے۔ پاکستان پریمیئر لیگ کے نام سے ٹی ٹوئنٹی مقابلے کے متعلق خبریں ملک میں ایک طویل عرصے سے گردش کر رہی تھیں۔ آئی پی ایل کے بعد بنگلہ دیش پریمیئر لیگ اور سری لنکن پریمیئر لیگ کے کامیاب انعقاد اور ان میں پاکستانی کھلاڑیوں کی بڑی تعداد میں شمولیت نے پی پی ایل کے انعقاد کے مطالبہ کو مزید تقویت پہنچائی جس کے بعد پی سی بی کی طرف سے بین الاقوامی کھلاڑیوں سے رابطوں کا سلسلہ شروع کیا گیا اور یہ نوید بھی سنائی گئی تھی کہ متعدد کھلاڑی پاکستان آ کر کھیلنے کے لیے بھی تیار ہیں۔ سال 2009 میں سری لنکن ٹیم پر ہوئے دہشت گردانہ حملے کے بعد سے پاکستان میں بین الاقوامی کرکٹ ختم ہو چکی تھی۔ نہ صرف ٹیموں نے پہلے سے شدہ دورہ پاکستان سے صاف انکار کر دیا بلکہ آئی سی سی نے بھی پاکستان کو کسی بڑے مقابلے کے لیے غیر موزوں قرار دیتے ہوئے عالمی کپ 2011 کی میزبانی سے بھی محروم کر دیا تھا۔

تیز بالرز کا کمال، سری لنکن سرزمین پر نیوزی لینڈ کی تاریخی فتح!!

ان ایام میں جب دنیائے کرکٹ کے چار بڑے دیو آپس میں نبرد آزما تھے اور دنیا کی نظریں ایڈیلیڈ اور ممبئی پر مرکوز رہیں، انہی ایام میں نیوزی لینڈ سری لنکا کی اجنبی سرزمین پر میزبان ٹیم سے نبرد آزما رہا اور بالآخر کیا ہی شاندار کامیابی حاصل کی۔ 14 سال بعد سری لنکن زمین پر نیوزی لینڈ کی پہلی جیت، اور اہم سیریز 1-1 سے برابر! اس کامیابی کا سہرا رہا تیز بالرز کے سر، جنہوں نے سری لنکا کی مضبوط بیٹنگ لائن کے پرخچے اڑا دیے، اور پہلی اننگز میں بلے بازوں کی جانب سے رکھی گئی اچھی بنیاد کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے سری لنکا کی 20 وکٹیں حاصل کیں اور نیوزی لینڈ کو 167 رنز کی بھاری فتح سے ہمکنار کیا۔ 1998 میں کولمبو میں ہی فتح کے بعد نیوزی لینڈ کے بھاگ ایک مرتبہ پھر یہیں جاگے۔ نیوزی لینڈ کی فتح کی بنیاد اس وقت پڑی جب کین ولیم سن اور کپتان روز ٹیلر نے اس وقت 262 رنز کی رفاقت دی جب پہلے بلے بازی کرتے ہوئے مہمان ٹیم محض 14 رنز پر اپنے دونوں اوپنرز کھو چکی تھی۔ ان کے درمیان اس شاندار شراکت نے نیوزی لینڈ کو جو پلیٹ فارم مہیا کیا بعد ازاں اس کو بالرز نے اپنی شاندار سوئنگ بالنگ کے ذریعے مضبوط کیا ٹم ساؤتھی اور ٹرینٹ بولٹ پر مشتمل جوڑی نے قہر ڈھاتے ہوئے سری لنکا کو دونوں اننگز میں ڈھیر کیا روز ٹیلر 306 گیندوں پر 142 رنز بنانے میں کامیاب رہے جبکہ کین ولیم سن نے 305 گیندوں پر 135 رنز بنائے اور 421 منٹ تک کریز پر ٹھہرے رہے۔ ان کی اس شاندار بلے بازی کی وجہ سے نیوزی لینڈ پہلی اننگز میں 412 رنز کا مجموعہ کھڑا کرنے میں کامیاب ہوا۔ سری لنکا کی جانب سے رنگنا ہیراتھ نے 6 وکٹیں حاصل کیں جواب میں سری لنکا کا آغاز بہت ہی مایوس کن تھا۔ ٹم ساؤتھی کی تباہ کن گیند بازی کے سامنے ابتدائی لمحات ہی میں سری لنکا اپنے تین مایہ ناز بلے بازوں تلکارتنے دلشان، کمار سنگاکارا اور مہیلا جیاوردنے سے محروم ہو گیا۔ دلشان 5 رنز بنانے کے بعد ساتھی کی گیند پر بولڈ ہوئے جبکہ سنگاکارا صفر اور مہیلا جیاوردنے 4 رنز بنانے کے بعد ٹرینٹ بولٹ کی وکٹ بنے جبکہ اسکور بورڈ پر صرف 12 رنز موجود تھے۔ اس صورتحال میں تھارنگا پرانا وتیانا اور انجلو میتھیوز نے مزید وکٹ گرنے سے بچائی اور دوسرے روز کا اختتام 43 رنز 3 کھلاڑی آؤٹ کے مایوس کن اسکور کے ساتھ کیا تیسرے روز دونوں بلے بازوں نے اسکور کو تہرے ہندسے تک پہنچایا لیکن ساؤتھی کے ہاتھوں پرانا وتیانا کے لوٹتے ہی ایک مرتبہ پھر وکٹوں کی جھڑی لگ گئی اگلے ہی اوور میں ساؤتھی نے میتھیوز کو پویلین کی راہ دکھائی۔ یوں دو جمے ہوئے بلے باز بالترتیب 40 اور 47 رنز بنا کر میدان بدر ہوئے اس کے بعد تھیلان سماراویرا نے قابل ذکر مزاحمت کی سماراویرا اور سورج رندیو نے نہ صرف تیسرے دن کے آخری سیشن میں سری لنکا کو میچ میں واپس لانے کا کردار ادا کیا بلکہ مزید کوئی وکٹ بھی نہ گرنے دی اور اسکور کو 225 تک پہنچا دیا دونوں کے درمیان ساتویں وکٹ پر 97 رنز کی رفاقت کا خاتمہ چوتھے روز صبح سویرے ہوا جب نئی گیند ملتے ہی ٹرینٹ بولٹ نے انہیں دوسری سلپ میں کیچ آؤٹ کروا دیا۔ سماراویرا 167 گیندوں پر 76 رنز کی محتاط اننگز کھیل کر آؤٹ ہوئے کچھ ہی دیر میں رندیو کی باری آ گئی جو بولٹ کے اگلے اوور میں ایل بی ڈبلیو ہوئے اور پھر باقی دو وکٹیں اسکور میں 12 رنز کا اضافہ کر سکیں اور سری لنکن اننگز 244 رنز پر تمام ہوئی۔ اگر ساتویں وکٹ پر سماراویرا، رندیو شراکت داری قائم نہ ہوتی تو بلاشبہ سری لنکا کولمبو ٹیسٹ اننگز کے مارجن سے ہارتا نیوزی لینڈ کی جانب سے دونوں تیز گیند بازوں نے کمال کی بالنگ کی۔ ساؤتھی نے 62 رنز دے کر 5 اور ٹرینٹ بولٹ نے 42 رنز دے کر 4 وکٹیں حاصل کیں جبکہ ایک وکٹ جیتن پٹیل کو ملی پہلی اننگز میں 168 رنز کی بھاری برتری ملنے کے بعد اب نیوزی لینڈ کو موقع ملا تھا کہ وہ مقابلے پر اپنی گرفت مضبوط کرے اور دوسری اننگز میں کپتان روز ٹیلر کی فائٹنگ اننگز نے اُسے فیصلہ کن پوزیشن پر پہنچا بھی دیا 75 رنز پر آدھی ٹیم پویلین لوٹنے کے بعد جب سری لنکا میچ میں واپس آتا دکھائی دے رہا تھا ٹیلر نے ٹوڈ ایسٹل کے ساتھ 97 رنز کی میچ بچاؤ شراکت داری قائم کی ٹیلر نے 95 گیندوں پر 74 رنز بنائے اور حیران کن طور پر صرف 2 چوکے لگائے جبکہ ایسٹل نے 35 رنز کے ساتھ ان کا بھرپور ساتھ دیا نیوزی لینڈ نے چوتھے دن کے آخری سیشن کے دوران 194 رنز 9 کھلاڑی آؤٹ پر اننگز ڈکلیئر کرنے کا اعلان کیا اور سری لنکا کو ایک دن سے کچھ زیادہ کے وقت میں 363 رنز کا بھاری ہدف دیا جو بلیک کیپس گیند بازوں کی پہلی اننگز کی کارکردگی دیکھ کر ناممکن دکھائی دیتا تھا اور پھر وہی ہوا جس کا سری لنکا کو خطرہ تھا نیوزی لینڈ کے بالرز نے گزشتہ اننگز کی کارکردگی کو دہراتے ہوئے چوتھے روز کے اختتامی لمحات میں اس کے تین اہم بلے بازوں کو ٹھکانے لگا دیا۔ سب سے پہلے پہلی اننگز تھارنگا پرانا وتیانا پہلی ہی گیند پر ساؤتھی کا نشانہ بنے جس کے بعد دلشان ان کی دوسری وکٹ بن کر ٹیم کو مسائل کی دلدل میں چھوڑ گئے رہی سہی کسر بریسویل کی گیند پر سنگاکارا کے بولڈ نے پوری کر دی۔ فائن لیگ پر کھیلنے کی کوشش کے دوران گیند سنگا کے بلے کے بجائے تھائی پیڈ کے نچلے حصے پر لگی اور بجائے اوپر نکلنے کے سیدھا وکٹوں گھس گئی سنگاکارا دل گرفتہ حالت میں میدان سے لوٹے اور اسکور بورڈ 41 رنز 3 کھلاڑی آؤٹ کی مایوس کن سطر دکھا رہا تھا البتہ فیصلہ کن ضرب ابھی باقی تھی دن کے بالکل اختتامی لمحات میں کپتان جیاوردنے وکٹوں کے پیچھے دھر لیے گئے اور 47 رنز پر چار کھلاڑی گنوانے کے بعد دن کا خاتمہ ہو گیا اب سری لنکا کے پاس صرف ایک موقع تھا کہ وہ چند روز قبل ایڈیلیڈ میں دکھائی گئی جنوبی افریقہ کی کارکردگی کو دہرائے اور آخری روز میچ کو بچا لیجائے اور اس کے لیے تمام تر ذمہ داری سماراویرا اور انجلو میتھیوز پر عائد ہوتی تھی۔ آخری روز میتھیوز تو ایک اینڈ سے ڈٹے رہے لیکن دوسرے کنارے سے بلے باز ایک، ایک کر کے ان کا ساتھ چھوڑتے چلے گئے۔ ٹرینٹ بولٹ کی گیندوں کا سامنا کرنا ان کے بس کی بات نہ لگتی تھی اور پوری ٹیم 86 ویں اوور میں 195 پر ڈھیر ہو گئی۔ میتھیوز 228 گیندوں پر 84 رنز کی شاندار اننگز کھیلنے کے بعد آؤٹ ہونے والے آخری بلے باز تھے۔ وہ 299 منٹ تک کریز پر جمے رہے اور اگر کوئی اور بلے باز ان کا ساتھ دینے میں کامیاب ہو جاتا تو عین ممکن تھا کہ سری لنکا آخری سیشن کی مزاحمت سے کسی نہ کسی طرح میچ بچا لیتا۔ ٹم ساؤتھی اور ٹرینٹ بولٹ نے تین، تین جبکہ ڈوگ بریسویل نے دو وکٹیں حاصل کیں۔ طویل عرصے سے ٹیسٹ میں فتوحات کے ذائقے سے محروم نیوزی لینڈ کے لیے یہ ایک خوش آئند فتح تھی اور امید کی جاتی ہے کہ نیوزی لینڈ یہاں سے ملنے والے حوصلے کو آئندہ بھی استعمال کرتا رہے گا۔ روز ٹیلر کو دونوں اننگز میں شاندار بلے بازی پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا جبکہ رنگانا ہیراتھ، جنہوں نے اس میچ میں بھی 9 وکٹیں حاصل کیں، سیریز کے بہترین کھلاڑی قرار پائے۔

بیٹنگ (نیوزی لینڈ)

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
مارٹن گپٹل	4	11
برینڈن میکلم	4	35
راس ٹیلر	135	74
کین ولیمسن	142	18
ڈینئیل فلائن	53	0
کروگر وین وائیک	0	0
ٹوڈ ایسٹل	3	35
ڈگ بریسویل	24	1
ٹم ساؤتھی	15	8*
جیتن پٹیل	25*	0
ٹم بولٹ	1	6

بیٹنگ (سری لنکا)

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
تھرنگا پرانا وتیانا	40	0
تلکارتنے دلشان	5	14
کمارسنگاکارا	0	16
مہیلا جیاوردنے	4	5
انجیلو میتھیوز	47	84
تھیلان سمراویرا	76	7
پرسنا جیاوردنے	12	29
سورج رندیو	39	0
نوان کولاسیکارا	6	18
رنگانا ہراتھ	5	13
شمندا ایرنگا	3*	0

بالنگ (سری لنکا)

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
نوان کولاسیکارا	1/76	2/47
شمندا ایرنگا	1/91	1/39
انجیلو میتھیوز	0/25	-
رنگانا ہراتھ	6/103	3/67
سورج رندیو	1/94	2/37
تلکارتنے دلشان	1/19	-

بالنگ (نیوزی لینڈ)

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
ٹم ساؤتھی	5/62	3/58
ٹم بولٹ	4/42	3/33
جیتن پٹیل	1/47	0/20
ٹوڈ ایسٹل	0/41	1/56
ڈگ بریسویل	0/44	2/13
کین ولیمسن	0/5	-
ڈینئیل فلائن		0/0

رکی پونٹنگ نے نٹرنیشنل کرکٹ کو خیر باد کہہ دیا!!

بدمزاج، تندخو، اکھڑ مزاج، جنگجو لیکن بلا کے فائٹر اور قائد رکی پونٹنگ نے پے در پے ناکامیوں کے بعد بالآخر بین الاقوامی کرکٹ کو خیر باد کہنے کا فیصلہ کرلیا اور پرتھ میں آسٹریلیا۔ جنوبی افریقہ سیریز کا تیسرا و فیصلہ کن ٹیسٹ ان کا آخری مقابلہ تھا۔ 13 ہزار سے زائد ٹیسٹ رنز بنانے والے سابق آسٹریلوی قائد نے 17 سال پہلے اسی میدان پر اپنے کیریئر کا آغاز کیا تھا اور اب پرتھ ہی ان کے آخری ٹیسٹ کی میزبانی کر رہا ہے۔ جاری سیریز کے اولین دونوں ٹیسٹ مقابلوں میں رکی پونٹنگ بری طرح ناکام ہوئے تھے، یہاں تک کہ ایڈیلیڈ میں کھیلے گئے دوسرے ٹیسٹ کی دونوں اننگز میں وہ کلین بولڈ ہوئے، جو ان کے طویل کیریئر میں محض دوسرا موقع ہے کہ وہ کسی ایک ٹیسٹ کی دونوں اننگز میں کلین بولڈ ہوئے ہوں۔ لیکن اس سے قبل بھی ان کی فارم انتہائی ناقص تھی، جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ گزشتہ پانچ ٹیسٹ مقابلوں میں انہوں نے صرف 18.25 کے اوسط سے محض 166 رنز بنائے ہیں۔ رکی پونٹنگ کے کیریئر کا خاتمہ یہ ایک عظیم سفر کا اختتام ہے اس عظیم بلے باز کے کیریئر کی سب سے بڑی بات آسٹریلیا کو ناقابل شکست بنانا تھا۔ ان کی قیادت میں آسٹریلیا نے 2003 اور 2007 میں دو مسلسل عالمی کپ اس طرح جیتے، جبکہ وہ 1999 میں اسٹیو واہ کی زیر قیادت عالمی کپ فاتح ٹیم کا بھی حصہ تھے۔ رکی پونٹنگ نے عالمی کپ ٹورنامنٹ میں آسٹریلیا کو ایسا مقام عطا کیا کہ 2003 اور 2007 کے پورے ٹورنامنٹس میں کوئی ٹیم آسٹریلیا کو زیر نہ کر سکی اور آسٹریلیا نے بغیر کوئی میچ ہارے یہ دونوں اعزاز اپنے نام کیے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اکیسویں صدی کی پہلی دہائی میں ٹیسٹ اور ایک روزہ میں آسٹریلیا کی بادشاہت میں کلیدی کردار بھی ادا کیا۔ لیکن 2010 کے اواخر میں آہستہ آہستہ ان کی گرفت ڈھیلی پڑتی گئی۔ ایک جانب جہاں ان کے بلے سے رنز نکلنا کم ہو گئے، وہیں قیادت کے مسائل بھی جنم لینے لگے۔ ایشیز سیریز میں ناکامی کے بعد جہاں ٹیسٹ کی قیادت سے محروم ہوئے، وہیں عالمی کپ 2011 میں شکست کے ایک روزہ ٹیم کی قیادت چھوڑنے کا موجب بنی۔ اپنے اکھڑ پن اور کبھی کبھی جھگڑالو رویہ اختیار کرنے کے باعث بدنام بھی رہے خصوصاً حریف ٹیم کو اپنی بدزبانی سے زچ کرنے پر اپنے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے باعث چند حلقے انہیں عظیم کھلاڑی نہیں سمجھتے، لیکن شاید وہ آسٹریلوی کرکٹ کے مزاج سے ناواقف ہیں۔ آسٹریلیا کا کھیلنے کا انداز ہمیشہ ایسا ہی رہا ہے، اور یہ جنگجویانہ مزاج آسٹریلوی کلچر کا حصہ ہے۔ رکی پونٹنگ کے "ٹریڈ مارک" کور ڈرائیو اور پل شاٹ تو ان کی وجہ شہرت تھے ہی لیکن ساتھ ساتھ ان کی برق رفتار فیلڈنگ بھی شائقین کرکٹ کو عرصے تک یاد رہے گی۔ انہوں نے بلاشبہ کرکٹ کی تاریخ کے چند بہترین کیچ لیے۔ آسٹریلیا کے جنوب میں واقع جزیرے تسمانیہ سے تعلق رکھنے والے رکی پونٹنگ کرکٹ کی تاریخ کے ان گنت ریکارڈز کے حامل ہیں۔ دنیا کی تاریخ کے کامیاب ترین کپتان، سب سے زیادہ فتوحات میں شامل کھلاڑی، عالمی کپ میں مسلسل 34 فتوحات، دوسرے سب سے زیادہ ٹیسٹ رنز، بحیثیت کپتان 48 ٹیسٹ فتوحات، مسلسل تین عالمی کپ فاتح ٹیموں کا رکن ہونے سمیت کئی ریکارڈز ان کے نام ہیں۔ بین الاقوامی کرکٹ کونسل نے انہیں 2006 اور 2007 میں سال کے بہترین کھلاڑی، 2003، 2004 اور 2006 میں سال کے بہترین ٹیسٹ کھلاڑی، 2002 میں سال کے بہترین ایک روزہ کھلاڑی جبکہ کرکٹ آسٹریلیا نے 2004، 2006، 2007 اور 2009 میں ایلن بارڈر میڈل سے نوازا۔ کرکٹ کی بائبل کہلانے والے جریدے "وزڈن" نے 2006 میں انہیں سال کا بہترین کھلاڑی قرار دیا تھا جبکہ دور جدید کی کرکٹ بائبل یعنی کرک انفو نے گزشتہ دہائی، یعنی 2000 سے 2009، کا بہترین کھلاڑی ٹھہرایا۔ رکی پونٹنگ کو بلاشبہ سر ڈان بریڈمین کے بعد آسٹریلیا کی تاریخ کا عظیم ترین کھلاڑی قرار دیا جا سکتا ہے۔ آسٹریلوی کھلاڑی رکی پونٹنگ نے پرتھ میں پریس کانفرنس میں کہا چند گھنٹے قبل ہی میں اپنے ساتھیوں کو اپنے فیصلے سے آگاہ کیا کہ یہ ٹیسٹ میچ میرا آخری ٹیسٹ میچ ہوگا۔ اس بارے میں میں نے بہت سوچا اور پھر اس نتیجے پر پہنچا۔ 17 سال کے کیریئر کے بعد انٹرنیشنل کرکٹ کو خیر باد کہنے پر انہوں نے مزید کہا اس فیصلے پر میں موجودہ سیریز میں اپنی پرفارمنس کو دیکھ کر پہنچا ہوں کیونکہ میری پرفارمنس وہ نہیں ہے جو ہونی چاہیے تھی۔ رکی پونٹنگ نے 167 ٹیسٹ میچ کھیلے ہیں اور 13366 رنز سکور کیے ہیں۔ اس سے قبل فروری میں انہوں نے ایک روزہ میچز سے ریٹائرمنٹ لے لی تھی۔ جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز میں رکی پونٹنگ نے 3 اننگز میں صفر، 4 اور 16 رنز اسکور کیے۔ پونٹنگ نے کہا میں ہمیشہ کہتا رہا ہوں کہ میں اس وقت تک کھیلوں گا جب تک میں ٹیم کی جیت کا حصہ بن سکوں لیکن پچھلے چند ہفتوں میں جو میری کارکردگی رہی ہے وہ اطمینان بخش نہیں تھی۔ پونٹنگ نے اپنے ٹیسٹ کیریئر کا آغاز 17 سال قبل سری لنکا کے خلاف کیا انہوں نے اپنی پہلی اننگ میں 96 رنز بنائے تھے۔ آسٹریلیا کے سابق کپتان رکی پونٹنگ اس وقت کرکٹ کے میدان پر اپنی بقا کے لیے جدوجہد میں لگے ہوئے تھے۔ بڑھتی عمر کے ساتھ ان پر ریٹائر ہونے کا دباؤ تھا۔ 37 سالہ رکی پونٹنگ بھی ٹیسٹ کرکٹ کے بڑے کھلاڑی ہیں جنہوں نے 176 میچوں میں 13366 رنز بنائے ہیں۔ کسی بھی آسٹریلیائی کھلاڑی کی جانب سے یہ ایک منفرد ریکارڈ ہے۔ لیکن اس وقت وہ اپنی فارم واپس لانے کے لیے جی جان سے کوشش میں لگے

تھے انہوں نے خود کہا تھا کہ اگر ان کا یہی حال رہا تو شاید اگلی ایشیز سیریز کی ٹیم میں ان کا نام نہ ہو۔لیکن اس مشکل وقت میں آسٹریلوی ٹیم کے کوچ مکی آرتھر نے رکی پونٹنگ کی حمایت کی انہوں نے کہا کہ اس وقت سلیکشن کمیٹی کی طرف سے رکی کو مکمل حمایت حاصل ہے۔ بلاشبہ ہم انہیں ایشیز میں جاتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔انہیں خراب فارم کے باوجود تیسرے ٹیسٹ کے لیے ٹیم میں شامل کیا گیا اور کوچ کا کہنا تھا کہ یہ ان کے لیے ایک بہترین موقع ہے جس کے لیے رکی نے اچھی تیاری کی۔ مکی آرتھر نے کہا وہ پرتھ ٹیسٹ میں جانے کے لیے اپنی تیاری میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ہم ان سے ایک بڑے اسکور کی توقع کرتے ہیں۔ آسٹریلیا کے سابق فاسٹ بائولر جیسن گلیسپی نے بھی رکی پونٹنگ کی حمایت کی اور کہا کہ انہیں مزید مواقع فراہم کرنے ضرورت ہے آسٹریلیا سری لنکا کے ساتھ اگلی سیریز کے لیے اگے بڑھے گا آسٹریلیا کے تمام مداح انہیں آگے بڑھتا دیکھنا چاہتے ہیں اور وہ انہیں ایشیز میں کھیلتا دیکھنے کے لیے بے تاب ہیں۔ اگر پرتھ ٹیسٹ آسٹریلیا جیتے گا تو وہ ٹیسٹ کرکٹ میں دنیا کی نمبر ون ٹیم بن جائیگی جو اس وقت جنوبی افریقہ ہے اور اگر ایشیز سیریز میں رکی پونٹنگ کھیلتے تو وہ ان کی پانچویں سیریز ہوتی۔ پرتھ میں پریس کانفرنس کے دوران سابق آسٹریلوی کپتان نے بتایا کہ وہ رواں موسم گرما میں ڈومیسٹک مقابلوں میں تسمانیہ کی جانب سے کھیلتے رہیں گے۔ پونٹنگ نے 1995 میں سری لنکا کے خلاف پرتھ میں اپنے ٹیسٹ کیریئر کا آغاز کیا تھا پرتھ میں کھیلا جانے والا ٹیسٹ رکی پونٹنگ کا 168 واں ٹیسٹ تھا اس طرح وہ آسٹریلیا کی طرف سے سب سے زیادہ ٹیسٹ کھیلنے کا اسٹیو وا کا ریکارڈ برابر کر چکے ہیں۔ رکی پونٹنگ کی 167 ٹیسٹ میچوں کی 285 اننگز میں 41 سنچریاں بھی شامل ہیں۔ 1995 میں بین الاقوامی کرکٹ کا آغاز کرنے والے رکی پونٹنگ ٹیسٹ و ایک روزہ دونوں طرز میں آسٹریلیا کی تاریخ کے بہترین بلے بازوں میں شمار ہوتے ہیں اور انہی کی زیر قیادت آسٹریلیا نے دو مرتبہ یعنی 2003 اور 2007 میں عالمی کپ بھی جیتے لیکن تیسری مرتبہ یعنی 2011 میں آسٹریلیا کا سفر کوارٹر فائنل میں بھارت کے ہاتھوں تمام ہوا اور یہیں سے رکی پونٹنگ کے کیریئر کے خاتمے کے اشارے ملنے لگے۔ پہلے مرحلے میں انہیں قیادت سے محروم کر دیا گیا لیکن ٹیسٹ اور ایک روزہ ٹیم میں انہیں کارکردگی کی بنیاد پر جگہ دی گئی۔ ٹیسٹ اور ایک روزہ دونوں طرز کی کرکٹ میں 13 ہزار سے زائد رنز بنانے والے رکی پونٹنگ آسٹریلیا کی جانب سے دونوں طرز کی کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے کھلاڑی ہیں۔ سب سے زیادہ ٹیسٹ رنز بنانے والے دنیا بھر کے کھلاڑیوں میں وہ تیسرے جبکہ ایک روزہ میں دوسرے نمبر پر ہیں۔اس کارکردگی کی بنیاد پر انہیں سر ڈان بریڈمین کے بعد آسٹریلیا کا سب سے عظیم کرکٹر تسلیم کیا جاتا ہے۔ رنز اور میچز کی تعداد کے اعتبار سے پونٹنگ، سچن ٹنڈولکر کے بعد دوسرے نمبر پر ہیں۔ ٹنڈولکر اور جیک کیلس کے بعد انہوں نے سب سے زیادہ سنچریز بنائی ہیں۔ رکی پونٹنگ نے 77 ٹیسٹ میں آسٹریلیا کی قیادت کے فرائض انجام دیئے۔ گریم اسمتھ 96، ایلن بارڈر 97 اور فلیمنگ 80 ٹیسٹ میں کپتانی کر چکے ہیں لیکن 48 فتوحات کے ساتھ رکی پونٹنگ ٹیسٹ کرکٹ کے کامیاب ترین کپتان ہیں۔ گریم اسمتھ 44 کامیابیوں کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں۔

پونٹنگ کا کیریئر ایک نظر میں

فارمیٹ	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50
ٹیسٹ	167	285	13366	257	52.21	41	62
ون ڈے	375	365	13704	164	42.03	30	82
ٹی ٹوینٹی	17	16	401	98*	28.64	0	2

ہر ملک کے خلاف کارکردگی

بمقابلہ	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50
بنگلہ دیش	4	5	260	118*	65.00	1	2
انگلینڈ	35	58	2476	196	44.21	8	9
ورلڈ الیون	1	2	100	54	50.00	0	1
بھارت	29	51	2555	257	54.36	8	12
نیوزی لینڈ	17	26	1076	157*	53.80	2	6
پاکستان	15	26	1537	209	66.82	5	6
جنوبی افریقہ	26	46	2120	143*	49.30	8	11
سری لنکا	14	23	975	105*	46.42	1	7
ویسٹ انڈیز	24	44	1977	206	53.43	7	7
زمبابوے	3	4	290	169	96.66	1	1
ملک میں	92	152	7566	257	57.75	23	38
بیرون ملک	71	125	5360	206	45.81	16	23
نیوٹرل	5	8	440	150	55.00	2	1

پونٹنگ کے اچانک اعلان پر مائیکل کلارک جذباتی ہوکر رو پڑے

مایہ ناز آسٹریلوی بیٹسمین رکی پونٹنگ نے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا لیکن آسٹریلوی سلیکٹرز اور بورڈ حکام آخر تک ان کا حوصلہ بڑھاتے رہے جبکہ کپتان مائیکل کلارک جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور رو پڑے۔ انہوں نے پونٹنگ کو اس فیصلے سے باز رکھنے کی پوری کوشش کی لیکن انہیں قائل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ آسٹریلوی میڈیا کے مطابق پونٹنگ نے یہ فیصلہ اور اعلان اچانک کیا جس سے ٹیم کے تمام ارکان حیران ہو گئے۔ کلارک نے ایک انٹرویو میں اس بات کا انکشاف کیا کہ میں نے اس اعلان کے بعد پونٹنگ سے بات کی لیکن اس وقت تک دیر ہو چکی تھی کیونکہ انہوں نے کھیل سے کنارہ کشی کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ میری طرح تمام کھلاڑی چاہتے تھے کہ وہ کھیلتے رہیں۔ کلارک نے کہا کہ پونٹنگ نے میرے کیریئر میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے، ان کی پریس کانفرنس کے دوران میں بھی وہاں موجود تھا ان کی جانب سے کرکٹ چھوڑنے کی وجوہات بیان کرنے پر میں خود پر قابو نہ رکھ سکا یہ جذباتی لمحات تھے۔

کیا ویرات کوہلی اگلے سچن ٹنڈولکر ہیں؟

یہ تقریباً 12 سال پرانی بات ہے جب بھارت نے کولکتہ میں آسٹریلیا کے خلاف کھیلے جانے والے ٹیسٹ میچ میں تاریخی فتح حاصل کی تھی۔اس کے اگلے ہی میچ میں ہار کے دہانے پر کھڑی بھارتی ٹیم کو وی وی ایس لکشمن اور راہول ڈراوڈ کی 376 رنز کی اننگز نے مسلسل 16 میچوں میں فتح حاصل کرنے والی آسٹریلیا کی ٹیم کی اس سلسلہ وار جیت کو روک دیا۔اس کے ایک ہفتے بعد چنئی میں سچن ٹنڈولکر کی شاندار سنچری نے بھارت کو اس سیریز میں فتح سے ہمکنار کیا لیکن جیسا کہ ہونا لازمی تھا آج بھارت کے پاس ایسے بڑے بیٹسمین موجود نہیں ہیں۔اس دوران بھارت کو ٹیسٹ کرکٹ میں نمبر ایک کا درجہ دلانے والے اور ورلڈ کپ جیتنے میں اہم کردار ادا دلانے والے بیٹسمین وریندر سہواگ، گوتم گمبھیر اور یوراج سنگھ کی عمر 30 کے آس پاس کی ہوگئی ہے۔ایسے میں ہندوستانی کرکٹ کی قیادت کرنے کی ذمہ داری ویرات کوہلی پر آجاتی ہے اور جو اس کے لیے تیار بھی ہیں ویرات کوہلی کا کہنا ہے کہ کسی نہ کسی وقت پر نوجوان کھلاڑیوں کو آگے آنا ہی ہوگا اس تبدیلی کو روکا نہیں جاسکتا ہے اور ہمیں آنے والے چیلنجوں کے لیے خود کو تیار کرنا ہوگا حالیہ دنوں میں ویرات کوہلی کافی اچھی فارم میں نظر آئے ہیں۔ایک روزہ بین الاقوامی میچز میں انہوں نے 50 کی اوسط سے رن بنائے ہیں اور چار ٹیسٹ میچوں میں دو سنچری اور تین نصف سنچریاں بنائی ہیں۔ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ میں بھی انہوں نے سپر 8 میں پاکستان کے خلاف 78 رنز بنائے تھے۔سابق کرکٹر سنیل گواسکر انہیں بھارتی کرکٹ بیٹنگ کا مستقبل کہتے ہیں جبکہ ساتھی کھلاڑی ایشون کے مطابق ویرات اپنے آپ کو بھارتی ٹیم کے ایک اہم کھلاڑی کے طور پر منوا چکے ہیں۔ایشون کہتے ہیں وہ گزشتہ دو سالوں سے ہمارے اہم بیٹسمین ہیں انہوں نے ہر بار اپنے آپ کو ثابت کیا ہے انہوں نے اپنے کیریئر کی شروعات میں کافی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور مجھے پوری امید ہے کہ وہ اگلے پانچ چھ سالوں تک ایسا ہی کھیل کھیلتے رہیں گے جنوبی افریقہ کے کوچ گیری کرسٹن نے کوہلی کو آگے بڑھتے دیکھا ہے۔اس نے اپنے کھیل پر کافی کام کیا ہے اور آج بین الاقوامی کرکٹ کی دنیا میں انہوں نے ایک بلے باز کے طور پر بڑا مقام حاصل کیا ہے۔وہ ایک ایسے کھلاڑی ہیں جو جلدی آؤٹ نہیں ہوتے۔اپنے دلچسپ کھیل اور اعتماد کی وجہ سے ویرات کوہلی دھیرے دھیرے ٹیم میں سچن کی جگہ لیتے جارہے ہیں۔ان کے پاس ڈھیروں اسپانسرز ہیں، وہ ٹی وی پر چھائے رہتے ہیں اور ایشیا بھر میں آپ کہیں بھی ان کے بڑے بڑے اشتہار دیکھ سکتے ہیں۔ویرات کوہلی کہتے ہیں میں نے اس پل کا ہمیشہ سے انتظار کیا ہے میں صرف ٹیم کا حصہ نہیں بننا چاہتا بلکہ میں ٹیم کا اہم بیٹسمین بننا چاہتا ہوں۔لیکن ٹنڈولکر اور ڈراوڈ جیسے کھلاڑیوں سے کئے جانے والے موازنے کا وہ کیسے مقابلہ کریں گے؟ اس پر ویرات کہتے ہیں لوگوں کی مجھ سے امیدیں ہیں اور مجھے دباؤ کم اور فخر کا احساس زیادہ دلاتا ہے۔ویرات کے مطابق یہ دباؤ انہیں بہتر کارکردگی کے لیے حوصلہ افزائی کرتا ہے۔لوگوں کا مجھ پر جو اعتماد ہے میں اسے میدان پر اتارنے کی کوشش کرتا ہوں۔مجھے خوشی ہے کہ میں یہ کر پا رہا ہوں اور آگے بھی کرتا رہوں گا کوہلی کا اب تک کا بین الاقوامی کیریئر تنازعات میں بھی گھرا رہا ہے ان پر دسمبر میں سڈنی میں ہونے والے دوسرے ٹیسٹ میچ میں آسٹریلیا کے مداحوں کو برا بھلا کہنے پر جرمانہ بھی کیا گیا تھا۔اس کے علاوہ ایڈیلیڈ میں اپنا پہلی ٹیسٹ سنچری بنانے کے بعد زیادہ خوش ہونے کے لیے بھی ان پر تنقید کی گئی تھی۔آئی پی ایل مقابلے میں بنگلور رائل چیلنجرز کی ٹیم میں ان کے ساتھی آسٹریلوی کھلاڑی ڈیرک نینس کے مطابق پہلے کے ہندوستانی کھلاڑیوں کے مقابلے میں ان کا مزاج بالکل الگ ہے۔اگر آپ ان پر حملہ کریں گے تو وہ بھی بدلے میں ایسا ہی کریں گے۔وہ کرکٹ کی پچ میں لڑنے سے نہیں ڈرتے۔میرے خیال سے شاید یہی وہ وجہ ہے جو وہ میدان پر زیادہ سے زیادہ چیلنجوں کا سامنا کرسکتے ہیں۔وہ ایک سپر اسٹار ہیں سڈنی میں

ویرات کوہلی کے کیرئیر ریکارڈز!

آسٹریلیا اور بھارت کے درمیان دوسرے ٹیسٹ میچ کے دوسرے روز ویرات کوہلی کرکٹ شائقین کی طرف غیر شائستہ انداز میں انگلی اٹھاتے پائے گئے ٹیسٹ میچ کے دوران یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب بھارتی گیند باز بری طرح ناکام تھے اور آسٹریلیا تیزی سے اسکور میں اضافہ کررہا تھا۔یہ واقعہ ٹی وی کیمروں نے قید کرلیا تھا اور بعد میں اسے کئی بار نشر کیا گیا بھارتی اخبارات نے بھی وہ تصویر شائع کی جس میں کوہلی میچ شائقین کی طرف انگلی سے اشارہ کررہے ہیں۔اس حرکت کے لئے ان پر زبردست نکتہ چینی ہوئی اور کہا گیا کہ کھلاڑیوں کو کھیل کے دوران میدان پر اس طرح کی نازیبا حرکت قطعی قابل قبول نہیں ہونی چاہیے۔اس واقعے کے بعد میچ کے ریفری رنجن مدگلے نے بھارتی ٹیم کے مینیجر اور ویرات کوہلی کو پیش ہونے کے لیے کہا تھا جہاں کوہلی نے اپنی غلطی تسلیم کرلی۔ویرات کوہلی نے اس واقعے کے متعلق سماجی رابطے کی ویب سائٹ ٹوئٹر پر لکھا تھا اور اپنی صفائی میں کہا میں مانتا ہوں کہ کرکٹ میں پلٹ کر جواب نہیں دینا چاہیے لیکن اس وقت ہم کیا کریں جب شائقین آپ کی ماں بہن کے متعلق ہی بری باتیں کہنے لگیں۔بھارتی ٹیم جب بھی آسٹریلیا کا دورہ کرتی ہے تو میڈیا میں کئی پہلوؤں سے اس کے تذکرے ہوتے ہیں اور ان میں سے تنازعات کا ہونا بھی ایک اہم پہلو ہے 8-2007 کے دورے کے دوران بھی اسی طرح کا ایک تنازع اس وقت کھڑا ہوا تھا جب اینڈریو سائمنڈ نے ہربھجن سنگھ پر بندر کہنے کا الزام عائد کیا تھا۔اس معاملے میں تو دونوں ملکوں کے درمیان سفارتی سطح پر بھی بحران پیدا ہوگیا تھا کوہلی نے بھی اپنا ہدف مقرر کرلیا ہے یہ بے حد ضروری ہے۔اچھی ٹیموں کے خلاف رن بنانا ہمیشہ اچھا ہوتا ہے۔ہم انگلینڈ کا اچھی طرح سے استقبال کریں گے۔ویرات کوہلی چاہتے ہیں کہ وہ ایک کھلاڑی کے طور پر مزید بہتر کام کریں۔وہ چاہتے ہیں کہ بھارتی کرکٹ ٹیم کے عظیم کھلاڑیوں کی صف میں شامل ہوسکیں۔ان کے مطابق ٹنڈولکر، لکشمن اور ڈراوڈ نے جو کام بھارتی کرکٹ کے لیے کیا اگر یہ ٹیم اس کا 60 سے 70 فیصد بھی کام کرپاتی ہے تو یہ ٹیم کے لیے بہت اچھا ہوگا ایسے میں یہ ضروری ہے کہ انگلینڈ کی ٹیم محتاط ہو جائے۔(**حسام نسیم**)

فارمیٹ	میچ	رنز	بہترین	اوسط	100	50	چوکے چھکے
ٹیسٹ	10	703	116	41.35	2	5	79/4
ون ڈے	90	3886	183	51.81	13	21	366/20
ٹی ٹوئنٹی	16	463	78*	38.58	0	4	57/8

بالنگ کارکردگی

فارمیٹ	گیندیں	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	4w
ٹیسٹ	66	35	0	-	-	3.18	-
ون ڈے	292	276	2	1/20	138.00	5.67	0
ٹی ٹوئنٹی	106	128	3	1/13	42.66	7.24	0

(نوٹ! تمام ریکارڈز انگلینڈ کے خلاف سیریز سے قبل مکمل ہیں)

ویرات کوہلی
INDIA
BAS

ممبئی ٹیسٹ کی شکست بھارتی ٹیم کو عرش سے فرش پر لے آئی!!
airtel
England
2012
UNVEILING
www.bcci.tv
ECB
Brit Insurance
SAHARA

بھارت میں کرکٹرز جیسے ٹھاٹ باٹ کسی اور کے نہیں، ٹیم جیت جائے تو کھلاڑیوں کی تعریف وتوصیف میں زمین آسمان ایک کردیا جاتا اور انعامات کی شکل میں پیسوں کی برسات کردی جاتی ہے۔ لیکن ایک میچ میں شکست پر کرکٹ ہیروز کو عرش سے لاکر فرش پر گرادیا جاتا ہے۔ انگلینڈ کے ہاتھوں ممبئی ٹیسٹ میں شکست کے بعد بھارتی کرکٹ ٹیم نے اپنی سرزمین پر ناکامیوں کی نصف سنچری مکمل کرلی یہ بھارتی ٹیم کی اپنی سرزمین پر 236ویں میچ میں 50ویں شکست تھی اس شکست کے بعد بھارت اپنی سرزمین پر 50 یا اس سے زائد میچز ہارنے والی چھٹی ٹیم بن گئی ہے۔ انگلینڈ نے اپنی سرزمین پر سب سے زیادہ 109 میچز میں شکست کھائی ہے جبکہ پاکستان کو اپنی سرزمین پر صرف 22 میچز میں ہار کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ مہندرا سنگھ کی قیادت میں بھارتی سرزمین پر اکتوبر 2008 کے بعد سے اب تک یہ دوسری شکست ہے۔ اس سے قبل بھارت ناگپور میں 2010 کے دوران جنوبی افریقہ کے ہاتھوں

شکست سے دوچار ہوچکا ہے۔ ممبئی ٹیسٹ میں انگلینڈ کے ہاتھوں شرمناک شکست پر بھارتی میڈیا اور سابق کرکٹرز بھارتی ٹیم پر برس پڑے کپتان مہندرا سنگھ دھونی سے مستعفی ہونے اور سچن ٹنڈولکر سے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا مطالبہ کردیا اپنی سرزمین پر شکست ہضم نہیں ہورہی ہے۔ بھارت کی ہار پر میڈیا کی نکتہ چینی عروج پر پہنچ گئی دوسرے ٹیسٹ میچ میں انگلینڈ کے ہاتھوں بھارتی ٹیم کی دس وکٹوں سے ہار پر بھارتی میڈیا نے کپتان مہندر سنگھ دھونی کی حکمت عملی اور ٹیم سلیکشن پر سخت نکتہ چینی کی اخبارات، ٹی وی چینلز اور مختلف ویب سائٹس اس ہار سے سخت نالاں تھے حالانکہ انہی ذرائع نے پہلے میچ میں ٹیم کی جیت کو خوب سراہا تھا جہاں کپتان مہندر سنگھ دھونی کی اسپن پچز کو ترجیح دینے پر تنقید کی گئی وہیں سچن ٹنڈولکر کے مستقبل کے بارے میں بھی قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں۔ بھارتی خبر رساں ادارے پریس ٹرسٹ آف انڈیا نے لکھا ہے کہ انگلینڈ کے نظم وضبط کی وجہ سے بھارت کی اسپن وکٹیں تیار کرنے کی چال ان کے گلے پڑ گئی۔ پی ٹی آئی نے بھارتی ٹیم کی کارکاردگی کو بہت خراب بتایا اور کہا کہ انگلینڈ کی ٹیم نے ان کے اپنے میدان میں انہیں بری طرح مات دی ہے۔ معروف کرکٹ ویب سائٹ کرکٹ نیکسٹ ڈاٹ کام نے لکھا ہے کہ چونکہ مہندر سنگھ دھونی کی حکمت عملی پوری طرح ناکام رہی اس لیے انہیں اس پر دوبارہ غور وفکر کرنا ہوگا۔ انگریزی روزنامہ انڈین ایکسپریس نے بھی مہندر سنگھ دھونی کو ہی نشانہ بنایا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ انہوں نے اسپن ہونے والی پچ پر اپنے بلے بازوں اور اسپن گیند بازوں کی کارکردگی کو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کیا جب کہ نتیجہ بتاتا ہے کہ یہ جوش بے موقع ومحل تھا۔ اخبار کے مطابق کپتان دھونی انگلینڈ کے بلے بازوں اور مونٹی پنیسر اور سوان جیسے انگلش اسپنر کی صلاحیتوں کو پہچاننے میں ناکام رہے اور نتیجہ شرمناک ہار کی صورت میں سامنے ہے۔ لیکن اخبار دکن کرونکل نے اس شکست کے لیے اسپنر ہربھجن سنگھ اور اشون کو ذمے دار ٹھہرایا اس کا کہنا ہے کہ یہ دونوں بھارتی اسپن بولر پچ سے فائدہ اٹھانے میں ناکام رہے۔ اس شکست کے لیے عمومی طور پر بھارتی میڈیا نے ٹیم کے سبھی کھلاڑیوں کو ذمے دار ٹھہرایا ہے لیکن سچن ٹنڈولکر کی خراب کارکردگی ایک بار پھر بحث کا موضوع ہے کہ آخر وہ کب ریٹائر ہوں گے۔ اخبار دکن کرونکل نے اس کے لیے ایک آن لائن سروے کیا جس کے مطابق تقریبا 82 فیصد لوگوں نے کہا کہ انہیں اب کرکٹ سے سبکدوش ہوجانا چاہیے۔ ایک ہندی نیوز چینل آج تک نے کہا کہ کرکٹ کے بھگوان کی آب وتاب ماند پڑ گئی ہے۔ لیکن بھارتی کرکٹ بورڈ کے سینئر اہل کار راجیو شکلا نے سچن کی حمایت کی ہے۔ شکلا نے کہا کہ وہ ایک بڑے کھلاڑی ہیں اور وہ خود یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں کب کیا کرنا ہے۔ کسی کھلاڑی کی کارکردگی کا اندازہ ایک یا دو سیریز میں اس کی ناکامی سے نہیں لگانا چاہیے۔ لیکن بھارتی میڈیا نے انگلینڈ کے کھلاڑیوں کی ان کی بہترین کارکردگی پر تعریف بھی کی ہے اور اس کے مطابق کیون پیٹرسن، مونٹی پنیسر اور کپتان کک نے اس جیت میں اہم کردار ادا کیا۔ دکن کرونکل نے لکھا ہے کہ احمد آباد ٹیسٹ میں ہار کے بعد انگلینڈ کی ٹیم نے ممبئی ٹیسٹ بڑی خود اعتمادی سے کھیلا۔ بھارتی اردو اخبارات نے ٹیم پر کڑی تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انگریزی فوج کے سامنے دھونی کے شیر ہوگئے ڈھیر کئی اخبارات نے شکست پر ہتک آمیز سرخیاں لگائیں۔ حیدرآباد دکن سے شائع ہونے والے اخبار نے لکھا کہ اپنی ہی سرزمین پر ٹیم انڈیا گوروں سے گئی ہار دوسرے کا تبصرہ ہے کہ انگلینڈ کے ہاتھوں شرمناک شکست، ماہر بیٹسمین ناکام۔ ایک انگریزی روزنامے نے لکھا کہ انگریزوں کیلئے بچھائے گئے جال میں بھارتی خود پھنس گئے ایک اخبار نے لکھا کہ سچن ٹنڈولکر کے پاس فارم میں آنے کیلئے بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ اس کے علاوہ انگریزی اخبارات نے بھی اپنی ٹیم پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کپتان مہندرا سنگھ دھونی سے مستعفی اور سچن ٹنڈولکر سے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ سابق بھارتی کپتان بشن سنگھ بیدی نے اپنے اخباری کالم میں لکھا کہ اگر وہ ظہیر خان کی جگہ ہوتے تو اب تک خودکشی کرچکے ہوتے، انہوں نے مہندرا سنگھ دھونی کی کپتانی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ دھونی کو خوش ہونا چاہئے کہ انہیں کپتانی سے ہٹایا نہیں جارہا ہے۔ انگریزی کے کثیر الاشاعت اخبارات نے سرخیاں جمائی ہیں کہ ٹنڈولکر کیلئے فارم میں واپس آنے کیلئے وقت تیزی سے نکل رہا ہے، بھارتی ٹیم اپنے ہی جال میں پھنس گئی اور اسے چھپنے کیلئے جگہ نہیں مل رہی۔ بھارت کے ایک بڑے اخبار نے تبصرہ کیا ہے کہ ہوم پچ پر شرمناک شکست میں انگلش بولرز سے زیادہ بھارتی بیٹسمینوں کا ہاتھ تھا جو ٹرننگ پچ پر کھیلنا تو دور، ٹھہرنا ہی بھول گئے تھے۔ سابق کپتان سنیل گواسکر نے کہا کہ میچ دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کھلاڑی بیٹنگ کرنا بھول گئے ہوں۔ ٹنڈولکر کو اب اپنی ریٹائرمنٹ کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا ہوگا سلیکٹرز کو چاہیے کہ ان کے سینئر ہونے کا پریشر لئے بغیر ان سے ان کی ریٹائرمنٹ کیلئے بات کریں۔ کپیل دیو نے ایک انٹرویو میں کہا کہ بھارت کے قابل فخر سپوت پر تنقید مجھے اچھی نہیں لگ رہی انہوں نے ملک کیلئے کئی کارنامے انجام دیے ہیں۔ البتہ ان کی حالیہ خراب فارم تشویش ناک ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہیں خود سلیکٹرز سے بات کرنی چاہیے یا اس کام کی پہل سلیکشن کمیٹی کی جانب سے ہونی چاہیے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ٹنڈولکر اپنے مستقبل کے پلان کے بارے میں کھل کر اظہار خیال نہیں کررہے۔ شکست پر دھونی کو بھی سخت تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ سابق کپتان کپیل دیو تو دھونی پر بہت ہی برہم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دھونی کی تو ٹیم میں جگہ ہی نہیں بنتی۔ انہوں نے گذشتہ 8-10 ٹیسٹ میچز میں بحیثیت کھلاڑی معیاری کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا اس کی بنیاد پر دیکھا جائے تو پلیئنگ الیون میں ان کی شمولیت پر سوالات اٹھتے ہیں۔ بھارتی کرکٹ ٹیم کے کپتان نے انگلینڈ کے ہاتھوں کے دوسرے ٹیسٹ میں ہزیمت آمیز شکست کے بعد تسلیم کیا ہے کہ وہ اپنے اسپنرز کی کارکردگی سے مایوس ہوئے ہیں البتہ مونٹی پنیسار کی بولنگ دونوں ٹیموں کے درمیان فرق ثابت ہوئی وہ پورے میچ میں سب سے منفرد اور نمایاں رہے۔ واضح رہے کہ بھارتی کپتان نے میچ کے لیے خاص طور پر اسپنرز کے لیے موزوں وکٹ تیار کرائی تھی، انہوں نے ٹیم میں تین اسپنرز پراگیان اوجھا، روی چندرن ایشون اور ہربھجن سنگھ کا انتخاب کیا یوراج سنگھ، سہواگ اور ٹنڈولکر ان کی معاونت کیلیے موجود تھے دھونی نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کی اور اسکور بورڈ پر اتنے رنز آویزاں کردیے جو مبصرین کے مطابق انگلش ٹیم کو ہراساں کرنے کیلئے کافی تھے لیکن ہوم اسپنرز نے غیر معیاری بولنگ کے ذریعے یہ ایڈوانٹیج گنوادیا اور اس بالنگ کا انگلش کپتان ایلسٹر کک اور کیون پیٹرسن نے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے رنز کے ڈھیر لگادیے۔ دوسری جانب انگلش اسپنرز مونٹی پنیسار اور گریم سوان نے معاون وکٹ کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے میچ میں مجموعی طور پر 121.2 اوور میں 19 وکٹیں حاصل کرکے میچ کا پانسہ پلٹ دیا۔ دھونی نے کہا کہ انگلش بالرز کی کامیابی کی بڑی وجہ ان کی اسپیڈ تھی، ہمارے اسپنرز نے بھی ان کی تقلید کی کوشش کی لیکن کامیابی نہیں مل سکی۔ ہمارے بالرز کی سب سے بڑی ناکامی وکٹ کی اسپیڈ سے ہم آہنگ نہ ہونا تھی۔ تاہم دھونی نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس بات کا اصرار کیا وہ تیسرے ٹیسٹ میں ایسی ہی وکٹ بنوانا چاہیں گے۔ انگلینڈ کے ہاتھوں ممبئی ٹیسٹ میں بھارتی کرکٹ ٹیم کو عبرتناک شکست پر بی سی سی آئی حکام بھی پریشان ہیں۔ تمام آفیشلز میڈیا کی توپوں کے نشانے پر ہیں۔ بورڈ کے نائب صدر اور رکن پارلیمنٹ راجیو شکلا کو خاص طور پر مشکل صورتحال کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ عبرت ناک ناکامی پر میڈیا کی جانب سے تحقیقات کے حوالے سے سوال پر انہوں نے کوئی واضح جواب دینے سے گریز کیا لیکن کہا ہے کہ حکام جلد سر جوڑ کر بیٹھیں تاکہ اس بات کا پتہ چلایا جائے کہ کہاں خرابی ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ تمام مسائل جلد از جلد حل کرلیے جائیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارتی ٹیم کا بدترین کارکردگی کے ذریعے ہار جانا لمحہ فکریہ

اور کئی سوالات کو جنم دے رہا ہے جن کے جواب تلاش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ بی سی سی آئی نے مسلسل خراب کارکردگی دکھانے والے سچن ٹنڈولکر کا مکمل کر دفاع کیا ہے۔ بھارتی کرکٹ بورڈ کے نائب صدر راجیو شوکلا نے ایک بھارتی اخبار سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ سچن ایک عظیم کھلاڑی ہیں اور انہوں نے کئی ریکارڈ اپنے نام کئے ہیں۔ ایسے کھلاڑی کو ریٹائرمنٹ کا مشورہ دینے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ سچن ان لوگوں میں سے ہیں اگر وہ سوچ لیں کہ وہ مزید نہیں کھیلیں گے تو وہ اپنے اس فیصلے پر فوری طور پر عمل بھی کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں کسی بھی دوسرے کی طرف سے ریٹائرمنٹ کا مشورہ لینے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی سچن کو لگے گا وہ کارکردگی نہیں دکھا پا رہے تو وہ انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائر ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ٹیم میں تبدیلی کا فیصلہ سلیکٹروں پر چھوڑ دینا چاہئے۔

گزشتہ سال یعنی سال 2011 میں بھارتی کرکٹ ٹیم کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ سال ٹیم انڈیا کے لئے ایک کامیاب ترین اور یادگار سال ثابت ہوا تھا۔ عالمی کپ 2011 کی فتح، سہواگ کی جارحانہ اننگ، اور عالمی کپ کے سیمی فائنل جیسے اہم ترین مقابلے میں روایتی حریف پاکستان کو دی جانے والی شکست سال گزشتہ کے تاریخی لمحات تھے۔ لیکن عالمی کپ کے عین بعد انگلستان کی سرزمین پر جو ڈرامہ کھیلا گیا اس نے ٹیم انڈیا کے ان تمام کارہائے نمایاں کو پس پشت ڈال دیا۔ عالمی کپ فاتح کو ٹیسٹ اور ایک روزہ میچوں کی سیریز میں ملی ہزیمت بھارتی مداحوں کا سر نیچا کر دینے کے لئے کافی تھی۔ چہار جانب بھارتی کرکٹ ٹیم کی اہلیت پر سوالات اٹھنے لگے۔ اگر بھارتی کرکٹ ٹیم عالمی کپ کی فاتح نہ ہوتی تو شاید انگلستان کی سرزمین سے ملنے والے زخم بھی اتنے گہرے نہ ہوتے۔ عالمی کپ 2011 کی فتح اور عین اس کے بعد انگلستان کے ہاتھوں زبردست پسپائی ایک ایسا تضاد تھا جو نہ کرکٹ مبصرین کو ہضم ہو رہا تھا اور نہ شائقین کو۔ لیکن یہ ایک تلخ حقیقت تھی جسے طوعاً و کرہاً قبول کرنا تھا اس رسوائی کا تازیانہ لئے جب قومی ٹیم وطن واپس ہوئی تو تمام بھارتی کرکٹ شائقین کی زبان پر ایک ہی بات تھی اور وہ یہ کہ اس ہزیمت کا انتقام اسی صورت میں لیا جا سکتا ہے کہ بھارت بھی انگلستان کو جیت کے لئے اسی طرح تڑپائے جس طرح ٹیم انڈیا سرزمین انگلستان پر تڑپی تھی۔ بھارتی شائقین کی امیدیں بر آئیں۔ دورہ بھارت کے ٹھیک ایک ماہ بعد انگلینڈ نے بھارت کا دورہ کیا جہاں ایک روزہ میچوں کی سیریز کھیلی گئی۔ اس سیریز میں انگلینڈ بالکل اسی طرح بے بس نظر آیا جس طرح بھارت اس کی سرزمین پر قدم رکھنے کے بعد بے یار و مددگار ہو گیا تھا انگریزوں کو بھارتی سرزمین پر ایک فتح بھی نصیب نہ ہو سکی۔ لیکن انگلستان کی سرزمین سے بھارت کو ملنے والے زخم ایسے تھے جو مندمل ہوتے نہ ہوئے، اور ہوتے بھی کیسے؟ قاعدے کے اعتبار سے بھارت کا اصل انتقام ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں تھا، جس کا موقع اسے نصیب نہ ہو سکا۔ اب پورے ایک سال بعد انگلستان کی ٹیم بھارتی دورے پر ہے۔ جہاں اسے بھارت کے ساتھ مکمل سیریز کھیلنی ہے۔ یہ دورہ تین ٹیسٹ، پانچ ایک روزہ اور دو ٹی ٹوئنٹی میچوں پر مشتمل ہے۔ مذکورہ پس منظر میں اس بات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ سیریز ٹیم انڈیا کے لئے کس قدر اہمیت کی حامل ہے۔ انگلستان کی سرزمین سے جو ذلت و رسوائی کے داغ ملے ہیں اسے مٹانے کا یہ پہلا اور بہترین موقع ٹیم انڈیا کو میسر آ رہا ہے لیکن یہ موقع اس قدر آسان نہیں کیونکہ جس طرح بھارت کی یہ تمنا ہے کہ وہ اپنا گزشتہ سال کا حساب برابر کر کے ناقدین کا منہ بند کرے اسی طرح انگلستان کا بھی یہ خواب ہے کہ وہ 27 سال بعد بھارتی سرزمین پر اپنی پہلی سیریز جیت کر تاریخ رقم کرے۔ موجودہ کپتان ایلسٹر کک کے لئے اس سے بڑی فخر کی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی کپتانی کے پہلے دورے میں ہی اپنی ٹیم کے لئے یہ کارہائے نمایاں انجام دیں۔ گو کہ یہ ان کے لئے ایک مشکل ترین کام ہوگا لیکن اسے ناممکن قرار دینے والے انگلستان کی اہلیت کا غلط اندازہ کریں گے۔ انگلستانی ٹیم کے سابقہ تمام تنازعات ختم ہو چکے ہیں کیون پیٹرسن کی ٹیم میں شمولیت کے بعد انگلستانی کھلاڑی مکمل طور پر منظم ہو چکے ہیں۔ انگلستان کے لئے اگر سب سے اہم مسئلہ کوئی ہے تو وہ بھارتی اسپن گیند بازی کا مقابلہ کرنا ہے۔ 2012 کی ابتدا میں انگریز بلے باز جس طرح پاکستانی اسپن گیند بازی کے آگے سرنگوں نظر آ رہے تھے اس سے اس بات کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ بھارتی پچوں پر انہیں سخت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ درحقیقت انگلستان کو بھارتی سرزمین پر سب سے زیادہ اسپن گیند بازوں نے ہی پریشان کیا ہے۔ ماضی میں بھارتی سرزمین پر انگلستانی بلے باز کس طرح اسپنرز کے سامنے بے بس رہے ہیں اس کا اندازہ ان اعداد و شمار سے لگایا جا سکتا ہے۔ سال 09-2008 کے دورے پر بھارتی اسپن گیند بازوں نے انگلستان کے خلاف 53.33 فیصد کے ساتھ کل 30 وکٹیں حاصل کیں۔ وہیں سال 06-2005 میں 47.16 فیصد کے ساتھ 53، سال 02-2001 میں 72.00 فیصد کے ساتھ 50، سال 93-1992 میں 76.66 فیصد کے ساتھ 60 اور سال 85-1984 میں 70.00 فیصد کے ساتھ 60 وکٹیں حاصل کیں۔ 1993 میں کھیلی گئی ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں بھارت نے انگلستان کا 0-3 سے صفایا کیا تھا اس پوری سیریز میں انگلستان کی کل 60 وکٹیں گری تھیں جن میں انیل کمبلے، وینکٹ پتی راجو اور راجیش چوہان پر مشتمل بھارت کے اسپن مثلث کے حصے میں مجموعی طور پر 46 وکٹیں آئیں تھیں۔ جس میں تن تنہا انیل کمبلے نے 21 وکٹیں لی تھیں۔ وہیں 2001 میں ہربھجن سنگھ اور انیل کمبلے نے موہالی میں کھیلے گئے پہلے ٹیسٹ میں مشترکہ طور پر 15 وکٹیں حاصل کی تھیں۔ یہ سیریز بھارت نے ایک صفر سے جیتی تھی۔ انگلستان کے خلاف پہلی ٹیسٹ سیریز کی فتح میں بھی بھارتی اسپن گیند بازی کا ہی اہم کردار رہا ہے۔ 1971 میں لیگ اسپنر بی ایس چندرا شیکھر نے آخری ٹیسٹ جو اوول میں کھیلا گیا تھا کی دوسری اننگ میں انگلستان کے چھ بلے بازوں کو آؤٹ کیا تھا انہوں نے اس میچ میں کل 114 رنز دے کر 8 وکٹیں لی تھیں۔ اس طرح انگلستان کی پوری اننگ محض 101 رنز پر سمٹ گئی تھی اور بھارت یہ ٹیسٹ 4 وکٹوں سے جیت کر انگلستان کے خلاف پہلی ٹیسٹ سیریز جیتنے میں کامیاب ہوا تھا۔ بھارت اور انگلستان کی یہ تاریخ صاف طور سے یہ ظاہر کرتی ہے کہ انگلستانی بلے باز اگر بھارتی اسپن گیند بازی کے شکنجے سے خود کو محفوظ رکھنے میں کامیاب ہوئے تو وہ 27 سال کے قحط کو ختم کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ وہیں اگر بھارتی اسپنروں کا جادو چل نکلا تو یقینی طور پر دورہ بھارت انگلستان کے لئے ایک ڈراؤنا خواب بن جائے گا اور عین ممکن ہے کہ انگلستانی کھلاڑیوں کو بھارتی سرزمین سے اسی ذلت و رسوائی کے ساتھ سوئے وطن روانہ ہونا پڑے جس طرح گزشتہ سال بھارتی کرکٹ ٹیم حیران و شکستہ وطن واپس لوٹی تھی۔ ایک ایسے عالم میں جب تیز بالرز کی جنم بھومی پاکستان میں بھی قحط الرجال دکھائی دیتا ہے، تصور کریں واہگہ کے اس پار کا کیا حال ہوگا؟ شاید اسی کا اقرار آج سابق کپتان دلیپ وینگسارکر نے کیا ہے، جن کا کہنا ہے کہ معیاری تیز بالرز کی عدم موجودگی بین الاقوامی کرکٹ میں بھارت کی کارکردگی کو ٹھیس پہنچا رہی ہے۔ موقر بھارتی روزنامے ٹائمز آف انڈیا کے مطابق گزشتہ سال عالمی کپ کا اعزاز جیتنے کے بعد سے بھارت پے در پے شکستوں کا سامنا کر رہا ہے۔ چاہے وہ ٹیسٹ ہو یا ایک روزہ اور ٹی ٹوئنٹی کرکٹ، یکے بعد دیگرے ہار کا سامنا کرنے کے بعد اب خطرے کی گھنٹی بج چکی ہے اور مسئلے کی نشاندہی کرتے ہوئے دلیپ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ظہیر خان کے بعد کوئی معیاری گیند

باز نہیں ہے۔ ایشانت شرما نے مقامی سطح پر حالیہ دنوں میں اچھی کارکردگی دکھائی ہے لیکن اسے بدستور فٹ رہنا ہوگا اور بین الاقوامی سطح پر بھی اپنی اہلیت ثابت کرنا ہوگی۔ امیش یادیو اور ورون آرون جیسے نوجوان باصلاحیت ضرور ہے لیکن توقعات پر پورا نہیں اترے۔ وہ ضرور اچھے بالر ہوں گے لیکن بین الاقوامی کرکٹ ایک بالکل مختلف کھیل ہے۔ وینگسارکر کو بحیثیت چیف سلیکٹر یہ موقع حاصل ہے کہ وہ آنے والے باصلاحیت کھلاڑیوں پر نظر رکھ سکیں اور ان کا یہ تازہ بیان ظاہر کرتا ہے کہ بھارت میں تیز بالنگ کا زوال ابھی مزید کچھ عرصے کے لیے جاری رہے گا۔ البتہ دلیپ اس امید کا اظہار ضرور کرتے ہیں کہ باصلاحیت افراد ضرور موجود ہیں بس ضرورت ہے تو انہیں ڈھونڈنے ان کی صلاحیتوں کو مہمیز عطا کرنے اور انہیں بین الاقوامی سطح پر مناسب موقع دینے کی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت تیز بالنگ کے حوالے سے اپنے تمام مسائل سے چھٹکارہ پا سکتا ہے اگر ریاستی ایسوسی ایشنز ڈومیسٹک سطح پر مقابلوں کے لیے باؤنس کی حامل وکٹیں بنائیں۔ اس سے ایک تو گیند بازوں کی حوصلہ افزائی ہوگی وہیں بلے بازوں کو بھی چیلنج سے نمٹنے کا تجربہ حاصل ہوگا۔ انہوں نے بھارتی کرکٹ بورڈ سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ تمام بین الاقوامی کرکٹرز کے لیے لازمی قرار دے کہ وہ سرفہرست ڈومیسٹک ٹورنامنٹس دلیپ اور ایرانی ٹرافی کے مقابلے کھیلیں۔ انہوں نے کہا کہ ”اگر تمام سرفہرست کھلاڑی ایرانی اور دلیپ ٹرافی کے میچز کھیلیں گے تو یہ ان ٹورنامنٹس کے معیار میں اضافہ کرے گا۔ اس کے علاوہ نوجوان کھلاڑیوں کو بھی اہمیت کا اندازہ ہوگا کہ وہ کس مقام پر کھیل رہے ہیں۔ بھارت انگلستان کے خلاف ایک طویل سیریز کھیلے گا جس میں چار ٹیسٹ، پانچ ایک روزہ اور دو ٹی ٹوئنٹی مقابلے شامل ہوں گے۔ ہوم گراؤنڈ پر کھیلنے کی وجہ سے بھارت کو طویل عرصے بعد کسی بڑی ٹیم کے خلاف ٹیسٹ سیریز جیتنے کا موقع مل سکتا ہے۔ جو کہ تادم تحریر دو ٹیسٹ کے بعد ایک، ایک سے برابر تھی۔ (حسام نسیم)

کھیل میں بڑھتی ہوئی بدعنوانی آئی سی سی کے لئے دردسر بنتی جارہی ہے!!

کرکٹ کی کمرشلائزیشن آئی سی سی کی پالیسیوں کی بدولت ہی ممکن ہوئی ہے اس سے پہلے تو کرکٹ کو ایک کھیل کے طور پر لیا جاتا تھا ویسے بھی پانچ روزہ کرکٹ میں عام شائقین کے لئے کتنا گلیمر ہوسکتا ہے؟ کون اتنا "فارغ" ہو سکتا ہے کہ کرکٹ کے لئے اپنی زندگی کے پانچ مکمل دن عطیہ کر دے؟ کیری پیکر کی ایک روزہ کرکٹ لیگ ایک بغاوت ہی سہی، مگر کرکٹ کی گلیمرائزیشن اور کمرشلائزیشن کی طرف پہلا قدم تھی آئی سی سی کو بہت دیر سے عقل آئی اور بالآخر 20 اوورز کی کرکٹ بھی سامنے آگئی علم نہیں کہ ستر کی دہائی میں کیری پیکر کی کرکٹ لیگ کے خلاف مستند کرکٹرز حضرات نے کیا کیا فتاویٰ جاری کئے ہوں گے ٹونٹی ٹونٹی کرکٹ کے خلاف اس طرح کے فتاویٰ پڑھنے کو نہیں ملے کرکٹ کی کمرشلائزیشن کا مطلب ہے زیادہ شائقین اور زیادہ ٹی وی کوریج اور زیادہ ٹی وی کوریج کا مطلب ہے زیادہ اشتہارات اس سب کے بعد جب لوگوں کی توجہ اس طرف ہوگئی تو یہ سب تو ہونا ہی ہے کھیلوں میں سٹے بازی ہر وقت موجود رہی ہے اور یہ کبھی ختم نہیں ہو سکتی ہاں اس کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اگر آئی سی سی نے کرکٹ میں کرپشن ختم کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھایا تو ڈر ہے وہ اس کی کمرشل پالیسیوں سے متصادم ہوگا شائد یہی وجہ ہے کہ آئی سی سی نیم دلی سے کرکٹ میں کرپشن کے خاتمے کی باتیں کر رہی ہے جوں جوں کرکٹ کا کھیل جدت کے مراحل طے کرتا جارہا ہے، ویسے ہی شائقین کی دلچسپی میں بھی دن دوگنا اور رات چوگنا اضافہ ہو رہا ہے۔ شائقین کی یہ دلچسپی ایک خوش آئند امر ضرور ہے لیکن کھیل میں بڑھتی ہوئی بدعنوانی انٹرنیشنل کرکٹ کونسل اور اس سے منسلک ممالک کے لئے دردسر بھی بنتی جارہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جہاں پیسے کی فراوانی ہو وہاں بدعنوانی کا عنصر خارج از امکان نہیں اور ایسا ہی کچھ معاملہ کرکٹ کے کھیل کو بھی درپیش ہے۔ چند دہائی قبل سر اٹھانے والا میچ فکسنگ کا پودا اب ایک تناور درخت بن چکا ہے، اور اس کی شاخوں، مثلاً اسپاٹ فکسنگ، نے دھندے سے منسلک لوگوں کو پیسہ بنانے کی نئی راہیں سجھادی ہیں۔ ایڈ ہاکنز کی نئی کتاب میں اٹھائی گئی آواز پر آئی سی سی کو ضرور کان دھرنے چاہئیں کرکٹ کے کرتا دھرتا ادارے آئی سی سی نے بھی اس صورتحال کو محسوس کرتے ہوئے 12 برس قبل انسداد بدعنوانی کے ادارے اینٹی کرپشن اینڈ سیکورٹی یونٹ (ACSU) کی بنیاد رکھی لیکن یہ ادارہ اب تک ایک عضوِ معطل ہی دکھائی دیا ہے۔ اس کی غیر متاثر کن کارکردگی کی کئی وجوہات ہیں جس کی تفصیل میں جانے سے قبل کرکٹ کے پھیلاؤ پر بات کی جائے تو بہتر ہوگا کیونکہ کسی حد تک کھیل میں فکسنگ کا گند گھلنے کی یہ بھی اہم وجہ ہے۔ پہلے ٹیسٹ، پھر ایک روزہ اور اس کے بعد ٹی ٹوئنٹی کرکٹ کی سرحدوں سے نکل کر کرکٹ کا کھیل اب مہنگی اور پرکشش لیگز میں داخل ہو چکا ہے جو پیسہ بنانے کا ایک اچھا ذریعہ ہیں 70 کی دہائی میں آسٹریلیا کی ایک معروف کاروباری شخصیت کیری پیکر نے ایک کرکٹ لیگ کا آغاز کیا تو اس وقت کے کرکٹ پنڈتوں نے اس کی شدید مخالفت کی تھی اور اسے کرکٹ کے لئے خطرہ قرار دیا تھا۔ لیکن وقت گزرتا گیا اور، تاہم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی کرکٹ کونسل کی ترجیحات بھی بدلیں اور اب ہر ملک اپنی لیگ منعقد کروانے کے لئے کوشاں ہے اور اس کے پھیلاؤ اور وسعت کے باعث آئی سی سی کے لیے تن تنہا تمام معاملات پر نظر رکھنا کسی طور ممکن نہیں۔ اس پھیلاؤ سے ہونے والے بگاڑ کا ثبوت بھارت میں ہونے والی انڈین پریمیئر لیگ اور اس کے بعد بنگلہ دیش پریمیئر لیگ میں سامنے آنے والی بے قاعدگیاں ہیں۔ انکشافات ضرور ہوئے، تحقیقات کے ڈھنڈورے بھی پیٹے گئے لیکن نتائج صفر۔ آئی سی سی اگر اس طرز کی لیگز کے پھیلاؤ کو روک نہیں سکتی یا روکنا نہیں چاہتی تو اس میں بے قاعدگیوں کی روک تھام کے لئے متعلقہ بورڈ پر کڑی شرائط عائد کی جانی چاہئیں کسی لیگ میں سامنے آنے والی بے قاعدگی کے بعد متعلقہ بورڈ کو اس بات کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے تادیبی کارروائی کی جانی چاہئے۔ یہاں تک کہ اس بورڈ سے لیگ کے انعقاد کا پروانہ واپس لینے جیسا انتہائی قدم تک اٹھایا جائے۔ پھیلاؤ کے علاوہ اس کھیل کو کرپشن سے پاک کرنے کے ذمہ دار اداروں کی کارگزاری بھی مسائل کے سر اٹھانے کی ایک اہم وجہ ہے۔ آئی سی سی نے 2000 میں اینٹی کرپشن اینڈ سیکورٹی یونٹ قائم کیا جس کے بعد یہ توقع کی جارہی تھی کی صورتحال بہتری کی جانب گامزن ہوگی لیکن ایسا کچھ نہ ہوا، جس کی سب سے بڑی وجہ اس یونٹ میں کی گئی تعیناتی ہے۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کی جانب سے اس ادارے میں ایسے سابق پولیس افسران کا تقرر کیا گیا جو کرکٹ کے کھیل سے مکمل طور پر نابلد ہیں اور یہی امر فکسنگ کے سدباب میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ یہ عہدیداران اپنے شعبے کے ماہر ہونے کے باوجود کھیل کے میدان پر کسی کھلاڑی کی مشکوک حرکت کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ اس امر کی نشاندہی کے لئے آئی سی سی کو بہرحال کرکٹ سے منسلک سابق کھلاڑیوں کی خدمات حاصل کرنا ہوں گی۔ 12 سال سے قائم اس ادارے نے اب تک جو بھی اقدامات اٹھائے، وہ کسی نہ کسی اخبار یا ٹیلی وژن کی جانب سے کئے گئے خفیہ آپریشن کا نتیجہ تھے۔ علاوہ ازیں سابق جنوبی افریقی کپتان ہنسی کرونئے اور دیگر کھلاڑیوں پر لگنے والے الزامات بھی بھارتی پولیس کی جانب سے کارروائی کے بعد سامنے آئے تھے۔ تو آئی سی سی کے اس ادارے کا کیا مقصد رہ جاتا ہے؟ اس کی کارروائی اور طریقہ کار کو اس قدر خفیہ کیوں رکھا جاتا ہے؟ کیا اس ادارے کا کام فقط کھلاڑیوں کو میچ فکسنگ سے آگاہی اور بچاؤ کے طریقہ کار پر مبنی مواد اور کسی مشکوک حرکت کے مرتکب فرد کی نشاندہی کے لئے ٹیلیفون نمبرز کی فراہمی ہے؟ کیا ایسا کرنے سے گذشتہ 12 سالوں میں بدعنوانی کے واقعات میں کمی واقع ہوئی ہے؟ بالکل نہیں ! اور اس کی سب سے بڑی وجہ اینٹی کرپشن یونٹ میں کرکٹ کے کھیل سے بے خبر افراد کی موجودگی ہے۔ دو سال قبل کرکٹ کی تاریخ کا سب سے بڑا اسکینڈل

سامنے آیا جس کے بعد پاکستان کے سلمان بٹ، محمد آصف اور محمد عامر پر طویل پابندیاں عائد کی گئیں کیا اس کا بھانڈا پھوڑنا ذمہ دار ادارے کا کام تھا؟ نہیں اس کا تمام تر سہرا برطانوی اخبار نیوز آف دی ورلڈ کے سر جاتا ہے۔ لیکن اس سبکی کے باوجود آئی سی سی حکام کرپشن کے خلاف اپنی سخت پالیسی کا راگ الاپتے نہیں تھکتے۔ سوال یہ ہے کہ اس عفریت سے چھٹکارے پانے کے لئے کیا کیا جائے؟ جواب بہت سادہ اور آسان ہے جسے بہتر طور پر سمجھنے کے لئے درج ذیل مثالوں پر غور کی درخواست ہے۔ عالمی کپ 2011 میں آسٹریلیا اور زمبابوے کے مابین کھیلے گئے مقابلے میں آسٹریلیا نے پہلے کھیلتے ہوئے 262 رنز بنائے، تاہم اننگز کے ابتدائی دس اوورز، جہاں پاور پلے کا بھی اطلاق ہوتا ہے، خاص طور پر توجہ طلب ہیں۔ ان دس اوورز میں مایہ ناز آسٹریلوی بلے باز، شین واٹسن اور بریڈ ہیڈن محض 28 رنز جوڑ پائے۔ یعنی نسبتاً کمزور بالنگ اور صرف دو فیلڈرز کی دائرے سے باہر موجودگی کے باوجود فاعی چیمپئن کے عمدہ بلے باز صرف 2.8 رنز فی اوور کی اوسط سے رن بٹورنے میں کامیاب ہو سکے۔ ذرا مزید پیچھے چل کر 2003 میں منعقدہ عالمی کپ کے دوران ہونے والے بھارت، آسٹریلیا کے معرکے پر نظر ڈالیں۔ بھارتی ٹیم پہلے بلے بازی کرتے ہوئے ساتویں اوور تک 40 رنز بنا چکی تھی لیکن اس کے بعد بلے بازوں کی انتہائی سست رفتاری کے باعث اگلے دس اوورز میں صرف 10 رنز ہی بن سکے۔ مذکورہ دس اوورز میں بھارتی بیٹسمین 4 میڈن اوورز بھی کھیل گئے یاد رہے کہ اس وقت دائرے سے باہر دو فیلڈرز کی تعیناتی کا قانون ابتدائی 15 اوورز کے دوران لاگو ہوتا تھا۔ مزید آگے بڑھنے سے قبل اس سلسلے میں ایک اور مثال آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا تا کہ میرا موقف واضح ہو سکے۔ 2003 ہی کے عالمی کپ کے سپر سکس مرحلے میں بھارت اور سری لنکا کے مابین 10 مارچ کو کھیلا گیا میچ بھی توجہ طلب ہے۔ وریندر سہواگ اور سچن ٹنڈولکر بھارتی بیٹنگ کا آغاز کرتے ہوئے اپنی ٹیم کا اسکور 12 اوورز میں 80 رنز تک لے گئے۔ یہاں بھی ابتدائی 15 اوورز میں دو فیلڈرز ہی دائرے سے باہر ہیں اور دونوں ہی بلے باز خاصے پر اعتماد ہیں تاہم اگلے تین میں سے دو اوورز بغیر کوئی رن بنے گزر گئے اور بھارتی ٹیم 15 اوورز کے اختتام تک 84 رنز تک پہنچ پائی، یعنی تین اوورز میں صرف چار رنز بنائے گئے۔ مندرجہ بالا میچز کا احوال قطعی طور پر ان مقابلوں میں کسی قسم کی فکسنگ کی سند نہیں، مگر مثالوں کا مقصد صرف اس امر کی جانب اشارہ دلانا ہے، جو اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ کیا اینٹی کرپشن یونٹ میں موجود سابق سراغ رساں اداروں سے منسلک افراد کے لئے ان امور کی نشاندہی ممکن ہے؟ یقیناً نہیں، مندرجہ بالا تمام مثالیں اینٹی کرپشن اینڈ سیکیورٹی یونٹ کے قیام کے بعد کی ہیں۔ مسئلے کی نشاندہی کے بعد اس کے حل کی جانب بڑھنے سے قبل ایک اور جانب اشارہ ضروری ہے۔ آئی سی سی نے ہمیشہ اس بات کا پرچار کیا ہے کہ کرکٹ کے کھیل میں ہونے والی بدعنوانی سے ادارے کو آگاہ کیا جائے مگر افسوسناک امر یہ ہے کہ جب جب کسی سابق کھلاڑی کی جانب سے آئی سی سی کی توجہ اس طرف مبذول کروائی گئی اس کا نتیجہ ڈھاک کے تین پات ہی نکلا۔ میچ فکسنگ کے خلاف اپنے اقدامات کے باعث شہرت رکھنے والے سابق پاکستانی کپتان راشد لطیف نے 2003 میں ایک خط کے ذریعے آئی سی سی کو انسداد بدعنوانی کا مربوط نظام تشکیل دینے کے حوالے سے تجاویز دیں، اس کے علاوہ سابق فاسٹ باؤلر سرفراز نواز بھی گزشتہ دہائی کے اوائل میں اینٹی کرپشن حکام سے ملاقات کر چکے ہیں جو بے سود

ہی رہیں۔ان اقدامات سے کھلاڑی کیوں کر مستقبل میں آئی سی سی سے تعاون کی راہ اختیار کریں گے؟

کرکٹرز سے قطع نظر اگر کھیل سے جڑا کوئی بھی فرد میچ فکسنگ کے حوالے سے کچھ کہے تو انسداد بدعنوانی کے لئے قولاً سخت موقف رکھنے والی آئی سی سی کو اسے یکسر مسترد کردیتی ہے۔حال ہی میں برطانوی صحافی ایڈ ہاکنز نے ورلڈ کپ 2011 کے میچز پر شکوک کے علاوہ بھارت میں موجود سٹے بازی کے انتہائی منظم نیٹ ورک کی جانب بھی توجہ مبذول کروائی ہے، مگر آئی سی سی کا ان باتوں کو یکسر مسترد کرنا درست عمل نہیں۔اس سے قبل بھی ایک مایہ ناز بھارتی کھلاڑی ونود کامبلی نے بھی عالمی کپ 1996 کے سیمی فائنل پر شکوک کا اظہار کیا تھا مگر انہیں چپ کرادیا گیا اور کہانی ختم۔آئی پی ایل کے بعد بنگلہ دیش پریمیئر لیگ میں ایک مبینہ سٹے باز کے کھلاڑیوں سے روابط کا راز فاش ہوا لیکن اس کے بعد خفیہ انکوائری اور سب اچھا ہے کا راگ ہی سننے کو ملا۔ایڈ ہاکنز کا شمار مایہ ناز صحافیوں میں ہوتا ہے، جنہیں ان کی خدمات کے صلے میں ایوارڈ سے بھی نوازا جاچکا ہے، کی جانب سے بھارت میں سٹے بازی کے گڑھ اور کرکٹرز کے ساتھ اس مارکیٹ کے سٹے بازوں کے روابط پر آئی سی سی کو ضرور کان دھرنے

چاہئیں۔آئی سی سی کی معلومات میں اضافے کے لئے اس حقیقت کا بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ تاحال فکسنگ کے باعث سزا پانے والے 22 کھلاڑیوں میں سے 9 کا تعلق بھارت سے ہے۔اس کے علاوہ دیگر کھلاڑیوں کی اکثریت کے جرم کی کہانی بھی بھارت میں موجود سٹے بازی کی مارکیٹ سے ملتی ہے۔برطانوی مصنف ایڈ ہاکنز نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ اپنی کتاب کے لئے کی گئی تحقیق کے دوران حاصل کردہ تمام معلومات آئی سی سی کے اینٹی کرپشن اینڈ سیکورٹی یونٹ کو بھی ارسال کرچکے ہیں، لہٰذا چھان بین سے قبل آئی سی سی کی جانب سے اس معاملے کو یکسر نظرانداز کرنے کا آخر کیا جواز ہے؟ کرکٹ کے کھیل میں بدعنوانی روکنے کے لئے اس کھیل میں پیسے کی ریل پیل اور خودرو جھاڑیوں کی مانند پھیلتا ہوا پریمیئر لیگ کلچر ختم کرنا تو کسی طور ممکن دکھائی نہیں دیتا، لیکن غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے اینٹی کرپشن یونٹ کو اہل وکھیل سے واقف افراد کے ہاتھوں میں دینا ہوگا۔کیونکہ کھیل میں ہونے والے اتار چڑھاؤ سے وہی اچھے طریقے سے واقف ہوسکتا ہے جو اس کھیل سے گہرا تعلق رکھتا ہو مختصر یہ کہ جس کا کام اسی کا ساجھے۔

میچ فکسنگ کی تاریخ نئی نہیں ہے۔مختلف کھیلوں کے مقابلے عرصہ دراز سے طے شدہ نتائج کے مطابق کھیلے جانے کا ثبوت ملتا ہے۔اگر میچ فکسنگ کی تلاش میں کرکٹ کے تاریخی اوراق پلٹے جائیں تو اس سلسلے کی پہلی مثال تقریباً 2 سو سال پہلے 1817 میں دو انگلستانی ٹیموں کے درمیان کھیلے جانے والے ایک مقابلے کو قرار دیا جاتا ہے جو مشہور زمانہ میدان، لارڈز کرکٹ گراؤنڈ پر منعقد ہوا تھا بعدازاں جس ایک کھلاڑی کو اس معاملے میں ملوث پاکر اس پر تاحیات پابندی عائد کردی گئی تھی، اس کا نام ولیم لیمبرٹ تھا جو 19 ویں صدی کی ابتدائی دو دہائیوں میں 1801 تا 1817 فرسٹ کلاس کرکٹ کھیلتا رہا تھا۔ولیم ایک بہترین آل راؤنڈر تھا جو سیدھے ہاتھ سے بلے بازی کیا کرتا تھا اس نے زیادہ تر مقابلے سرے کلب کی طرف سے کھیلے۔وہ کرکٹ کی تاریخ کا پہلا کھلاڑی تھا جس نے لارڈز گراؤنڈ پر ایک میچ میں دو سنچریاں بنائی تھیں اس بھولے بسرے میچ فکسنگ واقعے کے علاوہ کرکٹ میں میچ فکسنگ کی مختصر تاریخ یوں بیان کی جاسکتی ہے۔

آسٹریلوی کھلاڑیوں مارک واہ اور شین وارن نے مبینہ طور پر ستمبر 1994 میں سری لنکا میں سنگر ورلڈ سیریز ٹورنامنٹ میں ایک بھارتی سٹے باز سے پچ اور موسم کی معلومات کے بدلے رقم حاصل کی۔اس ٹورنامنٹ میں بھارت، سری لنکا، پاکستان اور آسٹریلیا شریک تھے۔بعدازاں دونوں کھلاڑی 95-1994 میں اس وقت بھی سٹے باز سے رابطے میں رہے جب انگلستان نے پانچ ٹیسٹ میچز کھیلنے کے لیے آسٹریلیا کا دورہ کیا تھا۔آسٹریلوی کرکٹ بورڈ نے اس معاملے کو پسِ پردہ رکھنے کی کوشش کی۔شین وارن پر دس ہزار ڈالر اور مارک واہ پر آٹھ ہزار ڈالر جرمانہ عائد کرتے ہوئے انھیں تنبیہ دے کر چھوڑ دیا، لیکن 1998 کے اواخر میں یہ واقعہ میڈیا کی زینت بن گیا اور خاصا ہنگامہ کھڑا ہوا۔

مئی 2000 میں جسٹس قیوم کمیشن نے اپنی انکوائری میں سلیم ملک کو میچ فکسنگ کا مجرم قرار دیا اور یوں سلیم ملک جدید کرکٹ کے پہلے کھلاڑی ٹھہرے جن پر تاحیات پابندی عائد کی گئی ان پر الزام تھا کہ ان کا سٹے بازوں سے رابطہ رہا ہے۔شین وارن اور مارک واہ نے بھی کمیشن کو بیان دیا کہ 95-1994 میں کراچی ٹیسٹ کے دوران بحیثیت پاکستانی کپتان سلیم ملک نے انھیں رقم کی پیشکش کی تھی اگر وہ ناقص کارکردگی دکھا کر پاکستان کے خلاف میچ ہار جائیں جو کہ آسٹریلیا ایک وکٹ سے ہار بھی گیا تھا سلیم ملک نے اس الزام کی تردید کرتے ہوئے لاہور ہائی کورٹ میں فیصلے کے خلاف نظرِ ثانی کی اپیل کی تاہم اسے مسترد کردیا گیا سات سال انتظار کے بعد پاکستان سپریم کورٹ نے ان پر عائد پابندی اٹھالی۔

جسٹس قیوم کمیشن نے جس کی تحقیقات ستمبر 1998 سے اکتوبر 1999 تک جاری رہیں وسیم اکرم کے خلاف کافی ثبوت کی عدم موجودگی کے باعث ان پر پابندی تو عائد نہیں کی لیکن شکوک وشبہات کی بنا پر انھیں کبھی کپتانی نہ دینے کی سفارش کی۔پاکستانی گیند باز عطاالرحمان پر تاحیات پابندی اور مشتاق احمد کو کرکٹ ٹیم میں کوئی عہدہ یا ذمہ داری نہ دینے کی بھی سفارش کی گئی جب کہ سلیم ملک پر دس لاکھ روپے، وسیم اکرم اور مشتاق احمد پر تین تین لاکھ روپے، عطاالرحمان پر ایک لاکھ روپے اور عدم تعاون پر انضمام الحق، وقار یونس، سعید انور اور اکرم رضا پر ایک ایک لاکھ روپے جرمانہ بھی عائد کیا۔

مارچ 2000 میں جنوبی افریقہ کی دورہ بھارت میں میزبان ٹیم کے خلاف شاندار کامیابی کے بعد نئی دہلی کی پولیس نے ہنسی کرونیے پر سٹے بازوں کو معلومات فراہم کرنے کا الزام عائد کیا جنوبی افریقی کرکٹ بورڈ نے تحقیقات کے لیے کنگ کمیشن تشکیل دیا جس کے روبرو ہنسی کرونیے نے فکسنگ کے کئی اعتراف کیے جن میں جنوری 2000 میں سنچورین میں انگلستان کے خلاف کھیلا گیا تاریخی ٹیسٹ بھی شامل تھا۔کرونیے پر تاحیات پابندی عائد کروی گئی اور دو سال بعد وہ ایک فضائی حادثے میں انتقال کرگئے۔

ہنسی کرونیے نے انکوائری کے دوران سٹے بازی کے سیاہ پہلوؤں سے پردہ اٹھایا انھوں نے پاکستان کے سلیم ملک اور بھارت کے محمد اظہر الدین اور اجے جدیجا کا نام بھی لیا بعدازاں محمد اظہر الدین، اجے شرما، منوج پربھاکر اور اجے جدیجا کے خلاف الزامات ثابت ہوگئے اظہر الدین اور اجے شرما کو تاحیات پابندی جب کہ اجے جدیجا کو پانچ سال کی پابندی کا سامنا کرنا پڑا کرونیے نے اپنے ساتھی کھلاڑیوں ہرشل گبز اور ہنری ولیمز کا نام بھی لیا جن پر چھ، چھ ماہ کی پابندی عائد کی گئی۔

سینٹرل بیورو آف انوسٹی گیشن، انڈیا کی رپورٹ کے مطابق سٹے باز مکیش گپتا نے اعتراف کیا کہ وہ 1993 میں انگلستان کے خلاف ایک روزہ ٹیسٹ سیریز کے دوران پچ کی معلومات حاصل کرنے کے لیے ایک بھارتی امپائر سے رابطے میں رہا تھا۔

2008 میں ویسٹ انڈیز کے کھلاڑی مارلن سیموئلز پر دو سال کی پابندی عائد کی گئی سیموئلز نے 2007 میں دورہ بھارت میں ایک بھارتی سٹے باز کو کچھ معلومات فراہم کی تھیں۔

عالمی کرکٹ اور خاص کر پاکستانی کرکٹ کا سب سے افسوس ناک واقعہ پیش آیا جب 2010 میں پاکستان کے دورانگلستان میں چوتھے ٹیسٹ میچ کے دوران ایک انگریزی اخبار نیوز آف دی ورلڈ نے پاکستانی کھلاڑیوں کی جانب سے اسپاٹ فکسنگ کا انکشاف کیا۔اخبار کی خفیہ تحقیقات کے مطابق پاکستانی کپتان سلمان بٹ، گیند باز محمد آصف اور محمد عامر نے بک میکر مظہر مجید سے بھاری رقوم کے بدلے اسپاٹ فکسنگ کی۔محمد آصف اور محمد عامر نے پہلے سے طے شدہ نوبالز کروائیں۔ایک عرصے تک جاری ہنگامے اور سنسنی خیزی کے بعد نومبر 2011 میں برطانوی عدالت نے بدعنوانی اور دھوکا دہی کا الزام ثابت ہونے پر پاکستان کے سابق کپتان سلمان بٹ کو ڈھائی سال، محمد آصف کو ایک سال اور محمد عامر کو 6 ماہ قید کی سزا سنائی اس سے پہلے آئی سی سی تینوں کھلاڑیوں کے کرکٹ کھیلنے پر پانچ پانچ سال کی پابندی عائد کرچکی تھی۔

انٹرنیشنل کرکٹ کونسل نے بڑے بڑے کھلاڑیوں کے اسکینڈلز سامنے آنے کے بعد 2000 میں اینٹی کرپشن اینڈ سیکیورٹی یونٹ قائم کیا جس کا مقصد کرکٹ کے مقابلوں کو فکسنگ کی لعنت سے پاک رکھنا اور کسی بھی میچ پر شک کے مقابلے میں اس کی تحقیقات کرنا ہے۔آئی سی سی کے ضابطہ اخلاق کے مطابق اگر کوئی کھلاڑی میچ فکسنگ یا اس جیسی کسی اور سرگرمی میں ملوث پایا گیا تو اس پر 12 ماہ سے لے کر تاحیات پابندی اور لامحدود جرمانہ عائد کیا جاسکتا ہے۔علاوہ ازیں دنیا کے مختلف کرکٹ بورڈز فکسنگ میں ملوث کھلاڑیوں کے حوالے سے قانون سازی کرنے کے خواہاں ہیں تاکہ کرکٹ، جسے شرفا کا کھیل کہا جاتا ہے کو اس لعنت سے پاک کیا جاسکے۔(حسام نسیم)

پاکستانی کرکٹرز کو غلط سزا دی گئی، نیا پینڈورا بکس کھل گیا!!

برطانوی اخبار نے ایڈ ہاکنز کی آنے والی کتاب سے ایک اور اقتباس شائع کیا جس میں اسپاٹ فکسنگ کیس میں ملوث تینوں پاکستانی کرکٹرز کو بے قصور قرار دیا گیا ہے۔ اپنی کتاب میں ایڈ ہاکنز نے انکشاف کیا ہے کہ بھارتی سٹے بازوں کا کہنا ہے کہ دنیا میں کوئی بھی بکی نوبالز پر اسپاٹ فکسنگ نہیں کرتا اور کیس کی سماعت کرنے والے جج اس بات سے ناواقف تھے۔ نیوز آف دی ورلڈ کا اسٹنگ آپریشن فراڈ تھا۔ ایڈ ہاکنز کے خیال میں اسپاٹ فکسنگ کے الزام میں مظہر مجید کو بھی بلاوجہ سزا ہوئی، کرکٹ کے قوانین سے ناواقفیت کی وجہ سے عدالت نے چاروں ملزمان کو جیل بھیجا۔ مظہر مجید کو 36 ماہ، سلمان بٹ کو 30 ماہ، محمد آصف کو ایک سال اور محمد عامر کو سدک کران کورٹ نے 6 ماہ سزا سنائی تھی۔ تینوں پاکستانی کھلاڑیوں کو غلط سزائیں دی گئیں۔ آئی سی سی نے اسپاٹ فکسنگ کیس شفاف طریقے سے نہیں چلایا۔ پاکستانی کرکٹرز پر اسپاٹ فکسنگ کا کیس بنتا ہی نہیں ہے وہ اس لیے کہ بھارت اسپاٹ فکسنگ کا گڑھ ہے جہاں دنیا بھر کے کرکٹ میچز کی فکسنگ ہوتی ہے اور فکسرز کی سب سے بڑی مارکیٹ ہے تاہم وہاں نوبالز پر فکسنگ نہیں ہوتی۔ برطانوی صحافی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ انہوں نے بھارت کی تقریباً تمام بک میکنگ فرم سے بات کی جنہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ نوبال کی ٹائمنگ پر فکسنگ ممکن نہیں ہے۔ پاکستانی کرکٹرز کو سزا دینے والے جج اس بات سے واقف نہیں تھے کہ بھارت میں نوبال پر فکسنگ نہیں ہوتی۔ صحافی کا مزید کہنا تھا کہ محمد آصف، سلمان بٹ اور محمد عامر کو بلاوجہ جیل بھیجا گیا۔ جسٹس کک کا پاکستانی کرکٹرز پر فیصلہ غلط تھا۔ ادھر پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان اور اسپاٹ فکسنگ کیس میں سزا یافتہ کھلاڑی سلمان بٹ نے دعویٰ کیا ہے کہ 2008 اور 2010 میں آئی سی سی اینٹی کرپشن یونٹ نے مجھے سٹے بازوں سے دور رہنے کے لیے کوئی تنبیہہ نہیں کی تھی۔ میرے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے اور کھیلوں کی عالمی ثالثی عدالت سے انصاف حاصل کر کے دوبارہ پاکستان کے لیے کھیلنا چاہتا ہوں، برطانوی صحافی نے میرے موقف کی تائید کر دی۔ سابق ٹیسٹ کرکٹر نے کہا کہ یہ تاثر غلط ہے کہ مجھے اسپاٹ فکسنگ کیس منظر عام پر آنے سے پہلے دو بار آئی سی سی کے اینٹی کرپشن اینڈ سیکورٹی یونٹ نے وارننگ دی تھی اور محتاط رہنے کی ہدایت کی تھی۔ میرا قصور یہ ہے کہ مجھ سے جب سٹے بازوں سے رابطہ کیا تو مجھے اس بارے میں ٹیم انتظامیہ کو اطلاع دینی چاہیے تھی تاہم میں نے غلطی کی جس کی سزا بھگت رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کھیلوں کی عالمی ثالثی عدالت اب واحد فورم ہے جو مجھے کرکٹ میدان میں واپس لا سکتا ہے۔ میں عدالت کے سامنے کئی نئے انکشافات کروں گا انہوں نے کہا کہ میرے کیس پر وہ لوگ تبصرہ کر رہے ہیں جنہوں نے اس کیس کو اسٹڈی نہیں کیا آئی سی سی ٹریبونل کو اس وقت سزا نہیں سنانی چاہیے تھی جب تک کہ کرمنل کیس کا فیصلہ نہیں ہو جاتا تھا میرے وکیل نے اس معاملے کو اٹھایا لیکن اسے نظر انداز کر دیا گیا انہوں نے اس بارے میں وضاحت سے کوئی بات کہنے سے انکار کر دیا کہ وکلاء نے اس کا کیس مس ہینڈل کر دیا تھا انہوں نے کہا کہ جن لوگوں کو ہمیں سپورٹ کرنی چاہیے تھی انہوں نے نہیں کی تاہم مجھے انصاف کی پوری امید ہے برطانوی صحافی نے بھی اپنی کتاب میں میرے موقف کی تائید کی ہے۔ دوسری جانب محمد آصف نے کہا کہ آئی سی سی جیوری کو دباؤ میں لا کر ہمیں سزا دلوائی اور ہم پر پابندیاں لگائی گئی ہیں، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مزید چیزیں سامنے آئیں گی، انہوں نے مزید کہا کہ میں اسپاٹ فکسنگ میں ملوث نہیں رہا اور نہ کبھی ہوں گا۔ اسپاٹ فکسنگ کیس میں سزا یافتہ پاکستانی فاسٹ بولر محمد آصف نے انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہا ہے کہ عدالتی فیصلہ آنے سے قبل ہی اس نے اپنے قوانین کو توڑتے ہوئے مجھے اس کیس میں پھنسوایا اور پابندی لگا دی۔ میں بے قصور ہوں، فروری میں میری اپیل کی سماعت کھیلوں کی عالمی ثالثی عدالت میں ہو گی۔ اس کیس سے بری ہو کر دوبارہ پاکستان کرکٹ ٹیم کی نمائندگی کروں گا پھنسوانے میں اپنے ملک کے لوگوں کا بھی ہاتھ ہے اب پاکستان آ گیا ہوں ان سے بھی نمٹ لوں گا۔ 29 سالہ محمد آصف کو کرکٹ کرپشن کے الزام میں گذشتہ سال نومبر میں جیل بھیج دیا گیا تھا۔ قبل ازیں آئی سی سی نے آصف، سلمان بٹ اور محمد عامر پر پانچ پانچ سال کے لیے انٹرنیشنل کرکٹ کے دروازے بند کر دیے تھے۔ جیل سے رہائی کے بعد محمد آصف لندن میں تھے۔ وہ اپنے استاد معین الدین کے انتقال کی وجہ سے لاہور پہنچے تھے انہوں نے کہا کہ میں ایک سال بعد پاکستان آیا ہوں یہاں سے دور مجھے اپنے گھر والوں، دوستوں اور اپنے وطن کی یاد ستاتی رہی میری پابندی کے خلاف اپیل کی سماعت فروری میں ہو گی مجھے امید ہے کہ مجھے انصاف ملے گا۔ میرے کیس میں آئی سی سی کا رویہ متعصبانہ رہا یہ نکات میں اپنی اپیل کے دوران اٹھاؤں گا میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا اور نہ ملک کا نام خراب کیا ہے معاملہ نوبال کا تھا جو کسی بھی میچ میں ہو سکتا ہے اس کیس کے حوالے میں ایک کتاب تحریر کر رہا ہوں جو جلد منظر عام پر آ جائے گی آصف نے پاکستان کی جانب سے 23 ٹیسٹ میں 106 اور 38 ون ڈے انٹرنیشنل میں 46 وکٹیں حاصل کیں انہوں نے کہا کہ اس کیس میں آئی سی سی کا دہرا معیار سامنے آیا مرون ویسٹ فیلڈ کیس میں آئی سی سی نے کوئی کردار ادا نہیں کیا نہ ہی ای سی بی نے اس کیس کو ٹچ کیا ہمارے کیس میں کورٹ کا فیصلہ آنے سے قبل آئی سی سی نے ہم پر پابندی لگا دی اس سلسلے میں آئی سی سی نے اپنے ہی قوانین کو توڑا اور پانچ سال کی پابندی لگا دی پاکستان کرکٹ بورڈ نے بھی ہمیں تنہا چھوڑ دیا اور اس کیس کو درست طریقے سے ہینڈل نہیں کیا گیا میرا کرکٹ کرپشن سے کوئی تعلق نہیں ہے میں اس بارے میں عدالت میں بھی بیان دے چکا ہوں ملک کو بدنام کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا انہوں نے کہا کہ آئی سی سی کے قوانین کے تحت پاکستان کے لیے کلب کرکٹ کھیل سکتا ہوں پاکستان کرکٹ بورڈ کی اپنی پالیسی ہے جبکہ میری اپنی پالیسی ہے جس پر میری لیگل ٹیم کام کر رہی ہے پابندی ختم ہوتے ہی پاکستان ٹیم میں واپس آ ؤں گا فٹ ہوں اور انگلینڈ میں کلب کرکٹ سطح کی کرکٹ کھیلتا رہا ہوں محمد آصف نے کہا کہ پابندی کا وقت مشکل ہے اور میں پرامید ہوں کہ یہ وقت ٹل جائے گا امید ہے کہ فروری میں مایوسی کے بادل چھٹ جائیں گے آئی سی سی نے سماعت کے دوران دباؤ ڈالا جس کی وجہ سے ہمیں رہائی نہ مل سکی۔ اسکینڈل کے تیسرے سزا یافتہ کرکٹر محمد عامر نے کہا کہ وہ بے گناہ ہیں، ایک دن آئے گا کہ سب کچھ دنیا پر واضح ہو جائے گا کہ یہ ایک بین الاقوامی سازش تھی جس کا مقصد پاکستان اور پاکستان کرکٹ کو بدنام کرنا تھا انٹرنیشنل کرکٹ کونسل نے فاسٹ بولر محمد آصف کے الزامات پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے آئی سی سی ذرائع کے مطابق آصف کیس مرون ویسٹ فیلڈ کیس سے قطعی مختلف ہے، چوں کہ آصف پر الزامات انٹرنیشنل کرکٹ کے دوران لگے تھے اس لیے آصف پر پابندی آئی سی سی کوڈ آف کنڈکٹ کے تحت لگائی گئی تھی۔ جبکہ کران پراسیکیوشن کورٹ نے کرمنل الزامات کی وجہ سے ان پر فرد جرم عائد کی تھی۔ مرون ویسٹ فیلڈ کا واقعہ کاؤنٹی میچ کے دوران پیش آیا تھا اس لیے ان پر انگلش کرکٹ بورڈ کا کوڈ لگایا گیا تھا۔ لندن کی کران پراسیکیوشن کورٹ نے آصف پر فرد جرم 4 جنوری کو عائد کی اور اگلے روز مختلف ممالک کے ججز پر مشتمل آئی سی سی کے آزاد ٹریبونل نے دوحا میں ان کے خلاف فیصلہ سنایا۔ ذرائع کے مطابق سلمان بٹ اور محمد عامر بھی آئی سی سی کے خلاف الزام تراشی کرتے رہے ہیں۔ اس کے پیش نظر آئی سی سی نے کسی بھی کھلاڑی کے الزامات پر تبصرہ نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کھیلوں کی عالمی ثالثی عدالت پاکستان کے پابندی کھلاڑیوں سلمان بٹ اور محمد آصف کی اپیلوں کی سماعت اگلے سال فروری میں کرے گی۔ بین الاقوامی کرکٹ کونسل نے اسپاٹ فکسنگ تنازع میں مجرم ثابت ہونے پر دونوں کھلاڑیوں پر کم از کم 5، 5 سال کی پابندی عائد کی تھی جس کے خلاف دونوں نے سوئٹزر لینڈ کے شہر لوزان میں واقع عالمی عدالت سے رجوع کیا ہے۔ کھیلوں کی عالمی ثالثی عدالت 5 سے 7 فروری تک آصف اور 8 فروری کو سلمان بٹ کی اپیل کی سماعت کرے گی عدالت کے اعلان کے مطابق محمد آصف کے مقدمے کی سماعت 5 سے 7 فروری 2013 کو ہو گی جبکہ سلمان بٹ کو 8 فروری کو طلب کیا جائے گا۔ عالمی ثالثی عدالت کھیل اور کھلاڑیوں کے حوالے سے دنیا کا سب سے بڑا اور تسلیم شدہ عدالتی ادارہ ہے۔ سلمان بٹ اور محمد آصف کو آئی سی سی کی پابندیاں سہنے کے علاوہ گزشتہ سال نومبر میں برطانیہ نے دھوکہ دہی اور بدعنوانی کے ذریعے رقوم بٹورنے پر مجرم قرار دیتے ہوئے قید کی سزائیں سنائی تھیں۔ ان کھلاڑیوں نے اگست 2010 میں پاکستان و انگلستان کے درمیان لارڈز میں ہونے والے ٹیسٹ میچز کے دوران سٹے باز مظہر مجید کے کہنے پر جان بوجھ کر نو بالز پھینکی تھیں۔ اس قضیے کے تیسرے فریق محمد عامر نے اپنے جرائم کا اعتراف کرتے ہوئے عالمی عدالت میں اپیل دائر نہیں کی۔ جان بوجھ کر نو بالز پھینکنے اور اس کے بدلے میں مظہر مجید سے خطیر رقم حاصل کرنے کا معاملہ انگلستان کا ایک اخبار 'نیوز آف دی ورلڈ' لارڈز میں کھیلے گئے مذکورہ ٹیسٹ کے درمیان ہی سامنے لایا تھا۔ جس نے ایک صحافی مظہر محمود کے ذریعے ایک خفیہ آپریشن کرتے ہوئے سٹے باز مظہر مجید کے ذریعے پاکستانی کھلاڑیوں سے معاملات طے کیے اور بعد ازاں اس کی تصاویر اخبار میں شائع کر دیں اور انٹرنیٹ پر ویڈیوز بھی جاری کر دیں۔ اسے کرکٹ کی تاریخ کا سب سے بڑا تنازع کہا گیا ہے اور اب دیکھنا یہ ہے کہ سلمان بٹ اور محمد آصف خود پر عائد پابندیوں کو ہٹوانے میں کامیاب ہوتے یا نہیں۔ بہرحال، یہ امر تو طے شدہ لگتا ہے کہ دونوں کی قومی کرکٹ ٹیم میں واپسی کے امکانات صفر ہیں۔ (**محارب نسیم**)

ایک ٹیسٹ میں دو سنچریاں، کیرن پاول کا کارنامہ!!

ویسٹ انڈیز کے بلے باز کیرن پاول میرپور، ڈھاکہ میں پہلے ٹیسٹ کی دونوں اننگز میں سنچریاں داغ کر 11 سال بعد یہ کارنامہ انجام دینے والے پہلے ویسٹ انڈین کھلاڑی بن چکے ہیں۔ آخری مرتبہ عظیم برائن لارا نے نومبر 2001 میں سری لنکا کے خلاف کولمبو ٹیسٹ میں شاندار بلے بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلی اننگز میں 221 اور دوسری میں 130 رنز بنائے تھے۔ پاول نے جاری ٹیسٹ کی پہلی اننگز میں 178 گیندوں پر 18 چوکوں اور ایک

چھکے کی مدد سے 117 رنز بنائے تھے۔ ان کی اس سنچری کو ساتھی کھلاڑی شیونرائن چندرپال کی ناقابل شکست ڈبل سنچری نے گہنا دیا لیکن دوسری اننگز میں 197 گیندوں پر مزید 110 رنز داغ کر پاول نے ثابت کیا کہ وہ بھرپور فارم میں ہیں۔ دوسری باری میں پاول نے 12 چوکے اور ایک چھکا لگایا اور دوسری وکٹ پر ڈیرن براوو کے ساتھ 189 رنز کی عمدہ رفاقت داری قائم کی۔ اب مجموعی طور پر 9 ویسٹ انڈین بلے باز ایک میچ کی دونوں اننگز میں سنچریاں بنا چکے ہیں جن میں گیری سوبرز، روہن کنہائی، گورڈن گرینج، جارج ہیڈلے اور کلائیڈ والکوٹ جیسے عظیم بلے باز بھی شامل ہیں اور نوجوان کیرن پاول کو اس فہرست میں شامل ہونے پر فخر ہونا چاہیے۔ کلائیڈ والکوٹ اور جارج ہیڈلے وہ واحد ویسٹ انڈین بلے باز ہیں جنہوں نے دو مرتبہ یہ سنگ میل عبور کیا۔ تاریخ میں سب سے پہلے دونوں اننگز میں سنچریاں بنانے کا اعزاز آسٹریلیا کے ویرن بارڈسلے نے حاصل کیا جنہوں نے اگست 1909 میں انگلستان کے خلاف اوول ٹیسٹ میں 136 اور 130 رنز کی اننگز کھیلیں۔ پاکستان کی جانب سے پہلی بار دونوں اننگز میں سنچریاں اسکور کرنے والے بلے باز عظیم حنیف محمد تھے، جنہوں نے جنوری 1962 میں انگلستان ہی کے خلاف ڈھاکہ ٹیسٹ میں 111 اور 104 رنز کی اننگز کھیلی تھیں۔ پاکستان کے صرف 4 مزید بلے باز اس کارنمایاں کو انجام دینے میں کامیاب رہے، جن میں جاوید میانداد کی نومبر 1984 میں حیدرآباد کے تاریخی نیاز اسٹیڈیم میں نیوزی لینڈ کے خلاف 104 اور 103 رنز کی اننگز شامل ہیں۔ دوسری بار یہ کارنامہ وجاہت اللہ واسطی نے انجام دیا جنہوں نے مارچ 1999 میں سری لنکا کے خلاف لاہور میں دونوں اننگز میں 133 اور 121 رنز بنائے۔ یاسر حمید اس لحاظ سے منفرد تھے کہ انہوں نے اپنے کیریئر کے پہلے ہی ٹیسٹ میں 170 اور 105 رنز کی زبردست باریاں کھیلیں، گو کہ حریف کمزور بنگلہ دیشی ٹیم تھی لیکن اپنی نہاد میں یہ ایک زبردست کارنامہ تھا۔ یہ مقابلہ اگست 2003 میں کراچی میں کھیلا گیا تھا، جس میں اس شاندار کارکردگی کی بنیاد پر یاسر حمید کو میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا تھا۔ اس کے بعد عظیم انضمام الحق نے اس سنگ میل کو عبور کیا۔ انہوں نے نومبر 2005 میں انگلستان کے خلاف فیصل آباد ٹیسٹ میں جبکہ محمد یوسف نے اگلے سال انہی ایام میں ویسٹ انڈیز کے خلاف کراچی ٹیسٹ میں دونوں اننگز میں سنچریاں بنائیں۔ انضمام نے 109 اور 100 جبکہ محمد یوسف نے 102 اور 124 رنز کی اننگز کھیلیں۔ دونوں اننگز میں سنچریاں بنانے والوں کی فہرست میں کئی عظیم نام شامل ہیں جن میں دنیائے کرکٹ کے بے تاج بادشاہ سر ڈان بریڈمین، ان کے ہم وطن باب سمپسن، گریگ چیپل، ایلن بارڈر، ڈین جونز اور رکی پونٹنگ، انگلستان کے والی ہیمنڈ، ہربرٹ سٹکلف اور ڈینس کامپٹن، بھارت کے وجے ہزارے، سنیل گاوسکر اور راہول ڈریوڈ شامل ہیں ان میں سے صرف سنیل گاوسکر اور رکی پونٹنگ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے تین، تین مرتبہ ایسی اننگز کھیلی ہیں۔ حال ہی میں یہ کارنامہ انجام دینے والوں میں جنوبی افریقہ کے ہاشم آملہ اور جیک کیلس شامل ہیں۔ ہاشم نے فروری 2010 میں بھارت کے خلاف کولکتہ ٹیسٹ میں پہلی اننگز میں 114 اور دوسری اننگز میں ناقابل شکست 123 رنز بنائے اور اس فہرست میں جگہ پائی جبکہ کیلس نے بھارت ہی کے خلاف کیپ ٹاؤن میں جنوری 2011 میں 161 اور 109 رنز کی کراری اننگز کھیلیں اور میچ اور سیریز کے بہترین کھلاڑی کا اعزاز اپنے نام کیا۔

ٹیسٹ کی دونوں اننگز میں سنچریاں اسکور کرنے والے ویسٹ انڈین بلے باز

بیٹسمین	بمقابلہ	پہلی اننگز	دوسری اننگز	مقام	تاریخ	سال
جارج ہیڈلے	انگلینڈ	114	112	جارج ٹاؤن	21 فروری	1930
جارج ہیڈلے	انگلینڈ	106	107	لارڈز	24 جون	1939
ایورٹن ویکس	بھارت	162	101	کولکتہ	31 دسمبر	1948
کلائیڈ والکوٹ	آسٹریلیا	126	110	ٹرینیڈاڈ	11 اپریل	1955
کلائیڈ والکوٹ	آسٹریلیا	155	110	کنگسٹن	11 جون	1955
گیری سوبرز	پاکستان	125	109*	جارج ٹاؤن	13 مارچ	1958
روہن کنہائی	آسٹریلیا	117	115	ایڈیلیڈ	27 جنوری	1961
لارنس روو	نیوزی لینڈ	214	100*	کنگسٹن	16 فروری	1972
گورڈن گرینج	انگلینڈ	134	101	مانچسٹر	8 جولائی	1976
برائن لارا	سری لنکا	221	130	کولمبو	29 نومبر	2001
کیرون پاول	بنگلہ دیش	117	110	ڈھاکہ	13 نومبر	2012

قارئین کی دلچسپی کیلئے میچ میں سنچری اور ڈبل سنچری بنانے والے کھلاڑیوں کی فہرست بھی دی جارہی ہے

بیٹسمین	ملک۔ بمقابلہ	پہلی اننگز	دوسری اننگز	مقام	تاریخ	سال
ڈگ والٹرز	آسٹریلیا۔ ویسٹ انڈیز	242	103	سڈنی	14 فروری	1969
سنیل گواسکر	بھارت۔ ویسٹ انڈیز	124	220	پورٹ آف اسپین	13 اپریل	1971
لارنس روو	ویسٹ انڈیز۔ نیوزی لینڈ	214	100*	کنگسٹن	16 فروری	1972
گریگ چیپل	آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ	247*	133	ویلنگٹن	یکم مارچ	1974
گراہم گوچ	انگلینڈ۔ ویسٹ انڈیز	333	123	لارڈز	26 جولائی	1990
برائن لارا	ویسٹ انڈیز۔ سری لنکا	221	130	کولمبو	29 نومبر	2001

کیلس نے کیریئر کی 44ویں سنچری بنادی

جنوبی افریقہ کے اسٹار آل راؤنڈر جیک کیلس نے آسٹریلیا کے خلاف برسبین ٹیسٹ میں کیریئر کی 44 ویں سنچری جڑ دی۔ وہ ٹیسٹ کرکٹ میں سچن ٹنڈولکر کے بعد سب سے زیادہ سنچریاں اسکور کرنے والے بیٹسمین بن گئے ہیں۔ کیلس 156واں ٹیسٹ کھیل رہے تھے وہ پہلے ٹیسٹ تک 57.30 کی اوسط سے 12837 رنز 44 سنچریوں اور 55 نصف سنچریوں کی مدد سے اسکور کرچکے تھے۔

کرس گیل کا ایک اور منفرد ریکارڈ

ویسٹ انڈیز کے شہرہ آفاق بلے باز کرس گیل نے ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں میچ کی پہلی گیند پر چھکا مارنے کا ریکارڈ اپنے نام کرلیا۔ گیل نے یہ کارنامہ بنگلہ دیش کے خلاف پہلے ٹیسٹ میچ کے دوران سوہاگ غازی کے اوور میں سرانجام دیا۔ واضح رہے کہ بنگلہ دیش کے بالر سوہاگ غازی کا یہ پہلا ٹیسٹ میچ تھا۔ ویسٹ اور بنگلہ دیش کے درمیان میرپور میں کھیلا گیا یہ میچ ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ کا 2051 ٹیسٹ تھا کرس گیل اپنے ٹیسٹ کیریئر میں اب تک 84 چھکے لگا کر ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں سب سے زیادہ چھکے لگانے والے بلے بازوں کی فہرست میں چھٹے نمبر پر ہیں۔ ویسٹ انڈیز کے شہر جمیکا سے تعلق رکھنے والے 33 سالہ کرس گیل سال اپنے جارحانہ بیٹنگ اسٹائل کے حوالے سے مشہور ہیں۔

طویل دورانیئے کی کرکٹ کی کمی کے باعث خود کو ادھورا محسوس کر رہا ہوں، لسیتھ مالنگا!!

جب لسیتھ مالنگا کو آٹھ سال قبل پہلی بار سری لنکا کی ٹیم میں پہلی بار شامل کیا تو اس پر کافی ''حیرانگی'' کا اظہار کیا گیا حالانکہ ڈومیسٹک سطح پر ان کی شہرت ہر جانب تھی۔ آسٹریلین بیٹسمینوں کے لئے ان کا بالنگ ایکشن ایک بڑا مسئلہ بن کر سامنے آیا جو ان کی گیندوں کی ''خط پرواز'' کو سمجھنے سے قاصر نظر آ رہے تھے، اس کے بعد تو لسیتھ مالنگا کی ہر طرف دھوم ہو گئی۔ اپنے راؤنڈ آرم ایکشن کی بدولت حقیقی رفتار کے ساتھ گیند کرنے والے مالنگا نے جلد ہی عالمی شہرت حاصل کر لی لیکن ''انجریز'' کے تسلسل نے سری لنکن پیسر کو آنے والے برسوں کے دوران صرف محدود اوورز کی کرکٹ کا پابند کر دیا اور تیس ٹیسٹ میچوں میں 101 وکٹیں لینے کے بعد اب دو سال سے انہیں صرف ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی میچوں میں ہی آزمایا جا رہا ہے کیونکہ سلیکٹرز انہیں وقت سے پہلے کھونے کے متحمل نہیں ہو سکتے ہیں لیکن خود لسیتھ مالنگا ٹیسٹ میچوں کی بری طرح کمی محسوس کرتے ہیں جن کا کہنا ہے کہ وہ طویل دورانیئے کی کرکٹ کی کمی کے باعث خود کو ادھورا محسوس کر رہے ہیں۔ زیر نظر انٹرویو میں مالنگا نے اپنے کیریئر کے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے جسے ہم اپنے قارئین کے لئے پیش کر رہے ہیں۔

☆جس وقت آپ ساحلوں پر ٹینس بال کرکٹ کھیل رہے تھے تو کیا اس وقت بھی آپ کو اس بات کا احساس تھا کہ آپ میں کوئی خاص بات ہے؟

☆...... مجھے یہ بات معلوم تھی کہ میں ٹینس بال سے کافی تیز بالنگ کر سکتا ہوں کیونکہ اس وقت تک میں نے چمڑے کی اصل گیند کو چھوا تک نہیں تھا، یہ بات بھی میرے علم میں نہیں تھی کہ میں اتنی اہلیت رکھتا ہوں کہ سری لنکا کی نمائندگی کر سکوں۔ میرے لئے تو یہ بات انتہائی خوشی کی ہے کہ میں اس مقام تک آ گیا ہوں کہ مجھے سری لنکا کا سرفہرست بالر سمجھا جاتا ہے۔

☆سابق پیسر چمپکا رمانائیکے نے آپ کو دیکھ کر دلچسپی ظاہر کی، اگر وہ آپ کو نہ دیکھتے تو آپ کی زندگی کتنی مختلف ہوتی؟

☆...... جب میں نے چمڑے کی اصل گیند سے کھیلنا شروع کیا تو اس کے دس مہینے بعد میری ان سے پہلی بار ملاقات ہوئی تھی۔ اس دن کے بعد سے انہوں نے میرے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ انہوں نے کلب اور اے ٹیم سے لے کر قومی ٹیم تک میری ہر طرح سے مدد کی کیونکہ وہ کسی نہ کسی حیثیت سے اردگرد موجود رہے۔ جب میں نے لیدر کی گیند سے کھیلنا شروع کیا تو میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا کہ گیند کو کس طرح کنٹرول کیا جاتا ہے، ریورس سوئنگ کیسے کرتے ہیں اور اسپیڈ میں کمی بیشی سے کیا فرق پڑتا ہے۔ چمپکا رمانائیکے کی توجہ اور مدد کے سبب مجھے یہ سب سیکھنے کا موقع ملا کیونکہ میں اسکول کرکٹ میں کھیلنے کا مناسب موقع بھی حاصل نہیں کر سکا تھا۔ جس شخص نے مجھے کلب سے اٹھا کر سری لنکا کی ٹیم تک پہنچایا وہ چمپکا سر ہی تھے۔ انہوں نے میرے جیسا بالر پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اس لئے وہ مجھ سے کوئی خاص بات نہیں کہتے تھے۔ ان کا صرف یہ کہنا ہوتا تھا کہ جتنی تیز گیندیں کر سکتے ہو کرو، جتنی سیدھی گیندیں پھینک سکتے ہو پھینکو، انہوں نے یہ کوشش کبھی نہیں کی کہ میرا کندھا کیسے آنا چاہئے اور میرے بازو کی کیا پوزیشن ہو اور اب بھی ان کی مجھے یہی ہدایات ہوتی ہیں۔ میں جیسا بھی تھا انہوں نے کبھی مجھے تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کی اور شاید یہی وجہ ہے کہ میں آج اس جگہ ہوں جہاں آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ کچھ اور کوچ بھی ہیں جنہوں نے میری کافی مدد کی ہے جن میں انوشا سمرانائیکے اور پرباتھ نسانکا کے علاوہ رومیش رتنائیکے بھی شامل ہیں جن کا میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

☆ہم نے سنا ہے کہ آپ کریز پر جوتوں کی ایک جوڑی رکھ کر ان پر یارکرز کی مشق کیا کرتے تھے، یہ فن آپ نے کس طرح سیکھا؟

☆...... میں ٹی وی پر پاکستان کے فاسٹ بالرز وسیم اکرم اور وقار یونس کو بالنگ کرتے ہوئے دیکھتا تھا تو مجھے یہ خیال آتا تھا کہ یارکر کسی فاسٹ بالر کے لئے بہت اہم اور کارگر گیند ہے لہٰذا میں نے اس کی پریکٹس شروع کر دی، میں نے یہ بات بھی سن رکھی تھی کہ کسی چیز کو دیکھ کر جتنا سیکھا جا سکتا ہے اتنا صرف سن کر نہیں سیکھا جا سکتا اور میں نے وہ آرٹ سیکھنا شروع کر دیا جسے دیکھنا بھی مجھے اچھا لگتا تھا۔ یارکرز میرے لئے کامیاب بھی ثابت ہوئیں اور میں نے انہیں اپنا کر مزید بہتری کی کوشش بھی جاری رکھی۔ کریز پر رکھے ہوئے جوتوں کو دیکھ کر میں یہ خیال کرتا تھا کہ بیٹسمین میرے سامنے کھڑا ہے اور اس کے جوتوں کو مجھے نشانہ بنانا ہے۔

☆آپ کے مخصوص ایکشن کی وجہ سے ریورس سوئنگ کرنا تو آپ کے لئے کوئی مسئلہ ہی نہیں رہا لیکن کیا آپ کو اس بات کا دکھ نہیں ہوتا کہ اب آپ ٹیسٹ کرکٹ نہیں کھیل سکتے جہاں آپ کی ریورس سوئنگ گیندیں زیادہ کارآمد ثابت ہو سکتی ہیں؟

☆...... ظاہری بات ہے کہ مجھے اس کا دکھ محسوس ہوتا ہے کیونکہ میں ایک ٹیسٹ کرکٹر کی حیثیت سے سری لنکن ٹیم میں شامل ہوا تھا اور میں نے ٹیسٹ کرکٹ کھیل کر ہی بہت کچھ سیکھا کہ نئی گیند سے بالنگ کس طرح کی جاتی ہے، گیند پرانی ہو جانے کے بعد بیٹسمین کو کس طرح قابو میں کیا جا سکتا ہے جبکہ اس کی وجہ سے ہی مجھے ہر لمحے وکٹوں کے حصول کی عادت بھی پڑ گئی۔ مجھے یہ بات شدید دکھ میں مبتلا کر دیتی ہے کہ میں اپنی انجریز کے باعث اب ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے کے قابل نہیں رہا ہوں۔ میں نے صرف تیس ٹیسٹ کھیلے ہیں لیکن ان کے دوران مجھے جو تجربہ حاصل ہوا اس نے مجھے ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی میں بہت فائدہ پہنچایا اور میں ایک کامیاب بالر کے طور پر کھیل رہا ہوں۔ آپ کو ایک عجیب بات بتاؤں کہ وہ میرا انتیسواں ٹیسٹ تھا جس میں مجھے دونوں زاویوں سے گیند کو ریورس سوئنگ کرنے کی مہارت حاصل ہو گئی تھی اور بھارت کے خلاف گال میں کھیلے گئے اس میچ میں مجھے سات وکٹیں ملی تھیں۔ اس سیریز کے بعد میں اپنے گھٹنے کی انجری کے سبب مزید ٹیسٹ ہی نہیں کھیل سکا کہ اپنی اہلیت کا مظاہرہ کر سکتا۔ میں اکثر خود سے یہی سوال کرتا ہوں کہ میں تو اچھا بھلا جا رہا تھا پھر میرے ساتھ ہی یہ سب کیوں ہوا؟

☆آپ نے اپنی ریٹائرمنٹ کا اعلان آئی پی ایل کے دوران اس وقت کیا جب انگلینڈ ٹور کے لئے آپ کو ٹیم میں شامل کیا جا چکا تھا، آپ نے اس سے پہلے ہی ٹیسٹ کرکٹ چھوڑنے کا اعلان کیوں نہیں کیا، کس بات کا انتظار کرتے رہے؟

☆...... مجھے یہ انجری چار سال قبل ہوئی تھی اور یہ اس وقت کی بات ہے جب میں ٹیسٹ کرکٹ سے پہلے ہی دور تھا۔ تین سال تک کسی نے میری ٹیسٹ میں سلیکشن کے بارے میں نہیں سوچا اور نہ ہی کسی نے یہ دیکھنے کی زحمت کی کہ میں کیسی بالنگ کر رہا ہوں۔ جب 2010ء میں مرالی دھرن کھیل کو الوداع کہنے لگے تو انہوں نے مجھے کہا کہ ''مالی، میں اب کھیل سے جا رہا ہوں اور یہ میرا آخری ٹیسٹ میچ ہے، کیا تم ایک اور ٹیسٹ میچ میرے لئے کھیل سکتے ہو۔'' میں ان کا بہت زیادہ احترام کرتا ہوں اس لئے ان کی بات نہ ٹال سکا کیونکہ وہ اتنے اچھے شخص ہیں کہ کوئی ان کے بارے میں ایک لفظ بھی خراب نہیں کہہ سکتا۔ میں نے سوچا کہ چاہے میرا پاؤں ہی کیوں نہ ٹوٹ جائے کوئی فرق نہیں پڑے گا، مجھے یہ میچ کھیلنا ہے۔ میں نے اس سے پہلے تین سال کے طویل عرصے میں کوئی دو روزہ میچ بھی نہیں کھیلا تھا لیکن میں نے وہ ٹیسٹ میچ کھیلا کہ شاید یہی میرے کیریئر کا بھی آخری ٹیسٹ میچ ہو۔ یہ میری خوش قسمتی تھی کہ میں نے اس میچ میں سات وکٹیں حاصل کیں اور 64 رنز بھی اسکور کئے جس کی بدولت مجھے مین آف دی میچ قرار دیا گیا، اسی میچ میں مرالی بھائی نے بھی اپنی 800 ویں ٹیسٹ وکٹ حاصل کی۔ میں نے وہ ٹیسٹ صرف ان کے کہنے پر ہی کھیلا تھا ورنہ میں نے 2008ء کے بعد ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے کے بارے میں سوچنا بھی چھوڑ دیا تھا۔ اس کی وجہ گھٹنے کی انجری تھی جو کہ تاریخ میں چار سے پانچ کھلاڑیوں کو ہوئی تھی جس میں کوئی کرکٹر شامل نہیں تھا بلکہ آسٹریلین رولز فٹ بالرز کو

اس نوعیت کی انجری کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ میرے ڈاکٹر کا تو یہ بھی کہنا تھا کہ یہ کبھی ٹھیک نہیں ہوسکتی بہتر ہے کہ تم کرکٹ سے ہی علیحدگی اختیار کرلو۔ اس کی بہتری کا بہت کم امکان تھا لیکن میں نے کھیل سے کافی عرصہ دور رہ کر گذارا اور کوش قسمتی سے میں اس قابل ہوگیا کہ ایک دن میں کچھ اوورز پھینک سکوں لیکن بد قسمتی کی بات ہے کہ مجھے ٹیسٹ کرکٹ چھوڑنا پڑی۔

☆تینوں فارمیٹ کی کرکٹ کھیل کر ظاہر ھے کہ آپ زیادہ لطف محسوس کرتے ہوں گے؟

☆...... مجھے ٹیسٹ کرکٹ کھیلنا اچھا لگتا تھا کیونکہ بہت زیادہ بالنگ کا چانس مل جاتا تھا جبکہ ون ڈے کرکٹ میں دس اور ٹی ٹوئنٹی میں صرف چار اوورز کرانے پر ہی اکتفا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے برعکس ٹیسٹ کرکٹ میں ایک دن کے دوران بیس سے پچیس اوورز بھی کراسکتے ہیں اور طویل دورانیے کی کرکٹ میں کھیل کر زیادہ تجربہ حاصل ہوتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی سیکھا جاسکتا ہے کہ مختلف ماحول میں کس طرح بالنگ کی جاتی ہے۔ ٹیسٹ میچوں میں اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ صبح کے سیشن میں نئی بال سے کس طرح بالنگ کی جاتی ہے، دن کے وسط میں جب گرمی اپنے عروج پر ہوتی ہے تو اس وقت بالنگ کرنا کیسا ہوتا ہے، دن کے آخری حصے میں بالنگ کرنے میں کیا مشکلات ہوتی ہیں۔ میں اب یہ سب کچھ نہیں کرسکتا لیکن اب ماضی کے بارے میں سوچنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں بلکہ میں تو یہ سوچتا ہوں کہ جن فارمیٹس میں مجھے کھیلنے کا موقع مل رہا ہے ان پر متوجہ رہوں اور میری بہترین کارکردگی سامنے آتی رہے۔

☆آپ سری لنکا کی ورلڈ کپ اور ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ فائنلز کی چاروں شکستوں میں ٹیم کا حصہ رھے، ان مقابلوں کی آپ نے کیسی تیاری کی تھی؟

☆...... میں نے معمول سے کچھ مختلف نہیں کیا تھا۔ میں مہیلا کے علاوہ سنگاکارا کی زیر قیادت بھی کھیلا اور دونوں نے مجھے پوری آزادی دے رکھی تھی کہ میں جیسے بھی چاہوں بالنگ کروں۔ تین فائنلز کے دوران میں کافی اچھا رہا البتہ آخری فائنل میں مجھے اچھی بالنگ کا موقع نہیں مل سکا، میرا خیال ہے کہ سب سے بڑی وجہ میں ہی تھا کہ سری لنکن ٹیم وہ فائنل نہیں جیت سکی۔ میں خود کو بے یارو مددگار محسوس کررہا تھا اور ٹیم کا اس طرح ساتھ نہیں دے سکا جس کی مجھ سے توقع کی جارہی تھی۔ خوشی اس بات کی ہے کہ میں نے سپر ایٹ مرحلے میں انگلینڈ کے خلاف پانچ وکٹیں حاصل کیں اور پھر نیوزی لینڈ کے خلاف بہت اچھا سپر اوور بھی کیا۔ فائنل کا مجھے ہمیشہ بہت افسوس رہے گا جہاں میں کچھ بھی نہیں کرسکا لیکن یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ میں چار فائنلز کھیل چکا ہوں جو ایک بڑا اعزاز ہے۔

☆کیا آپ نے سوچ لیا ھے کہ ایک بار پھر ٹیسٹ کرکٹ کبھی نہیں کھیل سکیں گے؟

☆...... میری عمر انتیس سال ہوچکی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میری تین سے چار سال کی کرکٹ باقی رہ گئی ہے اور اس مرحلے پر ایک بار پھر ٹیسٹ کرکٹ کی طرف واپسی کافی مشکل ہوسکتی ہے، میں ڈیڑھ سے دو سال ہونے کو آئے ہیں ایک بھی ٹیسٹ نہیں کھیلا ہوں، میں ابھی تک اپنی ٹیسٹ وکٹوں کی سنچری مکمل کرچکا ہوں اور ایک بار پھر کھیلنے پر میری امید یہی ہوگی کہ میں اس تعداد کو ایک سو پچاس وکٹوں تک لے جاؤں جس کے لئے مجھے دس سے پندرہ ٹیسٹ مزید کھیلنا پڑیں گے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ میرے لئے ایسا کرنا آسان ہے۔ میری انجری کافی خطرناک ہے اور میرے خیال سے ٹیم کے لئے یہی بہتر ہے کہ کوئی نیا بالر آکر تین سے چار سال کی لگاتار کرکٹ کھیلے بجائے اس کے کہ میں چند میچز کھیل کر ایک طرف ہوجاؤں۔

☆کیا آپ کبھی کھیل کے بارے میں مھیلا اور سنگاکارا سے بات چیت کرتے تھے؟

☆...... میں کمار سنگاکارا سے کھیل کے بارے میں زیادہ بات چیت نہیں کرتا تھا، ایسا بھی نہیں کہ کبھی بات ہی نہ ہوتی ہو لیکن بہت زیادہ نہیں مگر مہیلا جے وردنے کے ساتھ کرکٹ کے بارے میں مجھے بات کرنے کی عادت تھی اور اب بھی ہے، میں اکثر اس سے گفتگو کرتا ہوں کہ اگر کوئی بیٹسمین کسی خاص طرح سے کھیل رہا ہو تو اس وقت اس کے خلاف کیا حکمت عملی اختیار کرنا بہتر رہے گا، کسی خاص حالت میں کس قسم کی گیندیں کرنا فائدہ مند رہتا ہے اور وہ میری بھرپور مدد کرتا ہے بلکہ اس نے میری کرکٹ کو سنوارنے میں کافی مدد کی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم آپس میں کرکٹ کی بہت زیادہ باتیں کرتے ہیں۔

☆آپ کو آئی پی ایل سے کافی فائدہ پھنچا ھے، کبھی سری لنکن کرکٹ کو چھوڑ کر لیگ سے مفاھمت کرنا پڑے تو آپ کا کیا اقدام ھوگا؟

☆...... میں کسی قسم کی مفاہمت نہیں کروں گا کیونکہ میں نے آئی پی ایل صرف اس لئے کھیلنا شروع کی تھی کہ میں اب ٹیسٹ کرکٹ نہیں کھیل رہا تھا۔ میں آئی پی ایل کی خاطر سری لنکا کا ایک بھی مختصر دورانیے کا میچ نظر انداز نہیں کرسکتا۔ میں جب تک بھی کرکٹ کھیل رہا ہوں سری لنکا کی جانب سے کوئی ون ڈے یا ٹی ٹوئنٹی میچ نہیں چھوڑوں گا اور جب بھی مجھے طلب کیا جائے گا میں تیار ہوں کیونکہ میرا ملک میرے لئے سب سے پہلے ہے۔

☆آپ نے کھا کہ جب کوئی آپ کو دیکھنے والا نھیں تھا تو آپ نے اپنی دیکھ بھال خود کی، کیسا لگتا تھا یہ سب کرنا اور آپ نے ایسا کیوں سوچا؟

☆...... ایک کرکٹر کے طور پر آپ ایک "شیلف لائف" گذار رہے ہوتے ہیں جس میں نمود و نمائش بھی ہوتی ہے، کرکٹ کھیلنے کی خاطر آپ کو تعلیم اور دیگر کئی چیزوں کی قربانی بھی دینا پڑتی ہے۔ بہترین کرکٹرز دس سے پندرہ سال کی کرکٹ کھیلتے ہیں جبکہ دوسرے بھی پانچ سے چھ سال تک کھیلنے میں کامیاب رہتے ہوئے ٹاپ پر رہتے ہیں۔ آپ کو کچھ علم نہیں ہوتا کہ کب انجری ہوجائے گی اور کب آپ کی فارم ساتھ چھوڑ جائے گی اور یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ ٹیم میں قیام کب تک رہے گا؟ میرا خیال ہے کہ جو مختصر وقت آپ کو ملتا ہے اس میں اپنی بہترین کرکٹ کھیلنے کی کوشش کریں اور وہ سب کچھ کر گذریں جس کی آپ خواہش رکھتے ہیں۔ جب آپ کرکٹ چھوڑ دیتے ہیں تو کوئی آپ کا خیال تک نہیں رکھتا بلکہ کسی کو پرواہ تک نہیں ہوتی۔ میں نے ماضی کے کھلاڑیوں کو اس صورت حال سے گذرتے دیکھا ہے اور میں جانتا ہوں کہ میرے ساتھ بھی یہی سب کچھ ہونا ہے، میں بھی اسی وقت تک کرکٹ کھیلنا چاہتا ہوں جب تک میں کھیلنے کے قابل اور کچھ کر دکھانے کا اہل رہوں تا کہ ایک روز یہ ثابت کرسکوں کہ میں نے اپنے ملک کے لئے کتنی وکٹیں اور فتوحات حاصل کی ہیں۔

☆ون ڈے کرکٹ میں دونوں جانب سے نئی گیند کا قانون آپ کی بالنگ پر کسی اننگز کے خاتمے تک کس طرح اثر انداز ھوگا؟

☆...... اس کا میرے اوپر کچھ زیادہ فرق نہیں پڑے گا البتہ ان ایشیائی بالرز کو ضرور مشکلات پیش آئیں گی جو کہ ریورس سوئنگ پر زیادہ انحصار کرتے ہیں کیونکہ اختتامی اوورز میں انہیں وکٹیں لینے میں کافی مشکلات درپیش رہیں گی۔ میں صرف امید ہی کرسکتا ہوں کہ یہ قانون تبدیل ہوکر ایک اننگز میں ایک گیند تک محدود ہوجائے گا جیسے کہ یہ ہمیشہ سے ہے۔ اگر ایسا ہوگیا تو بالرز کے ساتھ کسی حد تک تو انصاف ہوسکے گا جنہیں بیٹسمینوں کے سازگار ماحول میں کھیلنا پڑتا ہے۔ حالیہ عرصے کے دوران مجھے اپنی روایتی یارکرز پھینکنے میں کافی مشکل ہوئی ہے، نہ صرف انٹرنیشنل کرکٹ میں بلکہ آئی پی ایل میں بھی جبکہ مجھے توقعات کے مطابق وکٹیں بھی نہیں مل رہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ میں کافی عرصے سے نان اسٹاپ کرکٹ کھیل رہا ہوں اور جسمانی اعتبار سے پگھل چکا ہوں۔ مجھے اپنی فٹنس کے پیش نظر ہر میچ میں کھیلنا پڑتا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ مجھے ایک وقفہ لے کر اپنی کرکٹ پر ایک بار پھر نگاہ ڈالتے ہوئے اپنی توانائی یکجا کرنے کی ضرورت ہے اور امید ہے کہ میں ایک بار پھر اسی جگہ جا پہنچوں گا جہاں میں پہلے تھا۔

☆کیا آپ کو نھیں لگتا کہ اب آپ کے حربوں کے بارے میں یقینی پیشگوئی کی جا سکتی ھے جبکہ پھلے ایسا قطعی نھیں تھا؟

☆...... میرا اندازہ ہے کہ میں جو گیندیں کرتا ہوں بیٹسمین انہیں سمجھ گئے ہیں۔ وہ ویڈیو پر دیکھ کر میری گیندوں کا تجزیہ کرتے ہیں جیسے کہ میں دوسرے بالرز اور بیٹسمینوں کا کرتا ہوں، یہ تو اب کھیل کی ایک فطرت بن چکی ہے جس میں قوانین کی تبدیلی بھی اہم کردار نبھا رہی ہے اور میرے لئے لازمی ہوگیا ہے کہ میں نئی چیزیں اپناؤں اور دباؤ کا زیادہ بہتر سامنا کرنے کے لئے خود کو تیار کروں۔ میرا خیال ہے کہ مستقبل میں بالرز مزید پریشر کا شکار ہونے والے ہیں کیونکہ میرے پاس سیکھنے والی کوئی نئی گیند نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ مجھے کیسے بالنگ کرنا ہے اور کون سے حربے استعمال کرکے اپنی بالنگ کو زیادہ موثر بنایا جاسکتا ہے، میں ٹیم کے کوچز اور کپتانوں کے ساتھ اپنی نئی تراکیب اور تبدیلیوں کی بابت گفتگو کرتا رہتا ہوں کہ کون سی تبدیلیاں بہتر رہیں گی اور اس کے اچھے نتائج بھی سامنے آئیں گے۔

☆جب آپ کو یہ بات سننے کو ملتی ھے کہ مالنگا نے خود کو صرف پیسے کی خاطر متحرک رکھا ھوا ھے تو آپ کی خیالات اس وقت کیا ھوتے ھیں؟

☆...... کچھ لوگ مجھے خراب روشنی میں دیکھ کر اس قسم کی باتیں کرتے ہیں لیکن میرا نہیں خیال کہ سری لنکا کے لئے میں نے جو وکٹیں حاصل کی ہیں اور جو کامیابیاں میری وجہ سے ملی ہیں انہیں دیکھ کر ایسا کہا جاسکتا ہے۔ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ میں پیسے کے حصول کی جنگ میں مصروف ہوں لیکن میرا یہ کہنا ہے کہ میں ورلڈ ریکارڈز کی خاطر کرکٹ کھیل رہا ہوں جن پر میں نے اپنی نگاہیں جما رکھی ہیں۔ اگر پیسہ کمانا ہی میرا مقصد ہوتا تو شاید میں یہ کارنامے آئی پی ایل میں دکھا رہا ہوتا۔ میں نے سری لنکا کے لئے تین ہیٹ ٹرکس کی ہیں اور ون ڈے کرکٹ میں دو سو سے زیادہ وکٹیں لے چکا ہوں اور اپنے ملک کی جانب سے یہ اعزاز مجھے سب سے تیزی کے ساتھ حاصل ہوا ہے، تمیں ٹیسٹ میں سو وکٹوں کی تکمیل بھی میں نے سب سے تیزی کے ساتھ کی ہے اور یہ سب سری لنکا کی جانب سے کھیل کر ہی ممکن تھا۔ اگر لوگ درست انداز اور ٹھیک طرح سے دیکھنے کی عادت ڈال لیں تو انہیں یہ اندازہ کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی کہ میرا مقصد کیا ہے۔

☆کھیل میں آپ کا جو وقت باقی رہ گیا ھے اس میں آپ کون سا کارنامہ دکھانا چاھتے ھیں، کون سی خواھش پوری کرنے کی تمنا ھے؟

☆...... مجھے امید ہے کہ میں ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میں وکٹوں کی سنچری مکمل کرلوں گا جبکہ میرا کیریئر تادیر چلتا رہا تو میری توجہ اس بات پر بھی رہے گی کہ میں ون ڈے کرکٹ میں تین سو وکٹوں کے سنگ میل تک رسائی حاصل کرلوں۔ سب سے بڑھ کر میری توجہ اس بات پر ہے کہ میری ٹیم اس وقت تک کامیابیاں حاصل کرتی رہے جب تک میں کھیل رہا ہوں، جتنی فتوحات ممکن ہوں وہ سری لنکا کے حصے میں آجائیں۔

لیستھ مالنگا
Hero
Hero
Hero
INDIANS

ابوالحسن
SS
Digicel

ماہنامہ
کرکٹر
پاکستان
مائیکل کلارک

آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، انگلینڈ اور نیوزی لینڈ کی ٹیمیں چیمپئنز ٹرافی میں اہم ہوں گی: رکی پونٹنگ

اظہار خیال کرتے ہیں
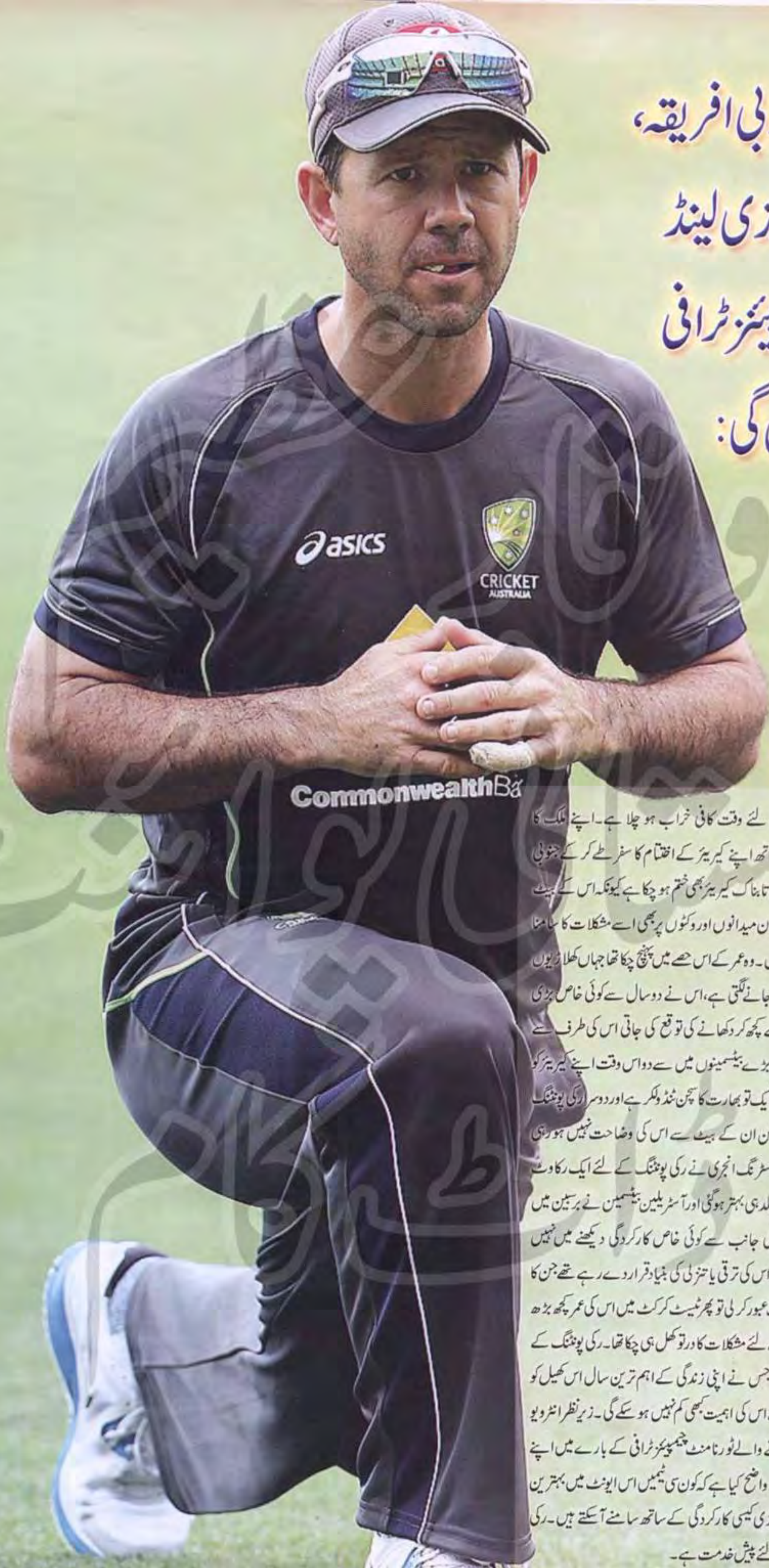
سابق آسٹریلین کپتان رکی پونٹنگ کے لئے وقت کافی خراب ہو چلا ہے۔ اپنے ملک کا کامیاب ترین بیٹسمین بڑی تیزی کے ساتھ اپنے کیریئر کے اختتام کا سفر طے کر کے جنوبی افریقہ کے خلاف حالیہ سیریز کے ساتھ ہی تابناک کیریئر بھی ختم ہو چکا ہے کیونکہ اس کے بیٹ سے نکلنے والا رنز کا دھارا رک چکا ہے اور ان میدانوں اور وکٹوں پر بھی اسے مشکلات کا سامنا ہے جو کہ اس کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ وہ عمر کے اس حصے میں پہنچ چکا تھا جہاں کھلاڑیوں سے کھیل کو چھوڑ دینے کی درخواست کی جانے لگتی ہے، اس نے دو سال سے کوئی خاص بڑی اننگز بھی کھیلی ہیں اور جب بھی پونٹنگ سے کچھ کر دکھانے کی توقع کی جاتی اس کی طرف سے مایوسی کا سامنا رہتا۔ عالمی کرکٹ کے تین بڑے بیٹسمینوں میں سے دو اس وقت اپنے کیریئر کو بچانے کی جنگ لڑ رہے تھے جس میں سے ایک تو بھارت کا سچن ٹنڈولکر ہے اور دوسرا رکی پونٹنگ جن میں کچھ کر دکھانے کا حوصلہ تو ہے لیکن ان کے بیٹ سے اس کی وضاحت نہیں ہو رہی تھی۔ جنوبی افریقہ کی آمد کے ساتھ ہی ہیمسٹرنگ انجری نے رکی پونٹنگ کے لئے ایک رکاوٹ کھڑی کر دی تھی لیکن شکر ہے کہ یہ انجری جلد ہی بہتر ہو گئی اور آسٹریلین بیٹسمین نے برسبین میں پروٹیز بالرز کا استقبال تو کیا لیکن اس کی جانب سے کوئی خاص کارکردگی دیکھنے میں نہیں آسکی۔ ماہرین اور ناقدین رواں سیریز کو اس کی ترقی یا تنزلی کی بنیاد قرار دے رہے تھے جن کا کہنا تھا کہ اگر سابق کپتان نے یہ رکاوٹ عبور کر لی تو پھر ٹیسٹ کرکٹ میں اس کی عمر کچھ بڑھ جائے گی ورنہ دوسری صورت میں اس کے لئے مشکلات کا در تو کھل ہی چکا تھا۔ رکی پونٹنگ کے تجربے اور مہارت کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا جس نے اپنی زندگی کے اہم ترین سال اس کھیل کو دیئے ہیں اور ایک ''ماہر'' کی حیثیت سے اس کی اہمیت کبھی کم نہیں ہو سکے گی۔ زیر نظر انٹرویو میں سابق کپتان نے آخری بار کھیلے جانے والے ٹورنامنٹ چیمپئنز ٹرافی کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے جس میں اس نے واضح کیا ہے کہ کون سی ٹیمیں اس ایونٹ میں بہترین کارکردگی دکھا سکتی ہیں اور کون سے کھلاڑی کیسی کارکردگی کے ساتھ سامنے آسکتے ہیں۔ رکی پونٹنگ کی ماہرانہ رائے قارئین کرکٹ کے لئے پیش خدمت ہے۔

☆2013ء کی چیمپئنز ٹرافی میں آپ کن کھلاڑیوں کے چمکنے کی توقعات کر رہے ہیں؟

☆......جنوبی افریقہ کی ٹیم کو سردست میں ایک بلند مقام پر دیکھ رہا ہوں جس کا کھلاڑی ہاشم آملا ظاہر ہے کہ اس وقت ٹیسٹ اور ون ڈے کرکٹ کا سرفہرست بیٹسمین ہے۔اس نے گذشتہ چند ماہ کے دوران انگلینڈ میں لاجواب کرکٹ کھیلی ہے جس کے لیئے یہ ٹورنامنٹ لاجواب ثابت ہوسکتا ہے۔انگلش کنڈیشنز بھارتی کھلاڑیوں کو راس نہیں آتی ہیں لیکن ویرات کوہلی اور سریش رائنا بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہیں جن کے اچھے اثرات نمایاں ہونے کی امید ہے۔سری لنکا کا کمار سنگاکارا بھی وقت کے ساتھ بہتر سے بہتر ہوتا جا رہا ہے جس نے گذشتہ برسوں کے دوران غیر معمولی کرکٹ کھیلی ہے اور اسے انگلش ماحول میں بھی کھیلنے کا اچھا تجربہ ہے جس کی نشاندہی اس کے ریکارڈز سے ہوتی ہے۔انگلینڈ کی جانب سے ایان بیل اور جوناتھن ٹراٹ سے بڑی امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں جو اپنے ملک میں کھیلتے ہوئے ضرور ابھریں گے۔جوناتھن ٹراٹ نے جو بھی کچھ کیا ہے اس میں ایک تسلسل ہے جبکہ بیل اگر ٹاپ آرڈر میں کھیل رہا ہو تو اس کی کارکردگی مثالی ہوتی ہے اور وہ لمبی اننگز کے ساتھ بڑی سنچریاں اسکور کرسکتا ہے۔

☆آسٹریلین کھلاڑیوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

☆......شین واٹسن بہت اچھا جا رہا ہے جسے انجریز کی مشکلات ہیں لیکن وہ مائیکل کلارک کے ساتھ ایک ایسا بیٹسمین ہے جسے آسٹریلیا کے لئے انتہائی اہم قرار دیا جاسکتا ہے۔اگر حالات سازگار رہے تو نوجوان فاسٹ بالرز بھی اپنی بہترین کارکردگی دکھانے میں کامیاب ہو جائیں گے جن میں اسٹارک، پیٹن سن اور کمنز بھی شامل ہیں۔یہ تمام ہی اہم کردار ادا کرسکتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو 150 کلو میٹر فی گھنٹہ کے لگ بھگ رفتار کے ساتھ بالنگ پر دسترس حاصل ہے اور یہ اپنی سوئنگ گیندوں کے ساتھ انتہائی خطرناک ثابت ہوسکتے ہیں۔میں جب سے کرکٹ کھیل رہا ہوں میں نے آسٹریلیا میں اتنے نوجوانوں کو ایک ساتھ ابھرتے نہیں دیکھا ہے۔اگر آپ اس میں پیٹر سڈل اور بین ہلفنہاس کو بھی شامل کرلیں تو یہ کافی خطرناک اٹیک ہے۔حال ہی میں چیمپئنز لیگ میں ایک بالر جوش ہیزل ووڈ بھی کھیل رہا تھا اس میں بھی بڑی صلاحیت ہے اور اس اعتبار سے دیکھا جائے تو آسٹریلیا کے پاس صلاحیت کی قطعی کوئی کمی نہیں ہے۔کچھ اور کھلاڑی بھی سامنے آنے کے لئے پر تول رہے ہیں لیکن حالیہ اور آنے والے برسوں میں یہ بالرز آسٹریلیا کا سرمایہ ہوں گے جنہیں کامیابی کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا جاسکے گا۔

☆چیمپئنز ٹرافی 2013ء میں آپ کو اپنی ٹیم کے کیا چانسز نظر آتے ہیں؟

☆......ظاہر ہے کہ دوسری ٹیموں کی طرح آسٹریلیا کے پاس بھی جیت کا چانس ہے اور اس بات پر شک نہیں کیا جا سکتا۔یہ درست ہے کہ انگلینڈ میں فارم اور حالیہ نتائج کی طرف سے ٹیم کافی مایوس ہے لیکن جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز میں یہ تاثر کم ہوا ہے اور بہتری کے اثرات واضح ہیں۔انگلینڈ کی ٹیم ہمارے خلاف بہت اچھا کھیلی جبکہ ہم لوگ ایک وقفے کے بعد دوبارہ کرکٹ کی جانب مائل ہوئے تھے اور ماحول سے ہم آہنگ نہیں ہوسکے۔انگلش کنڈیشنز کے لحاظ سے ہی میں جنوبی افریقہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور انگلینڈ کو ایونٹ میں سرفہرست قرار دے رہا ہوں جن کی جانب سے اچھی کارکردگی کی توقع ہے، نیوزی لینڈ ویسے ہی بڑے ٹورنامنٹس میں اپنا راستہ تلاش کرکے کوارٹر فائنل اور سیمی فائنل تک جا پہنچتی ہے اور یہ امکان اس بار بھی رہے گا۔

☆آسٹریلیا کو گروپ اے میں انگلینڈ کا سامنا برمنگھم میں کرنا ہے ،کیا یہ ایشز سے قبل برتری کا ایک سنہری موقع نہیں ہوگا؟

☆......میرا نہیں خیال کہ دونوں ٹیموں میں سے کسی ایک کی بھی اس بات پر توجہ ہوگی کیونکہ وہ چیمپئنز ٹرافی کھیل رہی ہوں گی لہٰذا ان کی نگاہ اسی ٹورنامنٹ پر رہے گی۔میں آپ کو ضمانت دیتا ہوں کہ دونوں ٹیمیں روایتی رقابت اور جوش و جذبے کے ساتھ میدان سنبھالیں گی اور ایک دوسرے کا احترام بھی کریں گی۔

کیا آپ کے خیال میں انگلینڈ اور آسٹریلیا کی ٹیمیں گروپ اے سے فاتح بن کر نکل سکتی ہیں جن کو سری لنکا اور نیوزی لینڈ کا سامنا بھی کرنا ہے؟

یہ پول واقعی بہت سخت ہے لیکن انگلینڈ کو اپنی ہوم کنڈیشنز کا فائدہ حاصل رہے گا اور کہا جاسکتا ہے کہ انگلینڈ اور آسٹریلیا کی ٹیمیں ہی آگے جانے کے لئے ''فیورٹ'' ہیں لیکن ون ڈے کرکٹ میں حتمی طور پر آپ کچھ نہیں کہہ سکتے کہ کیا ہوگا۔نیوزی لینڈ کی ٹیم ویسے ہی بگ ایونٹس میں آگے نکل جانے کے لئے شہرت رکھتی ہے۔

☆اور گروپ بی میں سے کون سی ٹیمیں آگے جا سکتی ہیں؟

☆......میرا خیال ہے کہ جنوبی افریقہ اور بھارت کی ٹیمیں اس بات کی اہلیت رکھتی ہیں۔

☆کیا آپ انگلینڈ میں کرکٹ کھیل کر لطف حاصل کرتے ہیں؟

☆......مجھے انگلینڈ میں کھیلنے کا ہر موقع ملنے سے پیار ہے، یہی ایک ایسا دورہ ہے خواہ وہ ایشز ہو یا نہیں لیکن ہر آسٹریلین کھلاڑی وہاں جانے کی تمنا کرتا ہے۔انگلینڈ میں کرکٹ کی تاریخ اور گراؤنڈز کے علاوہ چھوٹی چیزیں بھی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں جیسے کہ کوچ کے ذریعے سفر جس کے دوران آپ کو نت نئی جگہیں دیکھنے کا موقع ملتا ہے اور آپ نئے دوست بناتے ہیں، ٹیم کے ساتھیوں کے ہمراہ اچھا وقت گذارتے ہیں۔کچھ بھی ہو انگلینڈ میرے لئے کرکٹ کھیلنے اور ٹور کرنے کے لئے سب سے بہترین جگہ ہے اور رہے گی۔

☆چیمپئنز ٹرافی کے تین گراؤنڈز ایجبسٹن،اوول اور کارڈف کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

☆......اوول کے حوالے سے تو میری کچھ اچھی اور چند خراب یادیں وابستہ ہیں جہاں ہم ہارے بھی اور جیتے بھی اور اس وقت میچ ڈرا کرگئے جب اسے جیت بھی سکتے تھے لیکن اس کے باوجود یہ کرکٹ کھیلنے کے لئے ایک بہترین جگہ ہے،ایک عظیم گراؤنڈ جہاں بیٹنگ کرکے لطف محسوس ہوتا ہے۔اس کی آؤٹ فیلڈ بھی کافی تیز ہے اور پھر یہ بات بھی یاد رہے کہ لندن میں کھیلنا ایک بڑی بات ہے۔ایجبسٹن ایک ایسا گراؤنڈ ہے جہاں میں بہت کم کھیلا ہوں اور چیمپئنز ٹرافی 2004ء میں ہمیں انگلینڈ کے ہاتھوں سیمی فائنل میں شکست ہوگئی تھی۔اب رہ گیا کارڈف تو یہاں سے میری کچھ خاص یادیں وابستہ نہیں ہیں کیونکہ یہاں ہم 2009ء کی ایشز سیریز کا ٹیسٹ جیت سکتے تھے،ون ڈے بڑی آسانی سے انگلینڈ کے خلاف ہی ہار گئے تھے اور اسی میدان پر کچھ سال قبل ہمیں بنگلہ دیش کے خلاف بھی شکست ہوئی تھی۔جب میں نے برطانیہ میں کرکٹ کھیلنا شروع کی تو یہ گراؤنڈ بالکل مختلف تھا مگر تین سال پہلے ہمیں یہاں ایک بار پھر کھیلنے کا موقع ملا تو یہ انتہائی عمدہ بن چکا تھا اور یہاں شائقین کی تعداد بھی کسی اور گراؤنڈ کے مقابلے میں کم نہیں تھی۔

2013ء کا سال کیا آپ کے لئے ذاتی طور پر بھی بڑا ثابت ہو سکتا ہے؟

☆میں ابھی سے بہت زیادہ آگے کی بات نہیں سوچ سکتا کیونکہ مجھے پہلے دو ہزار بارہ میں کچھ ٹیسٹ میچز کھیلنا ہیں اور ان پر میری تمام تر توجہ ہے۔امید ہے کہ میں ایک بار پھر شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے آسٹریلیا کو نمبر ایک کی پوزیشن تک لے جانے میں معاونت کرسکوں گا۔

انگلش کاؤنٹی سمرسٹ میں آپ کا مختصر لیکن کامیاب قیام اب بھی ذہن میں ہے ،کیا کسی اسٹیج پر آپ ایک بار پھر کاؤنٹی کرکٹ سے منسلک ہونا چاہیں گے؟

☆......میں اس بات سے کبھی انکار نہیں کرسکتا، سمرسٹ میں میرا وقت بہت اچھا گذرا حالانکہ میری آمد ہوئی تو سب کچھ پلان کے مطابق نہیں تھا، کلب کو کافی عرصے سے کوئی کامیابی نہیں مل سکی تھی لیکن میں نے ان کے ساتھ مل کر کچھ فتوحات کا سامان کیا۔میں کرکٹ سے محبت کرتا ہوں اور مجھے علم ہے کہ کاؤنٹی کرکٹرز کے دن اور رات کیسے ہوتے ہیں اور وہ کس طرح ماحول سے لطف اٹھاتے ہیں اور سمرسٹ ایک عمدہ کلب ہے جس میں گریٹ لوگوں کی بھی کمی نہیں ہے۔

☆اپنی فارم کی بہتری اور گیند کو پیڈوں پر لگنے سے بچانے کے لئے آپ نے کیا ترکیب کی ہے جو آپ کو مشکلات سے دوچار کر رہی ہے؟

میں ٹریننگ کے دوران اب کافی مختلف قسم کے کام کر رہا ہوں اور پہلے کی طرح ٹریننگ اور تیاری نہیں ہو رہی کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اب پہلے جیسا وقت نہیں رہا ہے۔میں نے حالیہ عرصے میں کچھ ایسی ڈرلز بھی کی ہیں جن کے سبب میرا توازن کریز پر پہلے کے مقابلے میں کافی بہتر ہوا ہے اور اب گیند میرے پیڈز سے اس طرح نہیں ٹکرا رہی جیسے کہ ایک سال پہلے یہ ایک معمول بن چکا تھا۔گیند وکٹ پر گرنے سے پہلے میری موومنٹ میں بھی فرق آیا ہے اور زیادہ وقت مل جائے اس کے لئے میں پہلے سے ہی باہر نکل جاتا ہوں۔رفتہ رفتہ میں اپنی خامیوں کو دور کر رہا ہوں اور امید ہے کہ جلد ہی میری بہترین کارکردگی سامنے آنے لگے گی۔میں اپنی سی کوشش کر رہا ہوں کہ میری اچھی کارکردگی آسٹریلیا کی کامیابیوں میں بھی اپنا کردار ادا کرے جیسے کہ یہ ہمیشہ کرتی رہی ہے لیکن محسوس ہوتا ہے کہ اس میں کچھ وقت لگے گا۔

ابوالحسن کی غیر متوقع اور ریکارڈ ساز سینچری!!

بنگلہ دیش کے نوجوان تیز گیند باز ابوالحسن نے اپنے پہلے ہی ٹیسٹ میں وہ کارنامہ انجام دے ڈالا جو کرکٹ کی 137 سالہ تاریخ میں صرف ایک کھلاڑی ہی کر پایا ہے اور حیرت کی بات یہ کہ وہ بھی گیند سے نہیں بلکہ بلے سے۔ ابوالحسن نے کھلنا میں جاری ویسٹ انڈیز کے خلاف دوسرے ٹیسٹ میں سنچری داغ کر نہ صرف کرکٹ کی تاریخ میں اپنے پہلے ہی ٹیسٹ میں سنچری داغنے والے دوسرے نمبر 10 بلے باز بن گئے بلکہ نویں وکٹ پر محمود اللہ کے ساتھ ان کی 184 رنز کی رفاقت نے بنگلہ دیش کو 387 رنز کے زبردست اسکور تک پہنچا دیا جس کی توقع ہرگز نہ تھی کیونکہ بنگلہ دیش کی آٹھ وکٹیں 193 رنز پر گر چکی تھیں۔ ٹیسٹ کرکٹ کی 137 سالہ تاریخ میں اس سے قبل صرف ایک مرتبہ نمبر 10 بلے باز نے سنچری بنائی وہ بھی 110 سال قبل، بنگلہ دیش

پہلے ٹیسٹ میں نمبر 10 بلے بازوں کی طویل ترین اننگز

بیٹسمین	ملک	رنز	گیندیں	بمقابلہ	مقام	تاریخ	سال
ابوالحسن	بنگلہ دیش	113	123	ویسٹ انڈیز	کھلنا	21 نومبر	2012
ریگی ڈف	آسٹریلیا	104	-	انگلینڈ	میلبورن	یکم جنوری	1902
ٹم ساؤتھی	نیوزی لینڈ	77*	40	انگلینڈ	نیپئر	22 مارچ	2008
البرٹ ٹراٹ	آسٹریلیا	72*	-	انگلینڈ	ایڈیلیڈ	11 جنوری	1895

نے کھلنا کے ابونثر اسٹیڈیم میں ہونے والے پہلے اور بحیثیت سیریز کے دوسرے ٹیسٹ کو اپنے ڈیبونٹ کے ذریعے ایک یادگار مقابلہ بنا دیا ابتداء میں ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ بالکل کارگر ثابت نہ ہوا کیونکہ تیسری وکٹ پر تمیم اقبال اور شہریار نفیس کے درمیان 59 اور چھٹی وکٹ پر ناصر حسین اور مشفق الرحیم کے درمیان 87 رنز کی رفاقتوں کے علاوہ اور کوئی اہم شراکت داری قائم نہ ہو سکی۔ ایک اینڈ سے فیڈل ایڈورڈز اور دوسرے سے ڈیرن سیمی بنگلہ دیشی وکٹیں حاصل کرتے گئے یہاں تک کہ 200 رنز سے قبل ہی اس کی آٹھ وکٹیں گر گئیں اور کریز پر صرف ایک مستند بلے باز محمود اللہ بچے جن کا ساتھ دینے کے لیے اپنا پہلا ٹیسٹ کھیلنے والے تیز بالر ابوالحسن میدان میں اترے۔ پھر کیا کمال کی شراکت داری قائم ہوئی نہ صرف یہ کہ انہوں نے دن بھر غالب رہنے والے ویسٹ انڈین بالرز کا سحر توڑا بلکہ ایک دن میں سب سے زیادہ رنز بنانے کا نیا بنگلہ دیشی ریکارڈ بھی قائم کر ڈالا دونوں بلے بازوں نے پہلے روز مل کر 30 اوورز کھیلے اور 5.73 کے ایک روزہ میچ کے انداز کے اوسط سے 172 رنز جوڑ ڈالے ابوالحسن نے دن کے آخری اوور میں سنیل نرائن کی گیند پر شاٹ کھیل کر اپنی سنچری مکمل کی اور پھر زبردست جشن منایا گیا میدان کے اندر بھی اور باہر بھی۔ البتہ دوسرے دن دونوں نویں وکٹ پر سب سے بڑی شراکت داری کا عالمی ریکارڈ نہ بنا پائے کرکٹ تاریخ میں اس سے قبل صرف ایک مرتبہ کسی نمبر 10 بلے باز نے اپنے پہلے ہی ٹیسٹ میں سنچری بنائی یہ واحد موقع 110 سال قبل 1902 میں پیش آیا جب آسٹریلیا کے ریگی ڈف نے ملبورن کرکٹ گراؤنڈ میں انگلستان کے خلاف سنچری اسکور کی۔ لیکن جو امر توجہ طلب ہے وہ یہ ہے کہ ریگی باضابطہ بلے باز تھے لیکن پچ کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں آخر میں بھیجا گیا جہاں انہوں نے اپنی افادیت ظاہر کر دی جبکہ ابوالحسن تو گیند باز ہیں اور انہیں بلے بازی کی حیثیت سے کھلایا ہی نہیں گیا تھا۔ بحیثیت مجموعی یہ کسی بھی نمبر 10 بلے باز کی جانب سے سنچری بنانے کا چوتھا موقع تھا یعنی اگر پہلا ٹیسٹ کھیلنے کی شرط نہ رکھی جائے تو۔ ان سے قبل انگلستان کے والٹر ریڈ نے 1855 میں، جنوبی افریقہ کے پیٹ سمکوکس نے 1998 میں اور ریگی ڈف نے مندرجہ بالا اننگز میں یہ کارنامہ انجام دیا۔ پیٹ سمکوکس کی اننگز تو کئی جنوبی افریقی و پاکستانی شائقین کو یاد ہوگی جب انہوں نے پاکستان کے خلاف جوہانسبرگ ٹیسٹ میں اس وقت 108 رنز بنائے جب جنوبی افریقہ کی 8 وکٹیں 166 کے مجموعے پر گر چکی تھیں۔ انہوں نے نویں وکٹ پر مارک باؤچر کے ساتھ مل کر 195 ریکارڈ رنز کا اضافہ کیا تھا۔ بہرحال بارش اور پاکستان کی جانب سے اظہر محمود کی شاندار سنچری نے اس میچ کا نتیجہ نہ نکلنے دیا۔ محض 123 گیندوں پر 3 چھکوں اور 14 چوکوں سے مزین 113 رنز کی یہ اننگز بنگلہ دیشی ٹیسٹ کرکٹ تاریخ کی بہترین اننگز میں شمار کی جا سکتی ہے۔ جس پر 20 سالہ ابوالحسن بلاشبہ زبردست داد کے مستحق ہیں۔ بدقسمتی سے وہ کسی بھی نمبر 10 بلے باز کی جاب سے طویل ترین اننگز کھیلنے کا ریکارڈ نہ بنا سکے جو 117 رنز ہے جو انگلستان کے والٹر ریڈ نے بنایا تھا۔

نمبر 10 بلے بازوں کی طویل ترین اننگز

بیٹسمین	ملک	رنز	گیندیں	بمقابلہ	بمقام	تاریخ	سال
والٹر ریڈ	انگلینڈ	117	155	آسٹریلیا	اوول	11 اگست	1884
ابوالحسن	بنگلہ دیش	113	123	ویسٹ انڈیز	کھلنا	21 نومبر	2012
پیٹ سمکوکس	جنوبی افریقہ	108	157	پاکستان	جوہانسبرگ	14 فروری	1998
ریگی ڈف	آسٹریلیا	104	-	انگلینڈ	میلبورن	یکم جنوری	1902

ابوالحسن کو اس تاریخی اننگز کے دوران 42 پر اس وقت نئی زندگی ملی جب کیرن پاول نے ان کا کیچ چھوڑ دیا تھا اس وقت بنگلہ دیش کا اسکور صرف 266 رنز تھا لیکن یہ ڈراپ ویسٹ انڈیز کو بہت مہنگا پڑ گیا کیونکہ اس کے بعد دونوں بلے بازوں نے نہ صرف پہلے روز 99 رنز کا اضافہ کر ڈالا بلکہ ابوالحسن نے تاریخی سنچری بھی بنائی۔ ماضی قریب میں نیوزی لینڈ کے ٹم ساؤتھی اس ہدف کے قریب پہنچے تھے جب انہوں نے نیپئر میں اپنے پہلے ٹیسٹ میں انگلستان کے خلاف صرف 40 گیندوں پر 9 چھکوں اور 4 چوکوں کی مدد سے ناقابل شکست 77 رنز بنائے تھے لیکن بدنام زمانہ بلے باز کرس مارٹن دوسرے اینڈ پر ریان سائیڈ باٹم کے ہاتھوں بولڈ ہو گئے اور ساؤتھی اس سنگ میل کو عبور نہ کر سکے۔ البتہ میچ کے دوسرے روز افسوسناک امر یہ رہا کہ دونوں بلے باز باؤچر، سمکوکس کا ریکارڈ نہ توڑ پائے اور 11 رنز قبل ہی محمود اللہ کی وکٹ گرنے سے اس رفاقت کا خاتمہ ہو گیا محمود اللہ 97 گیندوں پر 76 رنز بنا کر فیڈل ایڈورڈز کی وکٹ بنے، جنہوں نے بعد ازاں ابوالحسن کی بھی وکٹ حاصل کی اور اننگز میں 6 وکٹیں اپنے نام کیں۔

نویں وکٹ پر طویل ترین شراکت داریاں

بیٹسمین	بیٹسمین	رنز	ملک	بمقابلہ	بمقام	تاریخ	سال
مارک باؤچر	پیٹ سمکوکس	195	جنوبی افریقہ	پاکستان	جوہانسبرگ	14 فروری	1998
آصف اقبال	انتخاب عالم	190	پاکستان	انگلینڈ	اوول	24 اگست	1967
ابوالحسن	محمود اللہ	184	بنگلہ دیش	ویسٹ انڈیز	کھلنا	21 نومبر	2012
جین پال ڈومنی	ڈیل اسٹین	180	جنوبی افریقہ	آسٹریلیا	میلبورن	26 دسمبر	2008
کولن کاؤڈرے	ایلن اسمتھ	180	انگلینڈ	بھارت	کولکتہ	10 دسمبر	1983
سرفراز نواز	ظہیر عباس	161	پاکستان	انگلینڈ	لاہور	19 مارچ	1984

ایک کیلنڈر رائیر میں 4 ڈبل سنچریاں، مائیکل کلارک پہلے بیٹسمین بن گئے!!

آسٹریلوی کپتان مائیکل کلارک کی ناقابل یقین کارکردگی کا سلسلہ تھمنے میں نہیں آ رہا ایڈیلیڈ میں انہوں نے وہ کارنامہ انجام دے دیا جو کرکٹ کی تاریخ میں بریڈمین سمیت کوئی انجام نہیں دے سکا تھا۔ انہوں نے سال میں چوتھی اور جنوبی افریقہ کے خلاف مسلسل دوسری ڈبل سنچری داغ دی مہمان بالرز دن بھر پٹتے رہے اور فیلڈرز سوائے گیند کو باؤنڈری لائن سے لاکر بولر کے ہاتھ میں دینے کے کچھ اور نہ کر سکے کینگروز نے دوسرے ٹیسٹ کے پہلے روز فی اوور 5.5 رنز کی اوسط سے کھیل کے اختتام پر پانچ وکٹ کے نقصان پر 482 رنز کا پہاڑ جیسا مجموعہ اسکور بورڈ پر آویزاں کر دیا۔ یہ 1910 کے بعد آسٹریلیا کا کسی بھی ٹیم کے خلاف ایک دن میں سب سے زیادہ ٹوٹل تھا دن کے پہلے سیشن

میں ہوم ٹیم نے 202 رنز اسکور کیے، پورے دن کینگرو بیٹسمینوں نے مجموعی طور پر 66 چوکے اور 9 چھکے لگائے۔ آسٹریلوی آغاز مایوس کن تھا جب اس کے پہلے تین کھلاڑی 55 کے مجموعی اسکور پر پویلین لوٹ گئے تھے اس موقع پر ڈیوڈ وارنر نے مائیکل کلارک کے ساتھ مل کر چوتھی وکٹ کی شراکت میں 155 رنز بنائے، اس کے علاوہ مائیکل کلارک نے دوسری بڑی پارٹنرشپ مائیکل ہسی کے ساتھ قائم کی اس میں انہوں نے پانچویں وکٹ کی شراکت میں 272 رنز بنائے۔ اس دوران کلارک ٹیسٹ کیریئر کی 21ویں، ڈیوڈ وارنر نے تیسری اور مائیکل ہسی نے18ویں سنچری اسکور کی۔ تیسری ڈبل سنچری اسکور کر کے سر ڈونلڈ بریڈمین اور رکی پونٹنگ کے بعد تیسرے آسٹریلوی کھلاڑی ہونے کا اعزاز حاصل کیا تھا۔ 31 سالہ کلارک کی اننگز میں ایک خوبصورت چھکے کے علاوہ 39 چوکے شامل تھے، مائیکل کلارک 140.55 کی اوسط سے رواں سال 2012 کے دوران اب تک زیادہ رنز بنانے والے کھلاڑی ہیں انہوں نے1290 رنز بنا رکھے ہیں۔ آسٹریلیا کے کپتان مائیکل کلارک نے جنوبی افریقہ کے خلاف ایڈیلیڈ ٹیسٹ کے پہلے ہی روز ڈبل سنچری داغ کر ایک نئی تاریخ رقم کر دی وہ ٹیسٹ کرکٹ کی 137 تاریخ میں پہلے بلے باز بن گئے ہیں جنہوں نے ایک سال میں 4 مرتبہ 200 کا ہندسہ عبور کیا۔ ان سے قبل کرکٹ کی تاریخ کے عظیم ترین کھلاڑی سر ڈان بریڈمین اور ساتھی بلے باز رکی پونٹنگ تین، تین مرتبہ ڈبل سنچریاں بنا کر ریکارڈ قائم کر چکے تھے جبکہ کلارک نے اسی ماہ جنوبی افریقہ ہی کے خلاف برسبین میں ہونے والے پہلے ٹیسٹ میں تیسری ڈبل سنچری اسکور کر کے ان دونوں کھلاڑیوں کا ریکارڈ برابر کیا تھا۔ سر ڈان بریڈمین نے1930 میں جبکہ رکی پونٹنگ نے2003 میں مسلسل تین مقابلوں میں ڈبل سنچریاں اسکور کر کے اپنا نام ریکارڈ بک میں لکھوایا تھا۔ کلارک سے قبل کرکٹ کی 137 سالہ تاریخ میں کسی بلے باز نے سال میں چار مرتبہ 200 کا ہندسہ عبور نہیں کیا تھا مائیکل کلارک نے اس تاریخی سنگ میل کی جانب پہلا قدم سال کے اوائل میں بھارت کے خلاف اٹھایا، جب انہوں نے سڈنی میں بھارت کے خلاف 329 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیلی۔ 468 گیندوں پر 39 چوکوں اور ایک چھکے سے مزین اس اننگز کی سب سے خاص بات یہ تھی کہ کلارک نے سر ڈان بریڈمین کے بہترین انفرادی اسکور 334 رنز تک نہ پہنچنے کا فیصلہ کرتے ہوئے اس عظیم بلے باز کو زبردست انداز میں خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے اس وقت 659 رنز کے مجموعی اسکور پر اننگز ڈکلیئر کرنے کا اعلان کیا جب وہ سر ڈان بریڈمین کے اسکور سے صرف 5 قدم کے فاصلے پر تھے۔ بہرحال، اسی ماہ مائیکل کلارک نے ایڈیلیڈ کے میدان پر بھارت کے خلاف ایک مرتبہ پھر رنز کا سیلاب اگلا اور 210 رنز بنا ڈالے۔ 275 گیندوں پر 26 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے کھیلی گئی اس باری میں انہوں نے سابق کپتان رکی پونٹنگ کے ساتھ مل کر 386 رنز کی رفاقت قائم کی اور آسٹریلیا کی فتح میں کلیدی کردار ادا کیا۔ پھر کلارک نے اپنی سال کی تیسری ڈبل سنچری نومبر میں ہی جنوبی افریقہ کے خلاف بنائی جب جنوبی افریقہ کے 450 رنز کے جواب میں آسٹریلیا اپنی ابتدائی تین وکٹیں 40 رنز پر گنوا چکا تھا۔ اس موقع پر مائیکل کلارک نے تجربہ کار ساتھی مائیکل ہسی کے ساتھ مل کر اننگز کو سنبھالا اور آسٹریلیا کو یقینی شکست سے بچایا۔ کلارک نے 398 گیندوں پر 26 چوکوں سے سجی 259 رنز کی ناقابل شکست باری کھیلی اور اس کے ساتھ ہی سر ڈان بریڈمین اور رکی پونٹنگ کے ساتھ اپنا نام لکھوا لیا۔ اب ایڈیلیڈ کے نو تعمیر شدہ میدان میں، جہاں بیٹھنے کے قابل اسٹیڈیم میں 16 ہزار تماشائی ان کی اس شاندار بلے بازی کے جوہر دیکھنے کے لیے موجود تھے، کلارک تقریباً گزشتہ میچ جیسی صورتحال ہی میں وارد ہوئے۔ 55 رنز پر ابتدائی تین وکٹ گرنے کے بعد انہوں نے ڈیوڈ وارنر کے ساتھ 155 اور پھر مائیکل ہسی کے ساتھ 272 رنز کی زبردست شراکت داریاں قائم کیں اور دنیا کے سب سے بہترین بالنگ اٹیک کی ہوا نکال دی۔ کلارک نے اس باری میں صرف257 گیندوں کا استعمال کیا اور 40 مرتبہ گیند کو باؤنڈری کی راہ دکھائی، جس میں ایک مرتبہ گیند براہ راست رسی کے اس پار جا گری۔ اس تاریخی اننگز میں مائیکل کلارک نے مسلسل دو ڈبل سنچریاں داغنے کا کارنامہ بھی انجام دیا اس سے قبل والی ہیمنڈ دو مرتبہ پے در پے ڈبل سنچریاں جڑ چکے ہیں جبکہ ڈان بریڈمین، کمار سنگاکارا اور ونود کامبلی نے بھی مسلسل دو مرتبہ ڈبل سنچریاں بنانے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ رواں سال کلارک کی شاندار کارکردگی کو دیکھتے ہوئے صاف طور پر لگتا ہے کہ انہوں نے خود کو بہترین بلے باز کپتان ثابت کروا لیا ہے۔ ایسے حالات میں جب آسٹریلیا پے در پے شکستوں سے دوچار تھا، انہوں نے نہ صرف شکستوں کے سامنے بند باندھا بلکہ خود اپنی مثال دیتے ہوئے فتوحات کے دروازے وا کیے ہیں۔ جنوبی افریقہ کے خلاف برسبین میں آسٹریلیا کے کپتان مائیکل کلارک نے ڈبل سنچری اسکور کی تو یہ کیلنڈر رائیر میں ان کی تیسری ڈبل سنچری تھی ایک کیلنڈر رائیر میں تین ڈبل سنچری بنانے والے وہ تیسرے بیٹسمین تھے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ تینوں بلے بازوں کا تعلق آسٹریلیا سے ہی ہے۔ ایڈیلیڈ میں کھیلے اگلے ہی ٹیسٹ میں انہوں نے مزید ایک اور ڈبل سنچری جڑ کر یہ ریکارڈ اپنے نام کر لیا ذیل میں ان کی تفصیل دی جا رہی ہے۔

مائیکل کلارک

پہلی اننگز	دوسری اننگز	بمقابلہ	تاریخ آغاز	سال	مقام
329*	-	بھارت	3 جنوری	2012	سڈنی
210	37	بھارت	24 جنوری	2012	ایڈیلیڈ
259*	-	جنوبی افریقہ	9 نومبر	2012	برسبین
230	38	جنوبی افریقہ	22 نومبر	2012	ایڈیلیڈ

ڈان بریڈ مین

پہلی اننگز	دوسری اننگز	بمقابلہ	تاریخ آغاز	سال	مقام
254	1	انگلینڈ	27 جون	1930	لارڈز
334	-	انگلینڈ	11 جولائی	1930	لیڈز
232	-	انگلینڈ	16 اگست	1930	اوول

رکی پونٹنگ

پہلی اننگز	دوسری اننگز	بمقابلہ	تاریخ آغاز	سال	مقام
206	45	ویسٹ انڈیز	19 اپریل	2003	پورٹ آف اسپین
242	0	بھارت	12 دسمبر	2003	ایڈیلیڈ
257	31*	بھارت	26 دسمبر	2003	میلبورن

قومی ٹی ٹوئنٹی ٹورنامنٹ کی کراچی سے منتقلی، عالمی کرکٹ کی بحالی میں مزید رکاوٹ کا باعث بنے گا!!

گذشتہ چند سالوں کی طرح اس سال بھی پاکستان کرکٹ بورڈ کے زیراہتمام قومی ٹی ٹوئنٹی کرکٹ کا میلہ لاہور میں سجے گا ٹورنامنٹ کو کراچی سے لاہور منتقل کرنے پر کراچی سٹی کرکٹ ایسوسی ایشن پاکستان کرکٹ بورڈ سے ناراض ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ٹورنامنٹ کو عجلت میں دوسرے شہر منتقل کرنے سے ہم دنیا کو منفی پیغام دے رہے ہیں۔ کے سی سی اے کے صدر سراج الاسلام بخاری نے پی سی بی کے چیئرمین ذکا اشرف کو ای میل ارسال کی جس میں تحریر کیا گیا ہے کہ قومی ٹی ٹوئنٹی ٹورنامنٹ کو لاہور منتقل کرنے سے ہمیں سخت دھچکا لگا کیونکہ ٹورنامنٹ کو منتقل کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا ہم انٹرنیشنل کرکٹ کو پاکستان لانے کا دعویٰ کررہے ہیں اور اس قسم کے فیصلوں سے بیرون ملک منفی پیغام دیا جارہا ہے، سراج بخاری نے کہا کہ پہلے ہی پی سی بی اور حکومت پنجاب کی لڑائی سے پریذیڈنٹ ٹرافی کے میچ اسلام آباد منتقل کردیئے گئے ہیں۔ ذرائع کے مطابق قومی ٹیم کے بعض کھلاڑیوں نے کراچی کی سیکورٹی صورتحال پر کراچی میں اہم ٹورنامنٹ کرانے پر اپنے تحفظات ظاہر کئے تھے۔ لاہور میں ہونے والے نیشنل ٹی ٹوئنٹی کپ کی سیکورٹی کے لئے پاکستان کرکٹ بورڈ نے حکومت پنجاب سے رابطہ کرلیا پاکستان کرکٹ بورڈ نے کراچی میں سیکورٹی کی مکمل یقین دہانی نہ کرائے جانے کی وجہ سے نیشنل ٹی 20 ٹورنامنٹ لاہور میں کرانے کا فیصلہ کیا اب پی سی بی کو لاہور میں بھی سیکورٹی کی مکمل یقین دہانی کرائے جانے کا مسئلہ درپیش ہے کیونکہ پی سی بی اور حکومت پنجاب کے معاملات خوشگوار نہیں ہیں۔ قذافی اسٹیڈیم کی دیوار گرائے جانے سے لے کر گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کے واقعات کی وجہ سے تنازع شدت اختیار کرچکا ہے ذرائع کا کہنا ہے کہ پی سی بی نے نیشنل اسٹیڈیم میں قومی ٹی ٹوئنٹی ٹورنامنٹ کرانے کے حوالے سے حکومت سندھ سے سیکیورٹی کی ضمانت مانگی تھی جس کے بعد حکومت سندھ نے تین مختلف گراؤنڈز پر 14 ٹیموں کو سیکیورٹی فراہم کرنے اور اضافی سیکیورٹی تعینات کرنے سے معذرت کرلی ذرائع کے مطابق حکومت سندھ کی طرف سے معذرت کے بعد پی سی بی نے اپنی حکمت عملی تبدیل کی اور ٹورنامنٹ کو لاہور منتقل کرنے کا فیصلہ کیا پی سی بی نے کراچی میں ٹورنامنٹ کے لئے اپنے ڈائریکٹر جنرل جاوید میاں داد کو آرگنائزنگ کمیٹی کا سربراہ مقرر کیا تھا میڈیا دو ہفتے سے ٹورنامنٹ کراچی میں کرانے کی خبریں شائع کررہا تھا پی سی بی کے چیئرمین ذکا اشرف بھی انٹرویوز میں کہہ چکے تھے کہ ٹورنامنٹ کراچی میں ہوگا پھر پی سی بی کے ترجمان میڈیا میں آئے اور انہوں نے اعلان کیا کہ ہم نے کبھی ٹورنامنٹ کراچی میں کرانے کا اعلان نہیں کیا تھا۔ کرکٹ کا کھیل پاکستانیوں کا خون گرماتا ہے، سالوں سے بین الاقوامی کرکٹ کے لئے ترسی قوم گاہے بگاہے ہونے والے مقامی ٹورنامنٹ کے انعقاد ہی سے اپنے شوق کی بھوک کسی طور مٹالیتی ہے۔ کرکٹ اگر ٹی ٹوئنٹی ہو تو سماں الگ ہی ہوتا ہے، اور شائقین کھیل سے محظوظ ہوتے ہوئے خوب ہلہ گلہ بھی کرتے ہیں، مختصراً یہ کہ تین گھنٹے میں پیسہ سود سمیت وصول ہوجاتا ہے۔۔ ٹورنامنٹ کے باقاعدہ اعلان سے قبل اس کے حتمی مقام کے حوالے سے جو تماشہ برپا ہوا اس کی ایک الگ داستان ہے، جس کے ممکنہ اثرات آگے چل کر بیان کروں گا تاہم سردست میرا نقطہ اظہار ذرا مختلف ہے۔ یہ پہلا موقع ہرگز نہیں، مگر آخر کیوں ان تمام ٹیموں کو جو ڈومیسٹک ٹی ٹوئنٹی ٹورنامنٹ میں حصہ لیتی ہیں جانوروں کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے، میں آج تک یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس فیصلے کے پیچھے بالآخر کون سی منطق کارفرما ہے؟ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ اس طرز کے نام کسی بھی ٹیم کی کارکردگی پر کسی لحاظ سے اثر انداز نہیں ہوتے مگر پھر بھی کیا جانوروں کے نام ہی بہترین انتخاب ہیں؟ دنیا کے دیگر ممالک میں ہونے والی ڈومیسٹک لیگز پر نظر ڈالیں تو اس قسم کی مثالیں خال خال ہی دیکھنے کو ملتی ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہماری ٹیموں کو ان کے شہروں کے ناموں تک ہی محدود رکھا جاتا اور اگر نام کے ساتھ دم چھلہ اتنا ہی اہم ہے تو تفریح طبع کا اور کوئی سامان ڈھونڈ لیا جاتا۔ خیر یہ معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا لہٰذا اس موضوع کو یہیں ختم کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ ناموں سے نکل کر چند کاموں کی جانب آتے ہیں جو اسی ٹی ٹوئنٹی کرکٹ ٹورنامنٹ سے جڑے ہیں، جو بالآخر پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں ہوگا۔ یہ بات روز اول سے ڈھکی چھپی نہیں تھی کہ مذکورہ ٹورنامنٹ کا انعقاد اس سے قبل کراچی میں ہونا تھا تاہم راتوں رات لاہور منتقلی بھی بظاہر اچنبھے کی بات نہیں تاہم بعدازاں پاکستان کرکٹ بورڈ کے میڈیا ڈیپارٹمنٹ کا اس بات پر اصرار سمجھ سے بالاتر تھا کہ ٹورنامنٹ کے کراچی میں انعقاد کا سرے سے اعلان

ہی نہیں کیا گیا۔ بھلا ہو کراچی سٹی کرکٹ ایسوسی ایشن کے صدر سراج الاسلام بخاری کا جنہوں نے بورڈ کے فیصلے پر خفگی کا اظہار کرتے ہوئے اس حوالے سے پی سی بی کی طرف سے بھیجے گئے خطوط بھی میڈیا کے سامنے رکھ دیئے جس پر کرکٹ بورڈ کے میڈیا مینیجر نے یوٹرن لیتے ہوئے یہ تسلیم تو کیا کہ ٹورنامنٹ کے لیے پہلی ترجیح کراچی ہی تھا مگر دوسرے ہی سانس میں یہ بھی کہہ گئے کہ امن وامان کی مخدوش صورتحال کے باعث یہ فیصلہ کیا گیا۔ ملکی سطح پر اس بیان کی یقیناً کوئی اہمیت نہیں مگر کرکٹ کھیلنے والے دیگر ممالک کے کان ضرور کھڑے ہوئے ہوں گے کہ جہاں پاکستان کا اپنا بورڈ ملک کے کچھ علاقوں میں حالات کو سازگار خیال نہیں کرتا، وہاں بیرونی دنیا کیوں کر پاکستان آنے پر آمادہ ہو؟ آپ کی یاددہانی کے لئے عرض کروں کہ رواں سال کے اوائل میں بنگلہ دیشی ٹیم کا دورہ پاکستان صرف اس وجہ سے کھٹائی میں پڑا کہ ڈھاکہ کی ہائی کورٹ میں ایک شہری نے پاکستان کے حالات پر سوال اٹھا کر عدالت سے ٹیم کی پاکستان روانگی روکنے کا پروانہ حاصل کرلیا تھا درخواست گزار کے وکیل نے کہا کہ انہوں نے اپنی پٹیشن میں پاکستان ہی کے اخبار کے کچھ مضامین کا حوالہ دیا ہے، جن کی رو سے پاکستان میں غیرملکی ٹیموں کے لئے حالات سازگار نہیں۔ ایسے موقع پر جب پاکستان کرکٹ بورڈ ملک میں بین الاقوامی کرکٹ مقابلوں کے حوالے سے جاری قحط کے خاتمے کے لئے کوشاں ہے، میڈیا ڈیپارٹمنٹ کا یہ بیان کیا گل کھلا سکتا ہے؟ خود اندازہ کرلیجیے۔ اس طرز عمل سے ایک بات واضح ہوتی ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ کے شعبوں میں باہمی تال میل کی کمی ہے، جس کی ایک وجہ شاید تمام ہی فیصلوں میں چیئرمین پی سی بی کی مرضی کا عمل دخل ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام شعبے بشمول ذرائع ابلاغ آزادی سے کام کریں اور ملکی کرکٹ کی ساکھ کی بہتری کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کی جانب سے ٹورنامنٹ کو لاہور منتقل کیے جانے کے حوالے سے بورڈ کے سینئر افسر وسیم باری کہتے ہیں کہ یہ فیصلہ کڑے دل سے نہ چاہتے ہوئے کیا گیا۔ چلیں مان لیتے ہیں مگر کڑے دل کے ساتھ وہ فیصلہ ہی کیوں جس میں نتیجہ خاطر خواہ نہ آنے کے قوی امکانات بھی موجود ہیں۔ سال کے آخری مہینے میں ہونے والے ٹورنامنٹ سے قبل ہی لاہور میں بارشوں اور رات کے اوقات میں اوس کے باعث تمام میچز کے رات میں انعقاد سے اجتناب برتا گیا ہے۔ میچ کے اوقات کے باعث تماشائیوں کی بڑی تعداد کس طرح اپنے کام کاج چھوڑ کر میدانوں کا رخ کرپائے گی، یہ ایک لمحہ فکریہ ہے کیوں کہ بہرحال یہ پاکستان کا سب سے بڑا ٹی ٹوئنٹی کرکٹ ٹورنامنٹ ہے۔ ٹیموں کے ناموں سے شروع کیا جانیوالا یہ مضمون کرکٹ بورڈ کے کاموں پر اختتام پذیر ہوگیا تاہم فیصلہ بورڈ کرے کہ اس کے لیے کیا ممکن ہے۔ موجودہ حالات میں کاموں میں بہتری یکسر ممکن نہیں تو چلیں پھر ناموں کی تبدیلی ہی سے کام چلالیں۔

ون ڈے کرکٹ میں ٹیموں کے مجموعی اسکور کا عالمی ریکارڈ!!

تحریر: ایس ایم خالد

کرکٹ کی یہ جگمگاتی' جھلملاتی آنکھوں کو چکا چوند کر دینے والی ناقابل یقین حقیقتوں سے مزین اس دنیا میں گزرتے لمحوں کے ساتھ کوئی نہ کوئی حیرت انگیز واقعہ رونما ہوتا ہے اور کچھ دنوں اس کی بڑی دھوم رہتی ہے جیسے ہی کوئی نیا ریکارڈ بنا پچھلا تاریخ کا حصہ بن جاتا ہے ایسے ہی حیران کن واقعات پر مبنی یہ تحریر قارئین کرکٹر کے لئے ہم نے تیار کی ہے جس میں کرکٹ کے میدان میں وقتاً فوقتاً رونما ہونے والے سنسنی خیز لمحات جس میں دنیائے کرکٹ سے تعلق رکھنے والی ٹیموں کی جانب سے زیادہ سے زیادہ مجموعی ریکارڈ کی تفصیل حاضر خدمت ہے۔ اس کا آغاز پڑوسی ملک بھارت سے کرتے ہیں جہاں گزشتہ برس دورے پر آئی ہوئی مہمان ویسٹ انڈین ٹیم کے خلاف میزبان بھارت کی طرف سے ان کی تاریخ کا سب سے بڑا مجموعی اسکور پانچ وکٹوں کے نقصان پر 418 رنز کا ہے۔ یہ سیریز کا چوتھا ایک روزہ کرکٹ میچ ہے جس میں بھارتی اسٹار وریندر سہواگ کے 219 رنز کی دلکش اننگ بھی اس سیریز کی یادگار ہے اس کے علاوہ بھارت اس سے قبل ایسے بڑے ہدف چار مرتبہ عبور کر چکا ہے اس کے بعد دوسری کرکٹ ٹیم جنوبی افریقہ ہے جس نے چار سو کا یا اس سے زیادہ کا ہندسہ دو مرتبہ حاصل کیا اس کے علاوہ آسٹریلیا' سری لنکا اور نیوزی لینڈ ان ٹیموں نے چار سو کا مجموعہ ایک ایک بار حاصل کیا دیگر چھ ممالک کی کرکٹ ٹیمیں ایسی ہیں جو چار سو کے ہندسہ کے قریب پہنچنے کے باوجود اسے پار نہ کر سکیں سب سے بڑا مجموعی اسکور کا کارنامہ آئی لینڈرز نے ایمسٹلوین میں ہالینڈ کے خلاف 4 جولائی 2006ء کو ون ڈے کرکٹ کا اب تک کا سب سے بڑا مجموعی اسکور 9 وکٹوں پر 443 رنز کا قائم کیا۔ دنیائے کرکٹ میں اب تک سولہ کے قریب ایسے مواقع دیکھنے میں آئے ہیں جب ٹیموں نے کسی بڑے ٹارگٹ کے حصول کا کوئی کارنامہ انجام دیا ہو۔ کرکٹ ہسٹری میں پہلی بار سری لنکا کی کرکٹ ٹیم نے کینیڈی کی مقام پر کینیا کے خلاف پانچ وکٹوں پر 398 رنز کا پہاڑ جیسا اسکور کر کے بڑے اسکور بنانے کی روایت کی بنیاد ڈالی یہ میچ 6 مارچ 1996ء کو کھیلا گیا۔ دوسری مرتبہ انگلینڈ نے بنگلہ دیش کے خلاف 21 جون 2005ء کو ناٹنگھم میں چار وکٹوں پر 391 رنز کا ریکارڈ قائم کیا۔ تیسرا بڑا ہدف 24 اگست 2005ء کو نیوزی لینڈ نے زمبابوے کے خلاف بلاوایو میں 44 اوورز میں پانچ وکٹوں کے نقصان پر 397 رنز کا ایک سکور بنایا۔ چوتھا بڑا ٹارگٹ جو اس وقت ایک مشکل ٹارگٹ تھا جسے اس سے پہلے کوئی ٹیم نہیں بنا سکی تھی آسٹریلیا نے یہ پہاڑ جیسا اسکور جوہانسبرگ میں 12 مارچ 2006ء کو چار کھلاڑیوں کے پویلین جانے کے بعد 434 رنز کا قائم کر کے ایک روزہ کرکٹ کی تاریخ میں تہلکہ مچا دیا۔ پانچواں بڑا اسکور آسٹریلیا کے 434 رنز کے جواب میں اسی گراؤنڈ پر اسی روز 12 مارچ 2006ء کو جنوبی افریقہ نے اپنے نو کھلاڑیوں کے آؤٹ ہونے پر 438 رنز کا قائم کیا۔ ون ڈے کرکٹ میں یہ چھٹی بار ایسا دیکھنے میں آیا ہے جب کسی ٹیم یعنی سری لنکا نے زیادہ رنز بنانے کا ریکارڈ ہالینڈ کے خلاف ایمسٹلوین میں 4 جولائی 2006ء کو نو وکٹوں کے نقصان پر حاصل کیا۔ ساتویں مرتبہ جنوبی افریقہ نے زمبابوے کے خلاف پوشف اسٹروم میں 20 ستمبر 2006ء کو پانچ وکٹوں پر 418 رنز کا ریکارڈ قائم کیا۔ آٹھویں مرتبہ یہ بڑے اسکور کا کارنامہ پاکستان کے خلاف جنوبی افریقہ نے سینچورین میں چار فروری 2007ء کو چھ کھلاڑیوں کے آؤٹ ہونے پر 392 رنز کا قائم کیا۔ نویں بار یہ کارنامہ بھارتی کرکٹ ٹیم نے برمودا کرکٹ ٹیم کے خلاف پورٹ آف اسپین میں 5 وکٹوں پر 413 رنز بنا کر قائم کیا یہ میچ 19 مارچ 2007ء کو کھیلا گیا۔ دسویں بار 402 رنز کا مجموعی اسکور نیوزی لینڈ نے آئرلینڈ کی کرکٹ ٹیم کے خلاف ابرڈین میں دو وکٹوں پر یکم جولائی 2008ء کو بنایا۔ گیارہویں بار آٹھ مارچ 2009ء کو بھارتی کرکٹ ٹیم نے کرائسٹ چرچ میں نیوزی لینڈ کے خلاف چار وکٹوں کے نقصان پر 392 رنز کا ریکارڈ بنایا۔ بارہویں مرتبہ بھارت کے خلاف پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے سری لنکن نے 15 دسمبر 2009ء کو دورہ بھارت کے دورہ راجکوٹ میں آٹھ وکٹوں کے گرنے پر 411 رنز کا ایک مشکل ہدف دیا جس کو بھارت نے باآسانی سات وکٹوں پر 414 رنز بنا کر پورا کر لیا جبکہ ترتیب کے اعتبار سے یہ تیرہواں موقع تھا' 14 ویں بار یہ دورہ بھارت میں جنوبی افریقہ نے میزبان بھارت کے خلاف دوسرے ایک روزہ میچ میں جو کہ 24 فروری 2010ء کو گوالیار میں کھیلا گیا تین کھلاڑیوں کے نقصان پر 401 رنز کا ریکارڈ قائم کیا اس ون ڈے کی قابل ذکر بات ٹنڈولکر کی 200 رنز کی ناقابل شکست انفرادی اننگ تھی۔ پندرہویں بار یہ وقت 22 اکتوبر 2010ء کو آیا جب جنوبی افریقہ نے بینونی میں زمبابوے کے خلاف چھ وکٹوں پر 399 رنز کا مجموعہ حاصل کیا۔ 16 ویں بار بھارت نے ویسٹ انڈیز کے خلاف اندور میں 8 دسمبر 2011ء کو پانچ وکٹوں پر 418 رنز اسکور کئے اس میچ کی خاص بات وریندر سہواگ کی 219 رنز کی خوبصورت اننگ تھی جس کی بدولت بھارت نے ایک مشکل ہدف کا کارنامہ سرانجام دیا۔ ایک روزہ کرکٹ کی تاریخ میں اس سے پہلے نو مرتبہ کرکٹ ٹیموں نے چار سو کا ہندسہ عبور کیا یہ دسویں بار ایسا ہوا ہے کرکٹ میں ہر روز کوئی نہ کوئی ریکارڈ بنتا اور ٹوٹتا ہے جب تک کرکٹ کھیلی جائے گی ایسے دل ہلانے والے واقعات نظروں کے سامنے آئیں گے۔

پہلی اننگز میں 500 رنز لیکن مقدر شکست

ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں ایسا مواقع شاذونادر ہی آئے ہیں کہ کوئی ٹیم پہلی اننگز میں 500 سے زیادہ مجموعہ حاصل کرے اور پھر بھی شکست دوچار ہو۔ کچھ ایسا ہی' کارنامہ 'بنگلہ دیش نے انجام دیا جو میرپور، ڈھاکہ میں ویسٹ انڈیز کے خلاف پہلی اننگز میں 556 رنز بنانے کے بعد دوسری اننگز میں 245 رنز کا تعاقب کرتے ہوئے 167 رنز پر ڈھیر ہو گیا اور 77 رنز سے شکست کھا گیا۔ تاریخ میں صرف 13 مواقع ایسے آئے ہیں کہ کوئی ٹیم پہلی اننگز میں اتنی شاندار بلے بازی کے باوجود لڑکھڑا گئی ہو۔ جس ٹیم نے اولین اننگز میں سب سے زیادہ رنز بنانے کے باوجود ٹھوکر کھائی وہ آسٹریلیا کی ٹیم تھی جو دسمبر 1894 میں انگلستان کے خلاف سڈنی ٹیسٹ میں 586 رنز بنانے کے باوجود شکست سے ہمکنار ہوئی۔ اس کے بعد پاکستان کا نمبر آتا ہے جس نے دسمبر 1973 میں آسٹریلیا کے خلاف میلبورن ٹیسٹ میں 574 رنز پر اننگز ڈکلیئر کی اور آسٹریلیا کے پہلی اننگز کے اسکور پر 133 رنز کی برتری بھی حاصل کی لیکن دوسری اننگز میں 293 رنز کا تعاقب کرتے ہوئے محض 200 رنز پر ڈھیر ہو گیا۔ کوئی پاکستانی بلے باز نصف سنچری کو نہ پہنچ پایا اور اننگز 58 ویں اوور میں تمام ہوئی۔ اس شکست کے ساتھ ہی پاکستان سیریز بھی ہار گیا تھا۔ مذکورہ بالا مقابلے کے علاوہ دو مواقع ایسے آئے ہیں جہاں پاکستانی پہلی اننگز میں اتنا بڑا ہمالیہ کھڑا کرنے کے باوجود جیت نہ پایا۔ اور یہ دونوں مواقع 2006 کے بدقسمت دورِ انگلستان میں آئے جہاں ہیڈ نگلے ٹیسٹ میں 538 رنز بنا کر 23 رنز کی برتری حاصل کرنے کے بعد شکست پاکستان کا مقدر ٹھہری جبکہ محض 18 دن بعد اوول ٹیسٹ میں بھی یہی ہوا جہاں امپائر ڈیرل ہیئر کی جانب سے بال ٹمپرنگ کا الزام عائد کیے جانے کے بعد قومی ٹیم نے میدان میں اترنے سے انکار کر دیا اور بالآخر امپائروں نے انگلستان کو فاتح قرار دے دیا۔ مجموعی طور پر بنگلہ دیش اس فہرست میں چوتھی پوزیشن پر ہے کیونکہ یہ 556 رنز جیسا بھاری مجموعہ حاصل کرنے کے باوجود شکست سے دوچار ہوا۔

پاکستانی نژاد لیگ اسپنر فواد احمد آسٹریلین فرنچائز کے لئے اہم

پاکستانی نژاد لیگ اسپنر فواد احمد کی آسٹریلیا میں پناہ کی درخواست منظور ہونے کے بعد کئی ٹیمیں فواد احمد کی خدمات حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتی ہیں جن میں ایڈیلیڈ اسٹرائیکرز، میلبورن رینی گیڈز اور بعض دوسری ٹیمیں شامل ہیں پاکستان میں ایبٹ آباد اور پاکستان کسٹمز کی جانب سے دس فرسٹ کلاس میچز کھیلنے والے کھلاڑی کو چند سال قبل شدت پسندوں کی جانب سے دھمکیوں کے بعد وطن چھوڑنا پڑا کیونکہ وہ بچوں کی کوچنگ کے سداتھ ہی خواتین کے حقوق کی ایک این جی او کے لئے بھی کام کررہے تھے۔

اولمپکس 2016ء کے بعد یوسین بولٹ کا ٹریک تبدیل کرنے کا ارادہ

اسپرنٹ اسٹار یوسین بولٹ رواں سال بگ بیش لیگ میں شرکت سے محروم رہے جن کے مذاکرات شین وارن کی ٹیم میلبورن اسٹارز سے ہو رہے تھے لیکن انہوں نے اب اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ اولمپکس 2016ء کے بعد شاید وہ فٹ بال یا کرکٹ کھیلنا شروع کردیں۔ چھبیس سالہ جمیکن ایتھلیٹ کے ایجنٹ کا کہنا ہے کہ بولٹ کی تمام تر توجہ ماسکو میں ہونے والی ورلڈ چیمپئن شپ کی تیاریوں پر مرکوز ہے، جب وہ اپنا رننگ کیریئر ختم کردیں گے تو پھر کرکٹ یا فٹ بال کے کھیل میں طبع آزمائی کریں گے۔

کے سی سی اے انکوائری کمیٹی حسن رضا کے خلاف ایکشن لینے میں ناکام

کراچی سٹی کرکٹ ایسوسی ایشن کی انکوائری کمیٹی نے کراچی زیبرا کے کپتان حسن رضا کے خلاف کوئی انضباطی کارروائی نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے لیکن انہیں کراچی زیبراز کی کپتانی سے بھی فارغ کردیا گیا اور اس ہدایت کے ساتھ کہ انہیں ایک سال تک یہ ذمہ داری نہیں دی جائے گی۔ انکوائری کمیٹی کی سربراہی کے سی سی اے کے سیکرٹری اعجاز احمد فاروقی کررہے تھے جبکہ سینئر صحافی قمر احمد بھی کمیٹی میں شامل تھے۔ حسن رضا پر گزشتہ سیزن میں فیصل بینک ٹی ٹوئنٹی میچ کے دوران میچ فکسنگ کا الزام تھا لیکن یہ الزامات ثابت نہ ہونے کی وجہ سے کے سی سی اے انکوائری کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ حسن رضا کے خلاف کوئی سخت ایکشن نہ لیا جائے۔ دو ممبر کمیٹی جس کی معاونت کراچی زیبرا کے منیجر سعید جبار کر رہے تھے جنہوں نے حسن رضا کے بطور کپتان کردار پر شدید تحفظات کا اظہار کیا۔ کمیٹی کے مطابق اس فیصلے سے ان کے کیریئر پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اور وہ بدستور ڈومیسٹک کرکٹ کھیلتے رہیں گے۔ حسن رضا کمیٹی کے سامنے پیش ہوئے اور کمیٹی کے تحفظات سننے کے بعد انہوں نے اپنے رویے پر معافی مانگی اور وعدہ کیا کہ مستقبل میں اپنا طرز عمل بہتر بنائیں گے۔

آسٹریلین ٹیم کے ساتھ رہ کر بہت کچھ سیکھا ہے: مچل اسٹارک

جنوبی افریقہ کے خلاف ٹیسٹ سیریز میں شرکت کے لئے پرامید آسٹریلین فاسٹ بالر مچل اسٹارک کا کہنا ہے کہ وہ ٹیم کے ساتھیوں کے درمیان رہ کر بہت کچھ سیکھ گئے ہیں اور انہیں محسوس ہوتا ہے کہ ان کے کھیل میں واضح بہتری آرہی ہے لیکن ان سے الگ ہو کر لگتا ہے کہ کچھ بھول رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ نیٹ پر ان کی گیندیں جس طرح سوئنگ ہو رہی ہیں اس کو دیکھ کر اندازہ ہے کہ میچوں میں بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا اور خشک وکٹ پر انہیں ریورس سوئنگ کرنے کا موقع بھی مل سکے گا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ فاسٹ بالرز روایتی بالنگ کے ساتھ ہی ریورس سوئنگ کا ہتھیار بھی استعمال کریں گے۔

ایسیکس نے انگلش فاسٹ بالر ساجد محمود سے دو سالہ معاہدہ کرلیا

انگلش ٹیم کے فاسٹ بالر ساجد محمود کا کیریئر ایک بار پھر نئی راہ پر گامزن ہونے جا رہا ہے جن سے انگلش کاؤنٹی ایسیکس نے دو سالہ معاہدہ کرلیا ہے۔ گذشتہ سیزن کے اختتام پر تیس سالہ فاسٹ بالر کو لنکا شائر کاؤنٹی نے ریلیز کردیا تھا جنہیں اس سے پہلے سیزن کے وسط میں لون پر سمرسٹ میں بھیج دیا گیا تھا۔ 2009ء میں آخری بار انگلینڈ کی نمائندگی کرنے والے ساجد محمود آٹھ ٹیسٹ، چھبیس ون ڈے اور چار ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میچ کھیل چکے ہیں۔

ویمنز ورلڈ کپ ٹرافی بھارتی کسٹمز حکام نے ایئرپورٹ پر روک لی

گذشتہ دنوں ویمنز ورلڈ کپ برائے 2013ء کی ٹرافی کی نقل جسے ایک تشہیری مہم کی خاطر ممبئی لایا گیا تھا کسٹمز حکام نے ایئرپورٹ پر اپنے قبضے میں لے لی۔ ٹورنامنٹ آئندہ سال ممبئی میں ہی کھیلا جائے گا۔ ٹرافی دبئی سے بیگیج کے ذریعے بھارت پہنچی حالانکہ کسٹمز کے قوانین کے تحت اسے بذریعہ کارگو بھیجنا چاہئے تھا۔ ایئرپورٹ کسٹمز آفیشل پی ایم حلیم کے مطابق ٹرافیاں صرف کارگو کے ذریعے بھارت لائی جاسکتی ہیں اور اس بات کی ماضی میں وضاحت کی جا چکی ہے کہ انہیں بیگیج میں لانا خلاف قانون ہے۔ اگر کوئی بیگیج میں ٹرافی لانا چاہتا ہے تو اسے پہلے سے اجازت لینا پڑتی ہے اور اب قواعد کے لحاظ سے اتھارٹیز کو اس پر عائد ڈیوٹی ادا کرنا ہوگی۔ مذکورہ آفیشل کے مطابق انہیں بھارتی کرکٹ بورڈ کی جانب سے ایک خط موصول ہوا ہے جس میں ٹرافی کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کی درخواست کی گئی ہے لیکن ٹرافی سینٹرل گورنمنٹ کی جانب سے منظوری کے بعد ہی ریلیز کی جاسکتی ہے۔ آئی سی سی کے ترجمان نے وضاحت کی ہے کہ انہوں نے اس صورت حال سے بچاؤ کے لئے تمام کاغذی کارروائی مکمل کی تھی۔ یہ تیسرا موقع ہے کہ بھارتی کسٹمز حکام نے ٹرافیوں کو ایئرپورٹ پر روکا ہے، اس سے پہلے دو ہزار گیارہ کی ورلڈ کپ مارکیٹنگ ٹرافی اور پھر ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کی مارکیٹنگ ٹرافی کو بھی روکا گیا تھا جو تمام ہی ٹرافیوں کی نقول تھیں۔

روری کلائن فیلٹ اولین ٹیسٹ میں کارنامہ دکھانے سے محروم

برسبین ٹیسٹ میں کیریئر کی پہلی آزمائش نئے جنوبی افریقی کھلاڑی روری کلائن فیلٹ کو خوشی کا ایک لمحہ بھی فراہم نہیں کرسکی، بلکہ اولین آزمائش ٹیسٹ کیپ ملنے کی خوشی تک محدود رہی۔ وہ ورنن فیلانڈر اور مرچنٹ ڈی لانگے کے مقابلے میں مکمل طور پر ناکامی سے دوچار ہوئے جو کہ پروٹیز کی جانب سے میدان میں اتارے جانے والے آخری فاسٹ بالرز ہیں۔ کلائن فیلٹ نے برسبین میں اکیس اوورز کے دوران کسی کامیابی کے بغیر ستانوے رنز دے ڈالے، ان کی بارہ نو بالز نے بھی بالنگ کوچ کے منہ کا ذائقہ خراب کردیا جبکہ اتنی بار ناقص فیلڈنگ کے مظاہرے نے کپتان کو بھی سوچنے پر مجبور کردیا کہ انہیں کہاں چھپایا جائے۔ حالات کے پیش نظر یہ کارکردگی اتنی بری بھی نہیں تھی کیونکہ فیلانڈر اور مرچنٹ ڈی لانگے کو اپنے ہوم گراؤنڈز پر کھیلنے کا موقع دیا گیا تھا جہاں وہ بھرپور حوصلے کے ساتھ چمکنے میں کامیاب رہے لیکن کلائن فیلٹ کو بیرون ملک کھیلنے کا چانس ملا تھا۔

وکٹ کیپنگ کا بوجھ ڈی ویلیئرز کی بیٹنگ کو متاثر کر رہا ہے

سابق آسٹریلین وکٹ کیپر ایان ہیلی نے جنوبی افریقی کھلاڑی ابراہام ڈی ویلیئرز کی دوہری صلاحیتوں پر یہ کہتے ہوئے سوال کھڑا کردیا ہے کہ وہ کتنے ہی دعوے کریں لیکن ان کی بیٹنگ کی مہارت وکٹ کیپنگ کے پیچھے چھپ گئی ہے۔ ہیلی کا کہنا ہے کہ کوئی وجہ نہیں کہ ڈی ویلیئرز خود کو ایک موثر وکٹ کیپر بیٹسمین ثابت نہ کرسکیں لیکن وہ انہیں اسی صورت میں کامیاب سمجھیں گے جب وہ سخت اور مخالف حالات میں بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کریں۔ ہیلی کے مطابق انہیں اسی وقت بہترین کی سند دی جاسکے گی جب وہ دباؤ کی حالت میں اپنا عمدہ کھیل پیش کریں گے۔ سابق آسٹریلین وکٹ کیپر کا کہنا ہے کہ وہ جنوبی افریقی کھلاڑی کو بغور دیکھنا چاہتے ہیں لیکن انہیں محسوس ہوتا ہے کہ وکٹ کیپنگ نے ڈی ویلیئرز کی بیٹنگ میں اثر انگیزی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ ہیلی کی بات غلط بھی نہیں ہے کیونکہ مارک باؤچر سے وکٹ کیپنگ کے دستانے لینے کے بعد سے اب تک ڈی ویلیئرز ایک نصف سنچری بھی نہیں بنا سکے ہیں۔

جنوبی افریقی میڈیا کنسلٹنٹ لیوک الفریڈ کی کتاب ایک نیا تنازعہ

جنوبی افریقی کرکٹ ٹیم کے کھلاڑی اپنے اسٹاف کے ایک رکن کی جانب سے لکھی گئی کتاب میں ہارنے اور ڈھے جانے والے جیسے خطابات پر بری طرح چراغ پا ہیں جن کا کہنا ہے کہ یہ بے وقت کی راگنی ان کے دورہ آسٹریلیا کو تباہ بھی کرسکتی ہے۔ جنوبی افریقی ٹیم کے میڈیا کنسلٹنٹ لیوک الفریڈ کی تحریر کردہ کتاب کے مندرجات منظر عام پر نہیں آئے لیکن اس کا سرورق ہی انہیں اشتعال دلانے کے لئے کافی ہے۔ کتاب کا عنوان "ہارنے کا فن" (پروٹیز ورلڈ کپ میں چوک کیوں ہوئے) ہے جو جنوبی افریقہ میں بک شیلف کی زینت بن گئی ہے۔ کتاب میں اندرون خانہ کہانیوں اور اذیت ناک تاریخ سے پردہ اٹھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ پروٹیز پچاس اور بیس اوورز کے فارمیٹ پر مشتمل ورلڈ کپ مقابلوں میں اچانک شکست سے دوچار کیوں ہوجاتے ہیں۔ بری طرح مشتعل جنوبی افریقی آفیشلز لیوک الفریڈ سے اپنے راستے جدا کرنے کے عمل سے گذر رہے ہیں لیکن جنوبی افریقی لیبر لاء کے تحت کتاب کے مصنف اب بھی کرکٹ جنوبی افریقہ سے زیر معاہدہ ہیں۔

جونٹی رھوڈز آف روڈ چیمپئن شپ میں شرکت کے لئے تیار

جنوبی افریقہ کے سابق بیٹسمین اور غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک فیلڈر جونٹی رہوڈز نے موٹر سائیکل پر سوار ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے، جو نومبر کے آخر میں ابسا آف روڈ چیمپئن شپ میں شرکت کریں گے۔ جنوبی افریقہ کے آف روڈ ریسنگ کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ ویسٹ رینڈ میں منعقدہ ایونٹ کے دوران جونٹی رہوڈز بھی ان نامور شخصیات میں شامل ہوں گے جنہیں گولڈ 400 آف روڈ ریس میں شرکت کرنا ہے۔ وہ جنوبی افریقہ کے چیمپئن رائیڈر آر جی رور فورڈ کے ساتھی ڈرائیور کی حیثیت سے اپنا کردار نبھائیں گے۔ ان سے پہلے ایک اور پروٹیز سابق فاسٹ بالر فانی ڈی ویلیئرز بھی اس ایونٹ سے منسلک ہوچکے ہیں۔ منتظمین کے مطابق اسپورٹس کی شخصیات کو ایونٹ میں شرکت کے لئے ان کے مقابلے سے بھرپور جذبے کے سبب منتخب کیا گیا ہے۔

شین وارن برطانیہ میں سکونت اختیار کریں گے

سابق آسٹریلوی لیگ اسپنر شین وارن نے برطانیہ میں سکونت اختیار کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے جس کے لئے انہوں نے ایک بیش قیمت گھر بھی خرید لیا ہے جہاں وہ اپنی منگیتر ہالی ووڈ اداکارہ ہرلے کے ساتھ شادی کے بعد قیام کریں گے۔ شہرہ آفاق کرکٹر نے ڈربی شائر کاؤنٹی کے قریب واقع شمالی مغربی لیسٹر شائر کے علاقے میں 187 ایکڑز پر محیط چھ ملین پاؤنڈ کا مینشن خریدا ہے جس میں تیرہ کمرے، پانچ بیڈ رومز، ڈائننگ و ڈرائنگ روم، نجی جھیل کے علاوہ ٹینس کورٹس بھی شامل ہیں۔

شعیب ملک کا ثانیہ مرزا کو چھبیسویں سالگرہ پر پینٹنگ کا تحفہ

پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان شعیب ملک نے کہا ہے کہ دورہ بھارت میں جو اچھا کھیل پیش کرے گی وہی ٹیم کامیاب ہوگی میں بھارت میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کیلئے مکمل طور پر تیار ہوں۔ انہوں نے اپنی اہلیہ ثانیہ مرزا کی سالگرہ میں ان کی اور میری فیملی نے شرکت کی اور سب نے ملکر سالگرہ کا کیک کاٹا اور میں نے ان کو "پینٹنگ" کا تحفہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاک بھارت کرکٹ سیریز میں کانٹے کا مقابلہ ہوگا اور جو اچھا کھیلے گا وہی جیتے گا۔ انہوں نے کہا کہ ثانیہ مرزا کی مصروفیات سے انہیں کوئی پریشانی نہیں، جب تک چاہیں ٹینس کھیلیں، جب بھی موقع ملتا ہے، ایک ساتھ وقت گزارتے ہیں اور ساتھ رہتے ہیں، آج بھی ایسا لگتا ہے جیسے دونوں بوائے فرینڈ اور گرل فرینڈ ہوں۔

فارم کی بحالی کے لئے پر امید ہوں، شاہد آفریدی

پاکستان کرکٹ ٹیم کے آل راؤنڈر شاہد آفریدی پر امید ہیں کہ قومی ٹی ٹوئنٹی ایونٹ میں وہ اپنی فارم دوبارہ حاصل کر لیں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ اپنی حالیہ کارکردگی سے خوش نہیں ہیں لیکن ڈومیسٹک ٹی ٹوئنٹی ایونٹ میں انہیں ہوم گراؤنڈ پر کھیلنے کا موقع ملے گا جس سے انہیں امید ہے کہ وہ پرانے ردہم میں واپس آجائیں گے۔ ڈومیسٹک ٹی ٹوئنٹی ایونٹ دو سے دس دسمبر تک کھیلا جائے گا۔ واضح رہے کہ شاہد آفریدی گزشتہ کچھ عرصے سے غیر متاثر کن کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں خاص کر بیٹنگ کے حوالے سے انہوں نے اپنے مداحوں کو شدید مایوس کیا ہے۔ بگ بیش کی اجازت نہ ملنے پر ان کا کہنا تھا کہ پی سی بی کی مرضی ہے کہ وہ کرکٹرز کو اجازت دیں یا نہ دیں انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر بگ بیش میں شرکت کی اجازت ملتی تو وہاں بھی اچھا کھیل پیش کرتے ہوئے فارم بحال کرنے کی کوشش کرتے۔

ٹیم میں کوئی کھلاڑی آٹو میٹک چوائس نہیں، اقبال قاسم

چیف سلیکٹر اقبال قاسم کا کہنا ہے کہ قومی ٹی ٹوئنٹی ٹورنامنٹ کے بعد ہی بھارت کے دورے کے لئے ٹیم منتخب کی جائے گی اور شاہد آفریدی سمیت کوئی بھی کھلاڑی آٹو میٹک چوائس نہیں ہوگا۔ قومی کرکٹ ٹیم کے چیف سلیکٹر اقبال قاسم نے کہا کہ بھارت کا دورہ پاکستان کے لئے بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی ٹی ٹوئنٹی ٹورنامنٹ کے بعد ہی پاکستان کی بھارت جانے والی ٹیم کو حتمی شکل دی جائے گی، ان کا کہنا ہے کہ جلد بازی کے بجائے تمام پہلوؤں کو سامنے رکھنا چاہتے ہیں تاکہ اسکواڈ مضبوط ہو اور کامیابی کے ساتھ کھیل سکے۔ اقبال قاسم نے کہا کہ دورے کے لئے کافی سوچ و بچار کے بعد ٹیم منتخب کریں گے اور شاہد آفریدی سمیت کوئی بھی کھلاڑی آٹو میٹک چوائس نہیں ہوگا بلکہ ڈومیسٹک کرکٹ میں بہترین کارکردگی دکھانے والے کھلاڑیوں کو ہی قابل غور سمجھا جائے گا۔

محمد یوسف کے تجربے کو استعمال کیا جائے گا، چیف سلیکٹر

قومی کرکٹ ٹیم کے چیف سلیکٹر اقبال قاسم نے کہا ہے کہ جنوبی افریقہ کے خلاف ہونے والی سیریز بھی انتہائی اہم ہوگی جس کے لئے سینئر بیٹسمین محمد یوسف کے تجربے سے فائدہ اٹھانے کی بھرپور کوشش کریں گے لیکن وہ کافی عرصے سے کرکٹ نہیں کھیلے ہیں جس کی وجہ سے انہیں فی الحال قابل غور نہیں سمجھا جارہا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ محمد یوسف ڈومیسٹک کرکٹ میں اچھی کارکردگی دکھانے کی کوشش کریں گے جس کے بعد انہیں جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز میں قابل غور سمجھا جاسکتا ہے۔

پروٹیز وکٹ کیپر تھامی سولیکلے کا جنوبی افریقی ٹیم میں نسلی امتیاز کی موجودگی سے انکار

تھامی سولیکلے نے اپنا آخری ٹیسٹ میچ آٹھ سال قبل کھیلا تھا، وہ رواں سال فروری سے کرکٹ جنوبی افریقہ سے زیر معاہدہ ہیں لیکن مارک باؤچر کے بعد سب سے بہترین وکٹ کیپر کو ابھی تک اگلا چانس نہیں مل سکا ہے۔ توقع تھی کہ وہ مارک باؤچر کی ریٹائرمنٹ کے بعد سب سے مضبوط امیدوار ہوں گے لیکن ابراہام ڈی ویلیئرز وکٹ کیپنگ کے دستانے چھوڑنے پر تیار نہیں۔ سولیکلے کے ٹیم سے باہر رہنے کو جنوبی افریقی ٹیم انتظامیہ حکمت عملی قرار دے رہی ہے لیکن سابق فاسٹ بالر مکھایا این ٹینی کے صبر کا پیمانہ چھلک گیا ہے جن کا کہنا ہے کہ اگر تھامی سولیکلے سفید فام ہوتا تو ٹیم میں کھیل رہا ہوتا۔ انہوں نے سوال کیا ہے کہ جنوبی افریقی کرکٹ کو متحد ہوئے بیس برس ہوگئے لیکن اب بھی صرف ایک سیاہ فام افریقن ٹیم میں کیوں ہے؟ تھامی سولیکلے نے سابق کھلاڑی کی جانب سے اس بیان پر کہا ہے کہ شاید ان کا ردعمل کسی دکھ کا نتیجہ ہے۔ وکٹ کیپر نے اعتراف کیا کہ ان کے ساتھ ٹاؤن شپ میں کھیلنے والے این ٹینی آئیکون ہیں جنہوں نے گذرے برسوں میں بہترین کھیل پیش کیا لیکن انہوں نے جو کچھ کہا وہ پریشان کن ہے اور وہ نہیں جانتے کہ انہوں نے ایسا کیوں کہا ہے۔

زبانی جنگ تو کھیل کا حصہ ہے: مائیکل ہسی

جنوبی افریقہ اور آسٹریلیا کے کیمپوں میں یہ بازگشت سنائی دے رہی ہے کہ دونوں ٹیمیں سخت جنگ کرتی رہیں گی جن کے درمیان آپس میں ڈائیلاگ کا تبادلہ جاری رہے گا۔ پہلے ٹیسٹ میں برسبین پر امپائرز اور میچ ریفری نے کسی کھلاڑی پر کوئی چارج نہیں لگایا لیکن پانچ دن کے دوران امپائرز نے بالرز کو کئی بار تنبیہ ضرور کی۔ آسٹریلین کھلاڑی مائیکل ہسی کا کہنا ہے کہ یہ کھیل کا ایک حصہ ہے، میدان میں داخل ہوتے ہی جذبات عروج کو جا پہنچتے ہیں اور یہ ایک مثبت بات ہے کہ دونوں ٹیمیں مقابلے سے بھرپور جذبات کے ساتھ کھیل میں شرکت کرتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ماضی میں بھی مدمقابل بیٹسمینوں کو پریشان کرنے کے لئے اس طرح کے حربے استعمال کئے جاتے تھے، ابراہام ڈی ویلیئرز کا کہنا ہے کہ ماضی میں بھی کینگروز کی حکمت عملی کو ناکام بنایا گیا اور اس بار بھی انہیں غلط ثابت کر دیا جائے گا۔

قومی ٹیم میں واپسی کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں: فواد عالم

قومی کرکٹ ٹیم میں واپسی کی جدوجہد کرنے والے نوجوان بیٹسمین فواد عالم کا کہنا ہے کہ وہ ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں جس کی بدولت وہ اپنی واپسی کو ممکن بنا سکیں۔ انہوں نے اس تصور کو غلط قرار دیا کہ وہ مختصر فارمیٹ کے کھلاڑی ہیں کیونکہ وہ فرسٹ کلاس کرکٹ میں بھاری بھرکم اننگز کھیلتے رہے ہیں اور ان کا ریکارڈ اس بات کا گواہ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر وہ قومی ٹیم سے باہر ہیں تو اس کی وجہ صرف قسمت ہے ورنہ وہ کافی کارکردگی دکھا چکے ہیں۔ فواد عالم کے مطابق یہ کہنا درست نہیں کہ انہیں غلط فارمیٹ میں ابھارا گیا کیونکہ وہ ہر طرز کی کرکٹ میں کھیلنا چاہتے ہیں جس کی ان میں اہلیت بھی ہے۔

بھارتی بیٹسمین سریش رائنا کی مہاراشٹرا کے کوچ اور وکٹوں پر کڑی تنقید

اترپردیش کی جانب سے رانجی ٹرافی کھیلنے والے بھارتی بیٹسمین سریش رائنا نے مہاراشٹر کے کوچ ڈیرموٹ ریوو پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ بیرون ملک سے آنے والے کوچ کو چاہئے کہ وہ نوجوانوں کو اچھی چیزوں کی تعلیم دیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ کسی کے خلاف نہیں لیکن ایک سیزن میں تیس سے چالیس لاکھ روپے لینے والے کوچ کو چاہئے کہ وہ کھلاڑیوں کی بہتر تربیت کرے۔ انہوں نے مخالف ٹیم کی حکمت عملی کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ پہلی اننگز کی برتری کے لئے وہ بڑا اسکور کرنے میں سارا وقت ضائع کر دیتے ہیں اور وکٹیں بھی ان کی مددگار ہوتی ہیں جن میں بالرز کے لئے قطعی کوئی مدد نہیں ہوتی جنہیں اپنی محنت کا کوئی تو صلہ ملنا چاہئے۔ واضح رہے کہ ڈیرموٹ ریوو انگلینڈ کے سابق آل راؤنڈر ہیں۔

ڈین ایلگر جنوبی افریقی اسکواڈ میں جین پال ڈومینی کے متبادل

جنوبی افریقہ کی جانب سے پانچ ون ڈے میچز کھیلنے والے ٹائٹنز کے لیفٹ ہینڈر ڈین ایلگر کو جین پال ڈومینی کی جگہ ٹیم میں شامل کرلیا گیا۔ ڈومینی ایڑی میں انجری کے بعد چھ ماہ کے لئے کھیل سے دور ہو چکے ہیں۔ اگرچہ اس جگہ کے لئے فاف ڈوپلیسس کو بھی ایک ممکنہ امیدوار کہا جارہا تھا لیکن ایلگر کو یہ موقع دیا گیا ہے جو ڈومینی کی طرح بائیں ہاتھ سے اسپن بالنگ بھی کر سکتے ہیں۔

اسٹوارٹ لاء نے آسٹریلین ٹیم کے بیٹنگ کوچ کا عہدہ سنبھال لیا

آسٹریلین ٹیم کے بیٹنگ کوچ جسٹن لینگر نے ویسٹرن آسٹریلیا کے بیٹنگ کوچ کی ذمہ داریاں قبول کرلی ہیں جن کی جگہ جنوبی افریقہ کے خلاف بقیہ سیریز میں اسٹوارٹ لاء آسٹریلین ٹیم میں بیٹنگ کے مسائل کی دیکھ بھال کریں گے۔ بھارتی باغی لیگ آئی سی ایل اور پھر آئی پی ایل میں اپنی ذمہ داریاں نبھانے والے اسٹوارٹ لاء کے مطابق قومی ٹیم کے بیٹنگ کوچ کا عہدہ ایک بڑا اعزاز ہے۔

سابق کھلاڑی گریگ رچی کی جانب سے نسلی امتیاز پر مبنی اور مسلمان مخالف تبصرہ

آسٹریلیا کے سابق کھلاڑی گریگ رچی نے اس بات پر معافی مانگ لی ہے کہ انہوں نے گابا میں منعقدہ ایک ظہرانے میں ناخوش گوار اور مسلمان مخالف زبان استعمال کی تھی۔ برسبین ٹیسٹ کے پہلے روز گابا ممبرز کلب لنچ میں تیس ٹیسٹ اور چوالیس ون ڈے کے تجربہ کار باون سالہ سابق کھلاڑی کو گیسٹ اسپیکر کی حیثیت سے مدعو کیا گیا تھا جہاں گریگ رچی نے ایک قصہ سناتے ہوئے نسلی امتیاز پر مبنی لفظ "کافر" ادا کر کے حاضرین کو قہقہے لگانے پر مجبور کر دیا بلکہ مسلمانوں کی تضحیک کرتے ہوئے ایک ناپسندیدہ لطیفہ بھی سنا ڈالا۔ کرکٹ آسٹریلیا کے ترجمان کے مطابق ایک سینئر آفیشل نے گریگ رچی سے رابطہ کیا تو انہوں نے اپنی تقریر میں شامل مواد کی تصدیق کی جس پر کرکٹ آسٹریلیا نے گریگ رچی پر واضح کر دیا کہ ان کا تبصرہ واقعی "ناقابل برداشت" ہے۔ گریگ رچی نے بڑی ڈھٹائی سے اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ وہ یہ قصہ کئی بار سنا چکے ہیں اور یہ سیاق وسباق سے ہٹ کر نہیں ہے۔ گریگ رچی اپنے متنازع بیانات کے باعث پہلے بھی مسائل پیدا کرتے رہے ہیں جن کو چینل نائن نے بھی معطل کر دیا تھا جب انہوں نے مبینہ طور پر ایک ایئرلائن کے ملازم کے خلاف نسلی امتیاز پر مبنی جملے ادا کئے تھے جبکہ نو سال پہلے آسٹریلیا بمقابلہ بھارت ٹیسٹ کے دوران گراؤنڈ میں ہونے والا ان کا ایک شو بھی اسی وجہ سے روک دیا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

اینڈریو اسٹراؤس کیریئر کا اختتام ان کے شایان شان نہ ہوسکا!!

10سال تک انگلش کرکٹ کے لیے عظیم خدمات انجام دینے اور نشیب و فراز دیکھنے کے بعد اینڈریو اسٹراؤس اب تمام طرز کی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان لے چکے ہیں جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز میں 0-2 کی مایوس کن شکست اور گزشتہ سال حاصل کردہ ٹیسٹ نمبرون پوزیشن گنوانے کے باعث اسٹراؤس کے کیریئر کا اختتام اس طرح نہیں ہوا جس طرح وہ چاہ رہے تھے۔ اینڈریو اسٹراؤس تیسرے انگلش کپتان ہیں جنہوں نے جنوبی افریقہ کے خلاف شکست کے بعد استعفیٰ دیا۔ انہوں نے جنوبی افریقہ کے خلاف لارڈز کے تاریخی میدان میں اپنا 100واں اور آخری ٹیسٹ مقابلہ کھیلا اور اسی میدان میں اپنے کرکٹ سفر کے تمام ہونے کا اعلان کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز سے قبل ہی ریٹائرمنٹ کا فیصلہ ان کے دماغ میں تھا اور سیریز کے دوران ناقص کارکردگی نے اس فیصلے پر مہر ثبت کی۔ یوں 2003 میں شروع ہونے والا بین الاقوامی کیریئر اور 2009 سے شروع ہونے والا قائدانہ دور اپنے اختتام کو پہنچا۔ اسٹراؤس نے کہا کہ گزشتہ چند ہفتوں میں طویل غور و خوض کے بعد میں نے انگلستان کے ٹیسٹ کپتان کا عہدہ چھوڑنے اور تمام طرز کی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا فیصلہ کیا یہ بلاشبہ ایک بہت مشکل فیصلہ تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ انگلش کرکٹ ٹیم اور خود میرے بھی بہترین مفاد میں ہے کہ میں اس مرحلے پر جدا ہو جاؤں۔ اس حیرت انگیز سفر کے دوران بہت سارے ایسے لوگ رہے جنہوں نے میری مدد کی، لیکن میں خصوصی طور پر مڈل سیکس کاؤنٹی اور انگلستان کے کھلاڑیوں کا شکر گزار ہونا چاہوں گا جن کے ساتھ میں اتنے عرصے کھیلتا رہا، اور ان ٹیموں کے کوچز اور مددگار عملے کا بھی جن کے ساتھ کام کرنے کو میں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔ اس میں خصوصی طور پر میں اینڈی فلاور اور ڈنکن فلیچر کا نام لوں گا۔ انہوں نے کہا کہ بحیثیت کرکٹر میں نے جو کچھ حاصل کیا اس پر مجھے بہت فخر ہے اور میں خود کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ میں چند عظیم لمحات میں انگلستان کی قومی ٹیم کا حصہ رہا۔ اسٹراؤس نے 100 ٹیسٹ میچز پر محیط کیریئر میں 40.91 کی اوسط سے 7037 رنز بنائے جبکہ 127 ایک روزہ میں ان کا اوسط 35.63 رہا اور انہوں نے 4205 رنز بنائے۔ اینڈریو اسٹراؤس نے 2 مارچ 1977 کو جوہانسبرگ میں جنم لیا۔ انگلینڈ، مڈل سیکس، ناردرن ڈسٹرکٹس کی انہوں نے نمائندگی کی۔ وہ اوپننگ بلے باز کے روپ میں کھیلتے رہے۔ انہوں نے عالمی کپ 2011 میں کوارٹر فائنل میں سری لنکا کے ہاتھوں شکست کے بعد ایک روزہ کرکٹ چھوڑ دی تھی اور ان کی جگہ قیادت ایلسٹر کک کو سونپی گئی۔ اس موقع پر نئے کپتان ایلسٹر کک اور انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ کے چیف ایگزیکٹو ڈیوڈ کولیئر نے بھی خطاب کیا اور اسٹراؤس کی عظیم خدمات کو سراہا۔ اینڈریو اسٹراؤس نے 2004 میں نیوزی لینڈ کے خلاف لارڈز میں اپنے کیریئر کا آغاز سنچری کے ساتھ کیا اور اسی میدان پر اپنا 100واں آخری ٹیسٹ جنوبی افریقہ کے خلاف کھیلا۔ بحیثیت کپتان انہوں نے 2009 اور 11-2010 میں یکے بعد دیگرے دو ایشیز سیریز جیتیں اور ساتھ ساتھ ان کے عہد میں گزشتہ سال بھارت کے خلاف 0-4 کی تاریخی کامیابی حاصل کر کے ٹیسٹ کی نمبر ایک ٹیم ہونے کا اعزاز بھی حاصل کیا لیکن جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز میں انگلستان کو 0-2 کی شکست جھیلنا پڑی جو اسٹراؤس کی قیادت میں پہلی ہوم سیریز شکست تھی۔ انہوں نے بحیثیت کپتان انگلستان کو 50 میں سے 24 ٹیسٹ میچ جتوائے۔ یہ تیسرا موقع ہے کہ جنوبی افریقہ کے خلاف شکست کے بعد کسی انگلش کپتان نے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہو۔ ناصر حسین نے 2003 میں، مائیکل وان نے 2008 میں اور اب اینڈریو اسٹراؤس نے 2012 میں جنوبی افریقہ کے خلاف شکست کے بعد اپنے عہدے سے استعفیٰ دیا ہے۔ ریٹائرمنٹ کا اعلان کرتے ہوئے اینڈریو اسٹراؤس نے اس تاثر کو رد کیا کہ کیون پیٹرسن کے ٹیم سے باہر ہونے کے بعد جو تنازع کھڑا ہوا وہ ان کے کرکٹ چھوڑنے کا فیصلہ کرنے کی وجہ بنا۔ انھوں نے کہا کہ کرکٹ چھوڑنے کی وجہ میری خراب بیٹنگ تھی۔ میں عرصے سے ٹھیک طرح بیٹنگ نہیں کر پایا میرے خیال میں جتنا کر سکتا تھا میں نے کر لیا۔ اینڈریو اسٹراؤس نے ٹیسٹ کرکٹ میں 40.91 کی اوسط سے 7037 رنز بنائے اور وہ انگلستان کی تاریخ میں زیادہ رنز بنانے والوں کی فہرست میں نویں نمبر پر ہیں۔ اسٹراؤس مائیکل وان کے بعد انگلستان کے دوسرے کامیاب ترین ٹیسٹ کپتان تھے۔ انھوں نے ملک کے اندر اور باہر ایشز سیریز میں ٹیم کو کامیابی دلوائی اور ان کی کپتانی میں ہی انگلستان کی ٹیم پہلی مرتبہ دنیا کی نمبر ایک ٹیسٹ کرکٹ ٹیم بنی۔ اسٹراؤس کا کہنا تھا کہ "میں نے کرکٹ میں جو بھی کامیابیاں حاصل کیں مجھے اس پر فخر ہے۔ میری خوش قسمتی ہے کہ میں ایسے وقت میں کرکٹ کھیلا جب بڑی کامیابیاں حاصل ہوئی اور میں ہر لمحے سے لطف اندوز ہوا۔ انھوں نے مزید کہا کہ کرکٹ چھوڑنے کا فیصلہ اچانک نہیں ہوا بلکہ وہ کئی مہینوں سے اس بارے میں سوچ رہے تھے۔ اسٹراؤس نے کہا کہ میرا سر بلند ہے اور میں اپنی شرائط پر جا رہا ہوں اور میرے خیال میں یہ جانے کا صحیح وقت ہے۔ بھارت کے چار میچوں کی ٹیسٹ سیریز میں ان کی جگہ ایک روزہ ٹیم کے کپتان ایلسٹر کک نے پہلی مرتبہ ٹیسٹ ٹیم کی کپتانی کے فرائض انجام دیئے نئے کپتان ایلسٹر کک نے اینڈریو اسٹراؤس کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مجھ پر ایک بڑی ذمہ داری آچکی ہے مجھے لگتا ہے کہ میں نے اپنے پورے کرکٹ دور میں ان کے ساتھ اننگز کا آغاز کرنے جاتا تھا لیکن بدقسمتی سے اب مجھے پہلی گیند کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اینڈریو اسٹراؤس کے کیریئر ریکارڈز

فارمیٹ	میچ	رنز	بہترین	اوسط	100	50	کیچز
ٹیسٹ	100	7037	177	40.91	21	27	121
ون ڈے	127	4205	158	35.63	6	27	57
ٹی ٹوئنٹی	4	73	33	18.25	0	0	1

ٹیسٹ کے بہترین کپتان (40 یا زائد ٹیسٹ)

کپتان	ملک	ٹیسٹ	جیتے	ہارے	اوسط
اسٹیو واہ	آسٹریلیا	57	41	9	71.92
رکی پونٹنگ	آسٹریلیا	77	48	16	62.33
ویوین رچرڈز	ویسٹ انڈیز	50	27	8	54.00
مارک ٹیلر	آسٹریلیا	50	26	13	52.00
مائیکل وان	انگلینڈ	51			50.98
ہنسی کرونئے	جنوبی افریقہ	53	27	11	50.94
پیٹر مے	انگلینڈ	41	20	10	48.78
کلائیو لائیڈ	ویسٹ انڈیز	74	36	12	48.64
اینڈریو اسٹراؤس	انگلینڈ	50	24	11	48.00
گریم اسمتھ	جنوبی افریقہ	94	44	26	46.80
عمران خان	پاکستان	48	14	8	29.16

40 یا زائد ٹیسٹ میں قیادت کرنے والے انگلینڈ کے کپتان

کپتان	ٹیسٹ	جیتے	ہارے	اوسط
مائیکل آرتھرٹن	54	21	13	0.61
مائیکل وان	51	26	11	2.36
اینڈریو اسٹراؤس	50	24	11	2.18
ناصر حسین	45	17	15	1.13
پیٹر مے	41	20	10	2.00

Brit
Insurance
624
اینڈریو اسٹراؤس

جنوبی افریقہ اور آسٹریلیا کے درمیان پہلے ٹیسٹ کی تصویری جھلکیاں
vodafone
vodafone
vodafone

فیف ڈوپلیسس ڈٹ گئے، کینگروز پروٹیز کا شکار نہ کرسکے، ایڈیلیڈ ٹیسٹ بھی ڈرا!!

پلڑا تو ہمہ وقت آسٹریلیا کا بھاری رہا لیکن ایک ایسا کھلاڑی میزبان کے ہاتھوں سے بازی لے اڑا جو اپنا پہلا ہی ٹیسٹ کھیل رہا تھا فیف ڈوپلیسس کی 464 منٹ تک کھیلی گئی تاریخی باری نے جنوبی افریقہ کو ایک یقینی شکست سے بچالیا بلکہ اسے " عظیم فرار " کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا 430 رنز کے بھاری ہدف کے تعاقب میں محض 45 پر چار وکٹیں گنوانے کے بعد یہ ڈوپلیسس اور ابراہم ڈی ویلیئرز تھے جنہوں نے رنز بنانے کے بجائے اوورز گنوانے پر دھیان دیا جب 77 رنز 4 کھلاڑی آؤٹ کے ساتھ جنوبی افریقہ نے پانچویں و آخری دن کے کھیل کا آغاز کیا تو ایک موہوم سی امید موجود تھی کہ جنوبی افریقہ میچ بچالے گا لیکن اس کرن کو آفتاب میں بدلنے کا سہرا ڈوپلیسس کے سر رہا۔ جنہوں نے تاریخ میں بلاشبہ چوتھی اننگز میں کسی بھی ڈیبوٹنٹ کی بہترین میچ بچاؤ اننگز کھیلی۔ 376 گیندوں کا سامنا اور وہ بھی اس صورتحال میں کہ آخری ڈیڑھ گھنٹہ انہوں نے پٹھوں میں اینٹھن کی تکلیف میں بلے بازی کی انہیں میچ کے بہترین کھلاڑی کا اعزاز دلانے کے لیے کافی تھا پہلے ٹیسٹ مقابلے میں شاندار واپسی کے ذریعے حریف پر اپنی برتری جمانے والا آسٹریلیا اس مقابلے میں بلند حوصلوں کے ساتھ اترا اور ٹاس جیت کر جیسی شاندار بلے بازی کا مظاہرہ کیا اس نے ثابت کیا کہ زوال پذیر آسٹریلیا عروج کی جانب گامزن انگلینڈ سے کہیں زیادہ مضبوط ٹیم ہے اور دو ٹیسٹ مقابلوں ہی میں عالمی نمبر ایک جنوبی افریقہ سے زیادہ اس بات کو کس نے بہتر جانا ہوگا۔ ٹاس جیت کر ایک اینڈ سے تین وکٹیں گنوانے کے باوجود فارم میں موجود مائیکل کلارک اور اوپنر ڈیوڈ وارنر نے 155 کی رفاقت قائم کر کے پہلے دن کو "یوم آسٹریلیا" بنا دیا۔ دونوں کی اننگز کی خاص بات تیز رفتاری تھی۔ ٹی ٹوئنٹی کی جھلک ٹیسٹ مقابلے میں نظر آئی بلکہ ایسا لگتا تھا کہ ٹی ٹوئنٹی مقابلہ سفید کپڑوں کے ساتھ کھیلا جارہا ہے۔ ڈیوڈ وارنر نے صرف 112 گیندوں پر 4 چھکوں اور 16 چوکوں کی مدد سے 119 رنز کی تباہ کن اننگز کھیلی جبکہ مائیکل کلارک دوسرے اینڈ سے ایک مرتبہ پھر اپنے بلے سے آگ اگلتے دکھائی دیے۔ "دنیا کی بہترین بالنگ جوڑی " اسٹین، مورکل ان کے ساتھ مکمل طور پر بجھی بجھی رہی۔ کلارک نے سیریز کی دوسری اور سال کی ریکارڈ چوتھی ڈبل سنچری محض 226 گیندوں پر بنائی۔ ان کے علاوہ پہلے روز مائیکل ہسی نے بھی پروٹیز گیند بازوں پر اپنا ہاتھ صاف کیا اور 122 گیندوں پر 4 چھکوں اور 9 چوکوں سے مزین سنچری اننگز تراش ڈالی آسٹریلیا 482 رنز 5 کھلاڑی آؤٹ جیسے شاندار اسکور کے ساتھ میدان سے باہر آیا جنوبی افریقہ سخت پریشانی کے عالم میں اگلے روز میدان میں آیا اور مورنے مورکل کی تباہ کن گیند بازی نے آسٹریلیا کو اسکور میں محض 68 رنز کا اضافہ ہی کرنے دیا یوں مہمانوں کی کچھ لاج رہ گئی کلارک 230 اور ہسی 103 رنز بنا کر صبح صبح ہی پویلین سدھارے جبکہ آنے والے بلے بازوں میں سے صرف جیمز پیٹنسن نے 42 رنز کی قابل ذکر اننگز کھیلی آسٹریلیا نے 550 رنز کا بھاری مجموعہ اکٹھا کرنے کے لیے صرف 107 اوورز کا استعمال کیا یعنی 5.12 رنز فی اوورز کے "ایک روزہ قسم کے اوسط " کے ساتھ، جنوبی افریقہ کی جانب سے مورنے مورکل نے 5، ڈیل اسٹین اور جیک کیلس نے 2، 2 جبکہ روری کلین ویلٹ نے ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا پاکستانی نژاد عمران طاہر بہت بری طرح ناکام ہوئے جن کو تمام ہی آسٹریلوی بلے بازوں نے خوب دھویا انہوں نے 23 اوورز میں 7.82 رنز فی اوور کے بھاری اوسط سے 180 رنز کھائے۔ جنوبی افریقہ کی جوابی باری کا آغاز "مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا " کے مصداق اچھا تھا، لیکن گریم اسمتھ کی 111 رنز اور الویرو پیٹرسن کی 54 رنز کی باریاں اور سنچری شراکت اس وقت رائیگاں ہوگئیں جب ہاشم آملہ، جیک روڈالف اور ابراہم ڈی ویلیئرز پر مشتمل مڈل آرڈر ڈھیر ہوگیا پروٹیز سخت مشکل سے دوچار تھے یہاں تک کہ آسٹریلیا کے آدھے رنز بھی نہ بنائے اور 7 وکٹیں گنوادیں۔ کیلس ران کے پٹھے میں تکلیف کے باوجود میدان میں اترے اور انہوں نے آٹھویں وکٹ پر اپنی پہلی ٹیسٹ اننگز کھیلنے والے ڈوپلیسس کے ساتھ 93 قیمتی رنز کا اضافہ کیا کیلس 58 اور ڈوپلیسس 78 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے اور جنوبی افریقی اننگز کا اختتام 388 رنز پر ہوا یعنی 162 رنز کا بھاری خسارہ، اب آسٹریلیا نے دوسری اننگز کا آغاز مزید اعتماد کے ساتھ کیا اور 8 وکٹوں کے نقصان پر 267 رنز بنانے کے بعد چوتھے روز کھانے کے وقفے کے بعد اننگز ڈکلیئر کر ڈالی اور یوں جنوبی افریقہ کو 430 رنز کا بھاری ہدف ملا۔ دوسری باری میں ڈیوڈ وارنر نے 41، کلارک نے 38 اور مائیکل ہسی نے 54 رنز بنائے۔ اب جنوبی افریقہ کے پاس تقریباً ڈیڑھ دن تھا کہ یا تو اس کے بلے باز گزشتہ کارکردگی کو بھلا کر ہدف پر نگاہ مرکوز رکھیں یا میچ کو برابری کی جانب لے جانے کا مشکل راستہ چنیں۔ لیکن پہلے ہی اوور میں کپتان گریم اسمتھ کی وکٹ گرنے اور پھر 45 رنز پر 4 بلے بازوں کو لوٹ جانے کے بعد اسے بہر صورت دوسرے آپشن کا انتخاب کرنا پڑا یا یہ اب صورت دو صورتیں تھیں کہ میچ یا تو آسٹریلیا جیتتا یا مہمانوں کی چند شاندار کارکردگیوں کی بدولت بے نتیجہ ختم ہوتا۔ چوتھے روز کے آخری 29 اوورز ڈی ویلیئرز اور ڈوپلیسس نے سنبھالے اور مزید کوئی وکٹ نہ گرنے دی اور پھر پانچویں روز ڈی ویلیئرز، ڈوپلیسس اور کیلس کی شاندار اننگز نے سنسنی خیز مراحل کے بعد آسٹریلیا کو جیتنے سے فتح سے محروم کردیا ڈوپلیسس کی اس تاریخی اننگز کے علاوہ قابل ذکر باری ڈی ویلیئرز نے بھی کھیلی جنہوں نے محض 33 رنز بنانے کے لیے 220 گیندیں استعمال کیں اور 4 گھنٹے تک کریز پر موجود رہے۔ جبکہ کیلس کی باری اس لیے جراءت مندانہ تھی کیونکہ وہ ران کے پٹھے کی شدید تکلیف کے ساتھ دوسری اننگز کھیل رہے تھے۔ ویسے ڈوپلیسس کو قسمت کا ساتھ بھی حاصل رہا محض 33 پر امپائر بلی باؤڈن نے انہیں ایل بی ڈبلیو قرار دیا اور نظر ثانی کروانے کے باعث وہ بچ گئے اور دو اوورز بعد ہی ایک مرتبہ پھر مائیکل کلارک نے انہیں ایل بی ڈبلیو کیا اور بلی باؤڈن نے ایک مرتبہ پھر انہیں آؤٹ قرار دیا لیکن پھر تیسرے امپائر نے انہیں بچالیا لیکن وہ 94 رنز پر وکٹوں کے پیچھے میتھیو ویڈ کا چھوڑا گیا کیچ تھا جس نے آسٹریلیا کو جیتنے کی آخری حقیقی امید سے محروم کردیا گو کہ یہ بہت مشکل چانس تھا کیونکہ ویڈ بین ہلفناس جیسے تیز بالر کے سامنے وکٹوں کے ساتھ چپک کر وکٹ کیپنگ کر رہے تھے لیکن اس کیچ کو پکڑ لیا جاتا تو شاید میچ کا نتیجہ مختلف ہوتا ڈوپلیسس جنوبی افریقہ کی جانب سے ڈیبیو ٹیسٹ کے دوران دوسری اننگز میں سنچری بنانے والے پہلے بلے باز بھی بنے مجموعی طور پر وہ ساتویں بلے باز ہیں جنہوں نے یہ کارنامہ انجام دیا۔ آسٹریلیا کی جانب سے گیند بازی میں پیٹر سڈل نے جان توڑ کوشش کی اور آخر تک ڈٹے رہے اور 4 وکٹیں بھی حاصل کیں لیکن "کچھ نہ دوا نے کام کیا " کے مصداق کسی آسٹریلوی بالر کا زور نہ چل سکا اور آسٹریلیا سیریز میں برتری نہ لے سکا۔ ان کے علاوہ ناتھن لیون نے 3 اور بین ہلفناس نے ایک وکٹ حاصل کی۔

آسٹریلیا اننگز

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
ڈیوڈ وارنر	119	41
ایڈ کوون	10	29
راب کوئی	0	0
رکی پونٹنگ	6	16
مائیکل کلارک	230	38
مائیکل ہسی	103	54
میتھیو ویڈ	6	18
پیٹر سڈل	6	1
جیمز پیٹنسن	42	29*
بین ہیلفنہاس	0	18*
نیتھن لائن	7*	-
فاضل	23	23
مجموعی	550	267

جنوبی افریقہ اننگز

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
گریم اسمتھ	122	0
آندرے پیٹرسن	54	24
ہاشم آملہ	11	17
جیک روڈالف	78	3
اے بی ڈیویلیئر	20	33
فیف ڈوپلیسس	78	110*
ڈیل اسٹین	1	0
ریان کلینویلڈٹ	0	3
جیک کیلس	58	46
مارنے مورکیل	13	8*
عمران طاہر	10*	-
فاضل	18	4
مجموعی	388	248

بالنگ جنوبی افریقہ

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
ڈیل اسٹین	2/79	2/50
مورنے مورکیل	5/146	3/50
جیک کیلس	2/19	-
ریان کلینویلڈٹ	1/81	3/65
عمران طاہر	0/180	0/80
فیف ڈوپلیسس	0/34	0/8

بالنگ آسٹریلیا

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
بین ہیلفنہاس	3/49	1/65
جیمز پیٹنسن	0/41	-
نیتھن لائن	2/91	3/49
پیٹر سڈل	2/130	4/65
مائیکل کلارک	1/22	0/34
مائیکل ہسی	0/7	-
ڈیوڈ وارنر	1/27	0/29
راب کوئی	0/12	0/4
رکی پونٹنگ	-	0/0

کلارک کی تاریخی اننگز، جنوبی افریقہ بے حال لیکن برسبین ٹیسٹ بے نتیجہ رہا!!

ٹیسٹ میں نمبر ایک کے حصول کے لیے نئی جنگ کا آغاز کیا خوب انداز سے ہوا جنوبی افریقہ جیک کیلس اور ہاشم آملہ کی کراری سنچریوں کی بدولت 450 رنز جوڑنے اور محض 40 رنز پر آسٹریلیا کے تین ابتدائی بلے بازوں کو ٹھکانے لگانے میں کامیاب ہوگیا تو گویا میزبان ٹیم کے لیے ایک بڑا ہمالیہ سر کرنا باقی تھا اور اس میں کامیابی بخشی مائیکل کلارک کی ناقابل شکست قائدانہ ڈبل سنچری اننگز نے، جو کہ نہ صرف میچ بچا گئی بلکہ ثابت کیا کہ اس وقت کلارک سے بہتر کپتان بلے باز دنیا میں موجود نہیں ہے۔ انہوں نے جن حالات میں اور جس پائے کے بالنگ اٹیک کے خلاف یہ ناقابل شکست سنچری کھیلی، وہ آسٹریلیا کے عظیم بلے بازوں کی فہرست میں کلارک کی صورت میں جلد ایک نئے بیٹسمین کے اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔ البتہ یہ ایک زبردست معرکے کا افسوسناک انجام تھا اتنے خوبصورت مقابلے کو بغیر نتیجے تک پہنچے ختم نہیں ہونا چاہیے تھا شاید یہ دوسرے روز برسبین میں ہونے والی بارش اور اس کے نتیجے میں ایک بھی گیند نہ پھینکے جانے کا خمیازہ تھا کیونکہ اگر ایک دن میسر آجاتا تو بلاشبہ یہ میچ نتیجہ خیز ہوتا بہرحال مائیکل کلارک کی 259 رنز کی ناقابل شکست اننگز اور ایڈ کووان کی 136 رنز کے ذریعے پہلی ٹیسٹ سنچری اور پھر مائیکل کلارک کے 100 رنز سے حریف ٹیم کی کارکردگی کو گہنا کر رکھ دیا اور اس کے قدم جو ابتدا میں بہت تیزی سے بڑھ رہے تھے میں بیڑیاں ڈال کر ثابت کر دیا کہ سیریز میں بہت سخت مقابلہ دیکھنے کو ملے گا میچ کا آغاز پہلے روز جنوبی افریقہ کے ٹاس جیتنے اور اس کے بعد ہاشم آملہ اور جیک کیلس کی عمدہ بلے بازی کے ساتھ ہوا گو کہ کپتان گریم اسمتھ کی وکٹ گرنے کے باعث جنوبی افریقہ کو ابتدائی شراکت نصیب نہ ہو سکی لیکن پہلے الویرو پیٹرسن اور ہاشم آملہ کے درمیان 90 اور پھر جیک کیلس اور ہاشم کے درمیان 165 رنز کی رفاقت نے مقابلے کو جنوبی افریقہ کے پلڑے میں جھکا دیا آسٹریلوی بالرز پہلے پورے دن کی محنت کے بعد صرف دو وکٹیں ہی سمیٹنے میں کامیاب ہوئے۔ گریم اسمتھ 10 رنز بنانے کے بعد جیمز پیٹن سن اور الویرو پیٹرسن 64 رنز بنانے کے بعد ناتھن لیون کا شکار بنے اور جب پہلے روز کھیل اختتام کو پہنچا تو اسکور بورڈ پر صرف 2 وکٹوں کے نقصان پر 255 رنز کا ہندسہ جگمگا رہا تھا ہاشم آملہ 90 اور کیلس 84 رنز کی اننگز کے ساتھ ناقابل شکست میدان سے لوٹے تو جنوبی افریقی خیمہ بہت مطمئن دکھائی دیتا تھا لیکن مہمان ٹیم کی بلند حوصلگی پر بارش نے پانی پھیر دیا جس نے برسبین میں دوسرے دن ایک اوور کا کھیل بھی نہ ہونے دیا یوں میچ کے نتیجہ خیز ہونے کے امکانات ویسے ہی آدھے ہو گئے تیسرے روز جنوبی افریقہ نے اننگز کا آغاز کیا تو پہلے ہاشم اور پھر کیلس نے اپنی سنچریاں مکمل کیں۔ آسٹریلوی گیند باز مکمل طور پر بے بس دکھائی دیتے تھے کہ انہیں آہستہ آہستہ وکٹیں ملنا شروع ہوئیں 284 کے مجموعے پر ہاشم 104 رنز بنانے کے بعد پیٹر سڈل وکٹ بنے۔ انہوں نے 244 گیندوں پر ایک چھکے اور 7 چوکوں کی مدد سے یہ رنز بنائے۔ پھر کیلس اور ابراہم ڈی ویلیئرز کے درمیان 90 رنز کی رفاقت، جو کیلس کی 147 رنز کی اننگز کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچی۔ کیلس نے 274 گیندوں کا سامنا کیا اور 15 مرتبہ گیند کو باہر کی راہ دکھائی، جس میں ایک چھکا شامل تھا۔ آنے والے بلے بازوں میں ڈی ویلیئرز 40 اور جیک روڈلف 31 رنز کے ساتھ نمایاں رہے اور جب اسکور 450 پر پہنچا تو مورنے مورکل کی صورت میں نویں وکٹ گرتے ہی جنوبی افریقی اننگز اپنے اختتام کو پہنچی۔ ان کے کھلاڑی جین پال ڈومنی زخمی ہونے کے باعث میچ میں حصہ نہیں لے سکتے تھے اس لیے جنوبی افریقہ کو ایک کھلاڑی کی کمی کے باعث 9 وکٹوں سے کھیلنا تھا آسٹریلیا کی جانب سے پہلی اننگز میں پیٹنسن نے 3، جبکہ بین ہلفناس، سڈل اور لیون نے 2، 2 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا تیسرے روز کے آخری سیشن میں جب آسٹریلیا بلے بازی کے لیے میدان میں اترا تو اس کے سامنے 450 رنز کا دباؤ تھا اور اسی دباؤ کو جھیلنے میں ناکامی کے باعث اسے یکے بعد دیگرے تین وکٹیں گنوانی پڑیں۔ پہلے ڈیوڈ وارنر ڈیل اسٹین کی گیند پر دوسری سلپ میں کیلس کو کیچ دے بیٹھے اور کچھ ہی اوورز کے بعد پہلا ٹیسٹ کھیلنے والے راب کوئنی مورنے مورکل کی گیند پر ایک بہت ہی ناقص شاٹ کھیل کر آؤٹ ہوئے۔ ایک ایسی صورتحال میں جب سنبھل کر کھیلنے کی ضرورت تھی کوئنی نے ایک اٹھتی ہوئی گیند کو پل کیا اور عین باؤنڈری لائن پر ڈیل اسٹین کے ہاتھوں میں کیچ دے بیٹھے۔ صرف 9 رنز کے ساتھ ان کی ڈیبیو اننگز اپنے اختتام کو پہنچی بات یہیں تک محدود رہتی تو کافی تھا لیکن مورکل نے اگلے ہی اوور میں تجربہ کار رکی پونٹنگ کو صفر پر سلپ میں کیچ آؤٹ کر کے سنسنی پھیلا دی۔ وہ مورنے کی ایک اٹھتی ہوئی گیند پر ایک مرتبہ پھر دوسری سلپ میں کیلس کا نشانہ بنے اور یوں آسٹریلیا محض 40 رنز پر تین وکٹیں گنوا بیٹھا۔ جنوبی افریقہ کی گرفت مقابلے پر بہت ہی زیادہ مضبوط ہو چکی تھی اور مائیکل کلارک میدان میں اترے دوسرے اینڈ پر اوپنر ایڈ کووان ان کے ساتھ تھے اور دن کے بقیہ اوورز میں مزید کوئی وکٹ نہ گرنے دی اور جب تیسرے روز کا کھیل ختم ہوا تو آسٹریلیا کا اسکور 3 وکٹوں پر 111 رنز تھا کووان 49 اور کلارک 34 رنز پر کھیل رہے تھے۔ چوتھا روز آسٹریلیا کے لیے میچ کا اہم ترین دن تھا، اس دن کی کارکردگی اس کے لیے میچ کے نتیجے کا فیصلہ کر دیتی۔ پھر دونوں اینڈز سے کیا یادگار اننگز کھیلی گئیں کووان اور کلارک نے کمال کر دکھایا انہوں نے صبح کے سیشن میں 103 رنز کا اضافہ کیا اور آسٹریلیا کے حوصلے بندھ گئے اس دوران دونوں نے اپنی نصف سنچریاں مکمل کیں اور اگلے ہدف مقرر کر لیے۔ جنوبی افریقہ بہت شدت سے نئی گیند کا منتظر تھا اور جب تک وہ میسر نہ آئی وہ اگلی وکٹ حاصل کرنے میں ناکام رہا۔ دنیا کے بہترین بالنگ اٹیکس میں شمار کیے جانے والے جنوبی افریقہ کے خلاف گابا کی وکٹ پر جس جراتمندی اور بہادری کے ساتھ دونوں بلے بازوں نے کارکردگی دکھائی، وہ قابل تحسین ہے۔ کووان نے کیریئر کی پہلی سنچری 185 گیندوں پر مکمل کی جس کے کچھ ہی دیر بعد کلارک بھی 210 گیندوں پر تہرے ہندسے میں داخل ہو گئے چائے کے وقفے سے قبل کووان بہت ہی بدقسمت ثابت ہوئے جب ڈیل اسٹین کی گیند کو سیدھا کھیلتے ہوئے گیند ان کی انگلیوں کو چھوتی ہوئی نان اسٹرائیکنگ اینڈ کی وکٹوں سے جا ٹکرائی جب کووان کریز میں موجود نہیں تھے۔ یوں 136 رنز کی ایک دلیرانہ اننگز کا خاتمہ ہوا۔ کووان نے 257 گیندوں کا سامنا کیا اور 17 چوکے لگائے۔ دونوں کھلاڑیوں کے درمیان چوتھی وکٹ پر 259 رنز کی ایک میچ بچاؤ رفاقت قائم رہی۔ اب وکٹ پر کلارک کے ساتھ تجربہ کار مائیکل ہسی تھے، جنہوں نے کپتان کے بالکل مختلف رویہ اپنایا اور بہت تیز کھیلا۔ انہوں نے صرف 68 گیندوں پر اپنی نصف سنچری مکمل کی جبکہ کلارک دوسرے اینڈ سے ڈبل سنچری کی جانب گامزن تھے۔ ہسی کی تیز بیٹنگ کا فائدہ یہ ہوا کہ آسٹریلیا تیزی سے جنوبی افریقہ کے اسکور کی جانب بڑھنے لگا۔ دونوں کھلاڑیوں کے درمیان 150 رنز کی شراکت محض 188 گیندوں پر مکمل ہوئی۔ جب آسٹریلیا نے آخری سیشن میں 450 کا ہندسہ عبور کیا تو کچھ ہی دیر بعد کلارک نے اپنی ڈبل سنچری بھی مکمل کر لی۔ یہ مائیکل کلارک کے کیریئر کی دوسری ڈبل سنچری تھی وہ ایک ڈبل سنچری کو ٹرپل سنچری میں بدل چکے

جنوبی افریقہ اننگز

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
گریم اسمتھ	10	23
آندرے پیٹرسن	64	5
ہاشم آملہ	104	38
جیک کیلس	147	49
اے بی ڈیویلیئر	40	29*
جیک روڈالف	31	11
ورنن فیلینڈر	11	1*
ڈیل اسٹین	15	-
ریان کلینویلڈٹ	17*	-
مورنے مورکیل	0	-
جین پال ڈمنی	-	-
فاضل	11	10
مجموعی	450	166

آسٹریلیا اننگز

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
ڈیوڈ وارنر	4	
ایڈ کوون	136	
راب کوئنی	9	
رکی پونٹنگ	0	
مائیکل کلارک	259*	
مائیکل ہسی	100	
میتھیو ویڈ	19*	
پیٹر سڈل	-	
جیمز پیٹینسن	-	
بین ہیلفنہاس	-	
نیتھن لائن	-	
فاضل	38	
مجموعی	565	

بالنگ آسٹریلیا

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
بین ہیلفنہاس	2/73	0/26
جیمز پیٹینسن	3/93	2/58
پیٹر سڈل	2/111	1/36
نیتھن لائن	2/136	2/41
مائیکل ہسی	0/21	-
راب کوئنی	0/10	0/3
مائیکل کلارک	0/4	-

بالنگ جنوبی افریقہ

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
ڈیل اسٹین	3/30	
ورنن فیلینڈر	0/130	
ریان کلینویلڈٹ	0/97	
جیک کیلس	0/30	
گریم اسمتھ	0/36	
ہاشم آملہ	0/9	
اندرے پیٹرسن	0/20	

ہیں اور حیران کن بات یہ ہے کہ ان کی یہ تینوں بہترین اننگز اسی سال کھیلی گئیں۔ یوں وہ عظیم سرڈان بریڈمین اور ساتھی کھلاڑی رکی پونٹنگ کے بعد کیلنڈر ایئر میں تین ڈبل سنچریاں داغنے والے تیسرے کھلاڑی بن گئے ہیں۔ انہوں نے رواں سال اپنی پہلی ڈبل سنچری 3 جنوری کو بھارت کے خلاف سڈنی ٹیسٹ میں بنائی تھی بلکہ وہ ایک ناقابل شکست ٹرپل سنچری تھی جس میں انہوں نے 329 رنز اسکور کیے۔ دوسری ڈبل سنچری اسی مہینے میں انہوں نے بھارت ہی کے خلاف ایڈیلیڈ میں بنائی جب وہ 210 رنز بنانے میں کامیاب رہے اور اب نومبر کے مہینے میں سال کی تیسری ڈبل سنچری۔ کیا کمال کی فارم ہے کلارک کی! جب چوتھے روز کا کھیل ختم ہوا تو آسٹریلیا کا اسکور 487 رنز 4 کھلاڑی آؤٹ تھا۔ کلارک 218 اور ہسی 86 پر ناقابل شکست تھے۔ میزبان کھلاڑیوں اور شائقین کے چہروں پر مسکراہٹ لوٹ آئی تھی کیونکہ آسٹریلیا ایسی پوزیشن پر تھا جہاں سے وہ مقابلہ جیت تو سکتا تھا، لیکن ہارنے کے امکانات بہت کم تھے۔ آخری روز آسٹریلیا نے سب سے پہلے 500 کا ہندسہ عبور کیا جس کے بعد کلارک، ہسی شراکت داری نے 200 کو چھوا۔ پھر جیسے ہی اگلا سنگ میل یعنی مائیکل ہسی کی سنچری مکمل ہوئی، آسٹریلیا کو وکٹ کا نقصان اٹھانا پڑ گیا۔ ہسی مورکل کی تیسری وکٹ بنے جب شارٹ کور پر متبادل کھلاڑی فرانکو دوپلیسے کے اک شاندار کیچ کا نشانہ بن گئے۔ ہسی نے صرف 129 گیندیں کھیلیں اور 13 چوکوں کی مدد سے 100 رنز بنائے۔ آسٹریلیا نے 565 تک پہنچنے کے بعد کھانے کے وقفے سے قبل 115 رنز کی برتری کے ساتھ اننگز ڈکلیئر کر دی۔ کلارک 259 رنز پر ناقابل شکست رہے۔ جنوبی افریقہ کی جانب سے مورکل نے 3 اور اسٹین نے ایک وکٹ حاصل کی جبکہ آزمائے گئے دیگر 6 بالرز نامراد رہے۔ جنوبی افریقہ کو بلے بازی کے لیے میدان میں اترا تو گویا آسٹریلوی بالرز اپنے عروج پر تھے۔ انہوں نے حریف کپتان گریم اسمتھ سمیت تقریباً تمام ہی حریف بلے بازوں کو خوب پریشان کیا۔ پے در پے اپیلیں، بانسرز اور آؤٹ سوئنگرز نے پروٹیز بلے بازوں کے پسینے نکال دیے۔ دوسرے اوور میں پیٹرسن کی وکٹ گرنے کے بعد گریم اسمتھ کو اپنے ہم منصب سے سیکھتے ہوئے سنبھل کر کھیلنے کی ضرورت تھی لیکن وہ اسکور کو 23 رنز تک ہی پہنچا پائے اور جنوبی افریقہ 55 رنز او پنرز کو گنوا بیٹھا۔ دونوں وکٹیں پیٹنسن کے ہاتھ لگیں۔ جنوبی افریقہ کے لیے مزید مشکلات کھڑی جب چائے کے وقفے سے پہلے اور بعد میں یکے بعد دیگرے ہاشم آملہ اور جیک کیلس کی وکٹیں گر گئیں۔ جس کے نتیجے میں 129 پر اس کے چار کھلاڑی آؤٹ ہو گئے۔ ہاشم 38 اور کیلس 49 رنز بنانے کے بعد بالترتیب سڈل اور لیون کا شکار بنے۔ جنوبی افریقہ کو اس موقع پر کسی بلے باز کی ذمہ دارانہ اننگز کی اشد ضرورت تھی، اور اس ذمہ داری کو پورا کیا ابراہم ڈی ویلیئرز نے جنہوں نے 114 گیندیں کھیلیں اور 29 رنز بنائے۔ اور بالآخر 166 رنز پانچ کھلاڑی آؤٹ کے ساتھ جب پانچویں روز آخری گھنٹے کا آغاز ہوا تو دونوں ٹیموں نے امپائروں کی نہ کھیلنے کی پیشکش کو قبول کیا اور یوں ایک شاندار ٹیسٹ میچ بغیر کسی نتیجے تک پہنچے تمام ہوا میچ کی ایک مزیدار بات یہ رہی کہ اس میں تین مرتبہ ایسے مواقع آئے جب بلے باز نو بال پر آؤٹ ہوئے۔ پانچویں روز ہاشم آملہ جیمز پیٹن سن کی گیند پر بولڈ ہوئے تو امپائر اسد رؤف کے کہنے پر تھرڈ امپائر نے نو بال کو چیک کیا اور پیٹنسن کا قدم واضح طور پر لائن سے آگے پایا۔ اس سے قبل پہلے روز پیٹر سڈل کی گیند پر جیک کیلس اور تیسرے روز مورنے مورکل کی گیند پر ایڈ کوان نو بال پر زندگیاں پا چکے تھے۔ مائیکل کلارک کو تاریخی ڈبل سنچری داغنے پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

اس ماہ جنم لینے والے پاکستانی کھلاڑی!!!!!!!

مجاہد جمشید

تاریخ پیدائش: یکم دسمبر 1971 (مریدکے) پنجاب
نمایاں ٹیمیں: پاکستان، گجرانوالہ، حبیب بینک، اسلام آباد، لاہور، پاکو، یونیورسٹی گرانٹس کمیشن، راولپنڈی، سرگودہا، شیخوپورہ
پوزیشن: سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین اور رائٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر
پہلا ون ڈے انٹرنیشنل: بمقابلہ آسٹریلیا بمقام ہوبرٹ 7 جنوری 1997
آخری ون ڈے انٹرنیشنل: بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام سڈنی 18 جنوری 1997

بیٹنگ

میچز	رنز	بہترین	اوسط	گیندیں	100	50	4s	6s
4	27	23	13.50	54	0	0	2	0

بالنگ

اننگز	گیندیں	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	4w	5w
1	24	6	1	1/6	6.00	1.50	0	0

ندیم خان

تاریخ پیدائش: 10 دسمبر 1969 (راولپنڈی)
نمایاں ٹیمیں: پاکستان، درہم، کراچی، نیشنل بینک آف پاکستان، پاکو، پی آئی اے
پوزیشن: سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، سلولیفٹ آرم آرتھوڈکس بالر
پہلا ون ڈے انٹرنیشنل: بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام پورٹ آف اسپین 27 مارچ 1993 ...... آخری ون ڈے انٹرنیشنل: بمقابلہ بھارت بمقام شارجہ 7 اپریل 1995 ...... پہلا ٹیسٹ: بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام سینٹ جانز یکم تا 6 مئی 1993 ...... آخری ٹیسٹ: بمقابلہ بھارت بمقام چنئی 28 تا 31 جنوری 1999

بیٹنگ

فارمیٹ	میچز	رنز	بہترین	اوسط	100	50	4s	6s
ٹیسٹ	2	34	25	17.00	0	0	1	0
ونڈے	2	2	2	2.00	0	0	0	0

بالنگ

فارمیٹ	اننگز	گیندیں	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی
ٹیسٹ	4	432	230	2	2/147	115.00	3.19
ونڈے	2	96	81	0	-	-	5.06

جنید ضیاء

تاریخ پیدائش: 11 دسمبر 1983 (لاہور)
نمایاں ٹیمیں: پاکستان، لاہور ایگلز، لاہور راوی، راولپنڈی، زرعی ترقیاتی بینک...... پوزیشن: سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر...... پہلا ون ڈے انٹرنیشنل: بمقابلہ بنگلہ دیش بمقام ملتان 9 ستمبر 2003 ...... آخری ون ڈے انٹرنیشنل: بمقابلہ بنگلہ دیش بمقام راولپنڈی 18 ستمبر 2003

بیٹنگ

میچز	رنز	بہترین	اوسط	گیندیں	100	50	4s	6s
4	2	2*	2.00	7	0	0	0	0

بالنگ

اننگز	گیندیں	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	4w	5w
4	145	127	3	3/21	42.33	5.25	0	0

مسعود انور

تاریخ پیدائش: 12 دسمبر 1967 (خانیوال)
نمایاں ٹیمیں: پاکستان، فیصل آباد، لاہور ملتان، پاکو، یو بی ایل...... پوزیشن: الٹے ہاتھ کے بیٹسمین، سلولیفٹ آرم آرتھوڈکس بالر...... واحد ٹیسٹ: بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام لاہور 6 تا 11 دسمبر 1990

بیٹنگ

میچز	رنز	بہترین	اوسط	گیندیں	100	50	4s	6s
1	39	37	19.50	161	0	0	1	0

بالنگ

اننگز	گیندیں	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	4w	5w
2	161	102	3	2/59	34.00	3.80	0	0

راشد خان

تاریخ پیدائش: 15 دسمبر 1959 (کراچی)
نمایاں ٹیمیں: پاکستان، پی آئی اے، پی ڈبلیوڈی (سندھ)
پوزیشن: سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر
پہلا ون ڈے انٹرنیشنل: بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام لاہور 19 دسمبر 1980
آخری ون ڈے انٹرنیشنل: بمقابلہ آسٹریلیا بمقام میلبورن 24 فروری 1985
پہلا ٹیسٹ: بمقابلہ سری لنکا بمقام کراچی 5 تا 10 مارچ 1982
آخری ٹیسٹ: بمقابلہ نیوزی لینڈ بمقام ڈنیڈن 9 تا 14 فروری 1985

بیٹنگ

فارمیٹ	میچز	رنز	بہترین	اوسط	100	50	4s	6s
ٹیسٹ	4	156	59	51.66	0	1	21	0
ونڈے	29	110	17	13.75	0	0	0	0

بالنگ

فارمیٹ	اننگز	گیندیں	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی
ٹیسٹ	7	738	360	8	3/129	45.00	2.92
ونڈے	28	1414	923	20	3/47	46.15	3.91

آصف محمود

تاریخ پیدائش: 18 دسمبر 1975 (راولپنڈی)
نمایاں ٹیمیں: پاکستان، کے آر ایل، راولپنڈی، پاکستان ریزروز...... پوزیشن: سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، آف بریک بالر...... پہلا ون ڈے انٹرنیشنل: بمقابلہ آسٹریلیا بمقام پشاور 8 نومبر 1998 ...... آخری ون ڈے انٹرنیشنل؛ بمقابلہ آسٹریلیا بمقام لاہور 10 نومبر 1998

بیٹنگ

میچز	رنز	بہترین	اوسط	گیندیں	100	50	4s	6s
2	14	14	7.00	34	0	0	2	0

بالنگ

اننگز	گیندیں	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	4w	5w
0	-	-	-	-	-	-	-	-

اقبال سکندر

تاریخ پیدائش:19دسمبر1958(کراچی)
نمایاں ٹیمیں: پاکستان، بہاولپور، حیدرآباد، کراچی، پی آئی اے...... پوزیشن: سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، لیگ بریک گگلی بالر...... پہلا ون ڈے انٹرنیشنل: بمقابلہ ویسٹ انڈیز، بمقام میلبورن23فروری1992
آخری ون ڈے انٹرنیشنل؛ بمقابلہ نیوزی لینڈ، بمقام آکلینڈ21مارچ1992

بیٹنگ

میچز	رنز	بہترین	اوسط	گیندیں	100	50	4s	6s
4	1	1*	-	3	0	0	0	0

بالنگ

اننگز	گیندیں	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	4w	5w
4	210	147	3	1/30	49.00	4.20	0	0

انورخان

تاریخ پیدائش:24دسمبر1955(کراچی)
نمایاں ٹیمیں: پاکستان، بہاولپور، کراچی، نیشنل بینک، سندھ...... پوزیشن: سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین رائٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر...... واحد ٹیسٹ: بمقابلہ نیوزی لینڈ، بمقام کرائسٹ چرچ2تا7فروری1979

بیٹنگ

میچز	رنز	بہترین	اوسط	گیندیں	100	50	4s	6s
1	15	12	15.00	12	0	0	1	0

بالنگ

اننگز	گیندیں	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	4w	5w
1	32	12	0	-	-	2.25	-	-

محمد رمضان

تاریخ پیدائش25دسمبر1970(فیصل آباد)
نمایاں ٹیمیں: پاکستان، فیصل آباد، کے آر ایل، پاکستان کسٹمز، پی این ایس سی...... پوزیشن: سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین رائٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر...... واحد ٹیسٹ: بمقابلہ جنوبی افریقہ، بمقام راولپنڈی6تا10اکتوبر1997

بیٹنگ

میچز	رنز	بہترین	اوسط	گیندیں	100	50	4s	6s
1	36	29	18.00	141	0	0	4	0

بالنگ

اننگز	گیندیں	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	4w	5w
0	-	-	-	-	-	-	-	-

منصور رانا

تاریخ پیدائش: 27 دسمبر 1962 (لاہور)...... نمایاں ٹیمیں: پاکستان، بہاولپور، اے ڈی بی پی، لاہور، ریلویز...... پوزیشن: سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، آف بریک بالر...... پہلا ون ڈے انٹرنیشنل: بمقابلہ سری لنکا بمقام شارجہ29اپریل1990...... آخری ون ڈے انٹرنیشنل: بمقابلہ آسٹریلیا بمقام شارجہ4مئی1990

بیٹنگ

میچز	رنز	بہترین	اوسط	گیندیں	100	50	4s	6s
2	15	10	7.50	24	0	0	1	0

بالنگ

اننگز	گیندیں	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	4w	5w
1	6	7	0	-	-	7.00	-	-

کاشف رضا

تاریخ پیدائش:26دسمبر1979(فیصل آباد)
نمایاں ٹیمیں: پاکستان، لاہور، پاکستان ریزروو، پنجاب، ریڈکو، شیخوپورہ، سیالکوٹ، سیالکوٹ اسٹالینز، واپڈا
پوزیشن: سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین رائٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر...... واحد ون ڈے انٹرنیشنل: بمقابلہ سری لنکا، بمقام شارجہ13اپریل2001

بیٹنگ

میچز	رنز	بہترین	اوسط	گیندیں	100	50	4s	6s
1	2	2*	-	2	0	0	0	0

بالنگ

اننگز	گیندیں	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	4w	5w
1	30	36	1	1/36	36.00	7.20	0	0

آفاق حسین

تاریخ پیدائش:31دسمبر1939(لکھنو)
تاریخ وفات:25فروری2002(کراچی)
نمایاں ٹیمیں: پاکستان، پی آئی اے، پی ڈبلیوڈی (سندھ)، پاکستان یونیورسٹیز
پوزیشن: سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم آف بریک بالر
پہلا ٹیسٹ: بمقابلہ انگلینڈ بمقام لاہور21تا26اکتوبر1961
آخری ٹیسٹ: بمقابلہ آسٹریلیا بمقام میلبورن4تا8دسمبر1964

بیٹنگ

میچز	رنز	بہترین	اوسط	گیندیں	100	50	4s	6s
2	66	35*	-	-	0	0	8	0

بالنگ

اننگز	گیندیں	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	4w	5w
3	240	106	1	1/40	106.00	2.65	0	0

ہارون رشید کا پہلا ٹیسٹ اور ویسٹ انڈیز میں بے وقوفی!!

1977 میں جب پاکستان کی قومی ٹیم آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز کے دورے پر روانہ ہوئی تو اس دستے میں پہلی مرتبہ مجھے شامل کیا گیا۔ ابتدائی دو ٹیسٹ میچوں میں بارہویں کھلاڑی کے فرائض انجام دینے کے بعد آخری ٹیسٹ میں مجھے بالآخر پاکستانی ٹیسٹ کیپ دے دی گئی۔ سڈنی میں کھیلا جانے والا یہ ٹیسٹ پاکستان کے لئے بے حد یادگار ثابت ہوا عمران خان کی اعلیٰ کارکردگی کے باعث پاکستان، آسٹریلیا کو نہ صرف اس کی سرزمین پر شکست دینے میں کامیاب ہوا بلکہ سیریز ایک۔ایک سے برابر بھی کر گیا گو کہ یہ میچ عمران خان کا میچ ثابت ہوا جس میں انہوں نے 12 وکٹیں حاصل کیں مگر زندگی کے اس اولین ٹیسٹ میں میری کارکردگی بھی خاصی اچھی رہی میں نے اپنی زندگی کی پہلی ٹیسٹ اننگز میں 57 رنز بنائے تھے۔ ایک ایسے موقع پر جب ابتدائی تین کھلاڑی محض 25 رنز پر پویلین واپس جا چکے ہوں اور ڈینس للی کی جارحانہ بالنگ بلے بازوں کے لئے تازیانہ بنی ہوئی ہو۔ ایسے موقع پر آپ ایک نووارد اور نوخیز سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے؟ ماجد، صادق اور ظہیر عباس جیسے آزمودہ کھلاڑی للی کا شکار بن چکے تھے۔ قدرے خشک اور تیز چلتی ہوئی ہوا اور تماشائیوں کا للی، للی کا شور کسی بھی بلے باز کے اعتماد اور حوصلے کو پست کرنے کے لئے کافی تھا۔ ایسی صورت حال میں ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ سینئر کھلاڑی میری ہمت بندھاتے اور میدان میں جانے سے قبل مجھے کچھ ٹپس دیتے لیکن اس وقت مجھے بیحد مایوسی ہوئی جب میں نے پویلین میں سنا کہ کچھ کھلاڑی کپتان سے کہہ رہے تھے کہ ہارون کو ابھی نہ بھیجا جائے ہارون جیسے نئے کھلاڑی کے لئے خطرناک للی کا سامنا کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے ایک ساتھی کھلاڑی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ یہ تو کپتان کا غیر دانشمندانہ فیصلہ ہے کہ انہوں نے اتنے اہم میچ میں وسیم راجہ کی جگہ ہارون کو موقع دیا ہے۔

امتیاز احمد!! پاکستان کے پہلے ڈبل سنچری بنانے والے کھلاڑی!!

پچاس کی دہائی میں جب پاکستان کی کرکٹ نے بین الاقوامی منظر نامے پر جنم لیا تو ابتداء میں جو کھلاڑی اسے میسر آئے وہ آج کے برعکس انتہائی پڑھے لکھے اور سلجھے ہوئے تھے، جنہوں نے نہ صرف کھیل کے میدان میں فتوحات کے جھنڈے گاڑے بلکہ پاکستان کا بہترین تعارف بھی دنیا کے سامنے پیش کیا۔ انہی ابتدائی ناموں میں

سے ایک وکٹ کیپر امتیاز احمد کا بھی تھا، جنہوں نے 1955 میں 30 اکتوبر کو نیوزی لینڈ کے خلاف لاہور ٹیسٹ میں ڈبل سنچری کا کارنامہ انجام دیا جو کسی بھی وکٹ کیپر کی جانب سے تاریخ کی پہلی ڈبل سنچری تھی۔ وہ پاکستان کے اولین ٹیسٹ سے لے کر 1962 تک وکٹوں کے پیچھے فرائض انجام دیتے رہے اور اس دوران صرف دستانوں ہی سے نہیں بلکہ اپنے بلے کے ذریعے بھی چند قیمتی اننگز کھیلیں جن میں بلاشبہ 30 اکتوبر 1955 نیوزی لینڈ کے خلاف لاہور میں کھیلی جانے والی اننگز سب سے نمایاں ہے۔ 380 منٹ محیط 209 رنز کی یہ باری آج بھی دو تاریخی ریکارڈز کی حامل ہے، تاریخ میں کسی بھی وکٹ کیپر کی جانب سے بنائی گئی پہلی ڈبل سنچری اور پاکستان کی جانب سے بنائی گئی پہلی ڈبل سنچری۔ اس کے علاوہ یہ اپنے وقت میں کسی بھی نمبر آٹھ بلے باز کی سب سے طویل اننگز بھی شمار ہوئی اور وقار حسن کے ساتھ کسی بھی وکٹ پر طویل ترین رفاقت کا قومی ریکارڈ بھی، جس میں دونوں بلے بازوں نے 308 رنز جوڑے تھے۔ نیوزی لینڈ کے دورہ پاکستان کے دوران کراچی میں کھیلا گیا پہلا ٹیسٹ میں پاکستان کی فتح کے ساتھ اختتام کو پہنچا اور میزبان پاکستان چاہتا تھا کہ لاہور ہی میں سیریز کا فیصلہ کر دے، لیکن نیوزی لینڈ کی جانب سے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی اور 348 رنز کا مجموعہ اکٹھا کرنے کے بعد صرف 111 رنز پر پاکستان کا 6 وکٹیں گرا دینا پاکستان کی راہ میں رکاوٹ بن گیا۔ اس صورتحال میں امتیاز احمد ساتویں وکٹ پر وقار حسن کا ساتھ دینے کے لیے میدان میں اترے۔ دونوں بلے بازوں نے ساتویں وکٹ پر ریکارڈ 308 رنز کی شراکت داری قائم کرتے ہوئے مقابلے کو نیوزی لینڈ کی گرفت سے نکال لیا۔ یہ اپنے زمانے میں کسی بھی وکٹ کے لیے پاکستانی بلے بازوں کی طویل ترین رفاقت تھی۔ جس کے دوران بدقسمتی سے وقار حسن اپنی ڈبل سنچری مکمل نہ کر سکے اور 189 رنز بنانے کے بعد آؤٹ ہوئے۔ اگر وہ مزید 11 رنز بنا لیتے تو پاکستان کی جانب سے پہلی ڈبل سنچری کا اعزاز آج امتیاز احمد کے بجائے وقار حسن کے نام ہوتا اس موقع پر امتیاز احمد نے موقع کو ضائع نہ ہونے دیا اور بالآخر 380 منٹ کے صبر آزما مرحلے کے بعد ڈبل سنچری بنانے والے بلے بازوں میں ایک پاکستانی کھلاڑی کا اضافہ کر دیا یہ اننگز 28 چوکوں سے مزین تھی۔ آخری بلے بازوں کی قیمتی اننگز کی بدولت پاکستان نیوزی لینڈ پر 213 رنز کی برتری حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور دوسری باری میں ایڑی

> امتیاز احمد قومی کرکٹ ٹیم کے پہلے باضابطہ وکٹ کیپر تھے۔ گو کہ ابتدائی ایام میں آنکھ پر چوٹ لگنے کے بعد انہوں نے وکٹ کیپنگ چھوڑ دی تھی اور یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے اولین مقابلوں میں حنیف محمد یہ فریضہ انجام دیتے تھے، لیکن وکٹ کیپنگ کے ناکافی تجربے کے باعث یہ ذمہ داری بالآخر امتیاز احمد ہی کو نبھانی پڑی

چوٹی کا زور بھی نیوزی لینڈ کو شکست سے نہ بچا سکا کیونکہ وہ صرف 115 رنز کی برتری حاصل کر سکا اور پاکستان نے اننگز لڑکھڑانے کے باوجود 6 وکٹوں کے نقصان پر ہدف کو جا لیا اور سیریز 0-2 سے جیت لی 41 ٹیسٹ مقابلوں میں پاکستان کی نمائندگی کرنے والے امتیاز احمد قومی کرکٹ ٹیم کے پہلے باضابطہ وکٹ کیپر تھے۔ گو کہ ابتدائی ایام میں آنکھ پر چوٹ لگنے کے بعد انہوں نے وکٹ کیپنگ چھوڑ دی تھی اور یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے اولین مقابلوں میں حنیف محمد یہ فریضہ انجام دیتے تھے، لیکن وکٹ کیپنگ کے ناکافی تجربے کے باعث یہ ذمہ داری بالآخر امتیاز احمد ہی کو نبھانی پڑی۔ 72 اننگز میں 11 نصف سنچریوں اور 3 سنچریوں کی مدد اور 29.28 کے اوسط سے 2079 رنز بنانے کے علاوہ انہوں نے وکٹوں کے پیچھے 93 شکار بھی کیے۔ ٹیسٹ کیریئر میں ان کی تینوں سنچریاں اس لحاظ سے یادگار تھیں نیوزی لینڈ کے خلاف ڈبل سنچری کے علاوہ دونوں سنچریاں حریف ممالک کے خلاف انہی کے میدانوں میں بنیں۔ فروری 1958 میں ویسٹ انڈیز کے خلاف کنگسٹن، جمیکا میں 122 رنز کے علاوہ انہوں نے جنوری 1961 میں بھارت کے خلاف مدراس ٹیسٹ میں بھی 135 رنز کی اننگز کھیلی۔ اگست 1962 میں انگلستان کے خلاف اپنے کیریئر کے آخری ٹیسٹ میں صرف دو رنز کے فرق سے سنچری سے محروم رہ گئے۔ اوول میں کھیلے گئے سیریز کے پانچویں و آخری ٹیسٹ میں فالو آن کا سامنا کرنے کے بعد 98 رنز کی انفرادی اننگز کھیلی لیکن ٹیم شکست سے نہ بچ سکی اور انگلستان نے سیریز 0-4 سے جیت لی۔ ایک باہر جاتی گیند کو کھیلنے کی کوشش میں سلپ پر کیچ دے بیٹھنے سے انفرادی طور پر بھی اپنی آخری باری کو یادگار نہ بنا سکے 1952 میں لکھنؤ میں پاکستان کی پہلی ٹیسٹ فتح، اگست 1954 میں انگلستان میں اوول کی تاریخی جیت اور اور 1958 کے یادگار برج ٹاؤن ٹیسٹ میں قومی کرکٹ ٹیم کا حصہ رہے۔ موخر الذکر ٹیسٹ مقابلے میں فالو آن کا شکار ہونے کے بعد حنیف محمد کے ساتھ 150 رنز کی ابتدائی رفاقت قائم کی، جس نے پاکستان کی مقابلے میں واپسی کی بنیاد رکھی اور بعد ازاں حنیف محمد کی تاریخی اننگز نے پاکستان کو واضح شکست سے بچا لیا۔ امتیاز احمد نے 2005 سے 2008 تک پاکستان کی قومی خواتین ٹیم کی کوچنگ بھی کی اور ان کی ابتدائی قومی فتوحات میں کلیدی کردار ادا کیا۔

امتیاز احمد کا کیریئر ریکارڈ

فارمیٹ	میچ	رنز	بہترین	اوسط	100	50	کیچ/اسٹمپڈ
ٹیسٹ	41	2079	209	29.28	3	11	77/16
فرسٹ کلاس	180	10391	300*	37.37	22	45	322/82

بنگال ٹائیگر ڈھیر، ویسٹ انڈیز کا بھرپور قوت کا اظہار، سیریز 0-2 سے جیت گیا!!

ویسٹ انڈیز نے بلے بازی اور گیند بازی میں اپنی قوت کا بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے کرکے بنگلہ دیش کی دونوں شعبوں میں کارکردگی کی قلعی کھول کر رکھ دی اور کھلنا ٹیسٹ 10 وکٹوں سے باآسانی جیت سیریز 0-2 سے اپنے نام کرلی۔ پہلی اننگز میں نوجوان ابوالحسن کی سنچری سے بنگلہ دیش کو ملنے والے حوصلے کو مارلون سیموئلز کی ڈبل سنچری، ڈیرن براوو اور شیونرائن چندرپال کی سنچریوں نے دو ہی دنوں میں ٹھنڈا کردیا اور پھر ٹی وار ٹینو بیسٹ کا تھا جن کی تباہ کن بالنگ نے بنگلہ دیش کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکی۔ کھلنا کے ابونصر اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اولین ٹیسٹ مقابلے کو ابتدائی ایام میں میزبان ٹیم کے لیے کچھ یادگار بنایا نوجوان ابوالحسن نے، جو کوکہ بحیثیت گیند باز میچ کھیل رہے تھے، لیکن پہلی اننگز میں اس وقت 113 رنز کی ایک تاریخی اننگز کھیلی۔ وہ کرکٹ کی 137 سالہ تاریخ میں محض دوسرے بلے باز بنے جنہوں نے اپنے کیریئر کے پہلے ہی ٹیسٹ میں دسویں نمبر پر کھیلتے ہوئے سنچری اسکور کی ہو۔ جب وہ میدان میں آئے تو بنگلہ دیش 193 رنز پر اپنی 8 وکٹیں گنوا چکا تھا۔ اس موقع پر ابوالحسن نے نویں وکٹ پر محمود اللہ کے ساتھ 184 رنز کی یادگار شراکت داری قائم کی لیکن بعد میں ٹیم کی کارکردگی نے اس تاریخی اننگز کو گہنا دیا۔ ابوالحسن کے علاوہ محمود اللہ نے 76 اور ناصر حسین نے 52 رنز کی قابل ذکر باریاں کھیلیں اور ابتدائی سنگین حالات کے بعد حالات نسبتاً پرسکون ہوگئے۔ لیکن یہ صرف طوفان سے قبل کی خاموشی تھی، جب ویسٹ انڈیز نے اپنی باری شروع کی تو وہ 43 پر ابتدائی دو وکٹیں گنوا بیٹھا اور اس کے بعد اپنی اصل قوت بنگلہ دیش کو دکھائی۔ تیسری وکٹ پر ڈیرن براوو اور مارلون سیموئلز کے درمیان 326 رنز کی رفاقت نے بنگلہ دیش کو کہیں کا نہ چھوڑا۔ رہی سہی کسر بعدازاں سیموئلز اور چندرپال کے درمیان قائم ہونے والی 177 رنز کی شراکت نے پوری کردی اور ویسٹ انڈیز نے 261 رنز کی بھاری برتری کے ساتھ اپنی پہلی اننگز 648 رنز 9 کھلاڑی آؤٹ پر ڈکلیئر کی۔ مارلون سیموئلز نے کیریئر کی پہلی ڈبل سنچری بنائی اور 455 گیندوں پر 31 چوکوں اور 3 چھکوں سے مزین 260 رنز کی زبردست باری کھیلنے کے بعد آؤٹ ہوئے۔ ڈیرن براوو نے 288 گیندوں پر 127 رنز بنائے جبکہ شیونرائن چندرپال 150 رنز پر ناقابل شکست رہے۔ انہوں نے 282 گیندیں کھیلیں اور 12 چوکے اور ایک چھکا لگایا۔ ڈھائی دن تک مہمان ٹیم کے بلے بازوں کے دا سہنے کے بعد بنگلہ دیش اب اس قابل ہی نہ رہا تھا کہ کچھ کر پاتا۔ پہلی اننگز میں بھی ابتدائی بلے باز ناکام ہوئے تو نچلے کھلاڑیوں نے بچالیا، لیکن دوسری اننگز میں اتنے بڑے خسارے کے باعث جس طرح کی کارکردگی کی ضرورت تھی وہ بنگالی بلے باز پیش نہ کرپائے۔ صرف شکیب الحسن اور ناصر حسین کسی حد تک مزاحمت کرسکے لیکن دونوں نروس نائنٹیز کا شکار ہوکر میدان بدر ہوئے۔ شکیب نے 97 اور ناصر نے 94 رنز بنائے اور دونوں کھلاڑیوں کے درمیان اس وقت 144 رنز کی شراکت قائم ہوئی جب آدھی بنگلہ دیشی ٹیم 82 پر پویلین لوٹ چکی تھی۔ اگر چوتھے روز کی آخری گیند پر شکیب الحسن آؤٹ نہ ہوتے تو شاید حالات اس قدر خراب نہ ہوتے لیکن ان کے آؤٹ ہونے کے بعد بڑی مزاحمت کی آخری امید بھی دم توڑ گئی۔ پانچویں روز آخری چار وکٹیں اسکور میں صرف 61 رنز کا اضافہ کر پائیں اور ٹیم 287 رنز پر ڈھیر ہوگئی۔ ویسٹ انڈیز کو جیتنے کے لیے صرف 27 رنز کا ہدف ملا۔ جو اس نے پانچویں اوور ہی میں پورا کرلیا۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے ٹینو بیسٹ نے بہترین بالنگ کا مظاہرہ کیا اور 6 وکٹیں حاصل کیں۔ یوں 2 ٹیسٹ میچز کی سیریز کے دونوں مقابلے ویسٹ انڈیز کے نام رہے۔ مارلون سیموئلز کو میچ کی فیصلہ کن اننگز اور کیریئر کی پہلی ڈبل سنچری بنانے پر بہترین کھلاڑی کا ایوارڈ دیا گیا جبکہ شیونرائن چندرپال سیریز کے بہترین کھلاڑی قرار پائے۔

بنگلہ دیش نے ابوالحسن اور محمود اللہ کی شاندار بیٹنگ کی بدولت ویسٹ انڈیز کے خلاف دوسرے ٹیسٹ کے پہلے روز 8 وکٹوں کے نقصان پر 365 رنز بنالئے۔ 193 پر 8 وکٹیں گر جانے کے بعد ڈیبیو ٹیسٹ کھیلنے والے ابوالحسن اور محمود اللہ نے نویں وکٹ میں 172 رنز کی ریکارڈ شراکت قائم کرکے ٹیم کی پوزیشن کو مستحکم کردیا۔ ابوالحسن نے دسویں نمبر پر ڈیبیو ٹیسٹ میچ میں سنچری بنا کر نئی تاریخ رقم کردی، وہ ٹیسٹ کرکٹ کی 135 سالہ تاریخ میں دوسرے کھلاڑی ہیں جنہوں نے یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے، وہ 100 رنز پر ناٹ آؤٹ تھے جبکہ محمود اللہ 72 رنز پر ان کا ساتھ دے رہے تھے، فیڈل ایڈورڈز نے 5 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ شیخ ابوناصر اسٹیڈیم، کھلنا میں بنگلہ دیش اور ویسٹ انڈیز کے درمیان سیریز کے دوسرے اور آخری ٹیسٹ کے پہلے روز بنگلہ دیشی ٹیم کے کپتان مشفیق الرحیم نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا بنگلہ دیش کی اننگز کا آغاز اچھا نہ تھا اور اس کی 5 وکٹیں 98 کے مجموعی اسکور پر گر گئیں، تمیم اقبال 32، ناظم الدین 4، شہریار نفیس 26، نعیم اسلام 16 اور شکیب الحسن 17 رنز بنانے کے بعد پویلین واپس لوٹ گئے، کپتان مشفیق الرحیم اور ناصر حسین نے چھٹی وکٹ میں 87 رنز کی شراکت قائم کرکے سکور 185 تک پہنچا دیا، ناصر حسین 52 رنز بنا کر پرمول کا نشانہ بنے، مشفیق الرحیم 38 رنز بنانے کے بعد فیڈل ایڈورڈز کی گیند پر رامدین کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہوگئے، اسی اوور میں بنگلہ دیش کی آٹھویں وکٹ گر گئی جب سوہاگ غازی بغیر کوئی رن بنائے آؤٹ ہوگئے، یہاں ایسا لگ رہا تھا کہ بنگلہ دیشی ٹیم دو سو سے بھی کم اسکور پر آؤٹ ہوجائے گی مگر کیریئر کا پہلا ٹیسٹ میچ کھیلنے والے فاسٹ بالر ابوالحسن اور محمود اللہ نے انتہائی شاندار بیٹنگ کا مظاہرہ کیا اور 172 رنز کی ناقابل شکست پارٹنرشپ قائم کرکے اسکور 365 تک پہنچا دیا، ابوالحسن 100 اور محمود اللہ نے ان کا بھرپور ساتھ نبھاتے ہوئے 72 رنز پر ناقابل شکست تھے۔ دوسرے دن ہوم سائیڈ پہلی اننگز میں 387 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی ابوالحسن 113 اور محمود اللہ 76 رنز بنا سکے۔ فیڈل ایڈورڈز نے 6 اور ڈیرن سیمی نے 3 وکٹیں لیں۔

بنگلہ دیش کی دوسری اننگز کا آغاز انتہائی مایوس کن تھا اور 82 کے مجموعی رنز پر اس کے پانچ مستند بیٹسمین آؤٹ ہوکر پویلین لوٹ گئے۔ لیکن شکیب الحسن اور ناصر حسین نے مشکل وقت میں ذمہ دارانہ بیٹنگ کا مظاہرہ کرکے ٹیم کو مکمل تباہی سے بچالیا۔ شکیب الحسن کیریئر کی تیسری سنچری کی طرف گامزن تھے کہ 97 کے انفرادی اسکور پر پرمال نے ان کی اننگز کا خاتمہ کردیا۔

بیٹنگ (بنگلہ دیش)

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
تمیم اقبال	32	28
ناظم الدین	4	0
شہریار نفیس	26	21
نعیم السلام	16	2
شکیب الحسن	17	97
مشفق الرحیم	38	10
ناصر حسین	52	94
محمود اللہ	76	2
سوہاگ غازی	0	7
ابوالحسن	113	7*
روبیل حسین	5	14
فاضل رنز	8	5
مجموعی	387	287

بیٹنگ (ویسٹ انڈیز)

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
کرس گیل	25	20*
کیرن پاول	13	9*
ڈیرن براوو	127	-
مارلن سیموئلز	260	-
چندرپال	150*	-
دنیش رامدین	31	-
ڈیرن سامی	0	-
ویراسامی پرمول	16	-
سنیل نرائن	0	-
فائیڈل ایڈورڈز	2	-
ٹینو بیسٹ	-	-
فاضل رنز	27	1
مجموعی	648	30

بالنگ (ویسٹ انڈیز)

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
فائیڈل ایڈورڈز	6/90	1/95
ٹینو بیسٹ	0/31	6/40
ڈیرن سامی	3/74	0/19
سنیل نرائن	0/91	0/48
ویراسامی پرمول	1/79	3/67
مارلن سیموئلز	0/15	-
کرس گیل	-	0/15

بالنگ (بنگلہ دیش)

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
سوہاگ غازی	3/167	0/8
ابوالحسن	0/113	0/14
روبیل حسین	2/86	-
نعیم السلام	0/43	0/8
شکیب الحسن	4/151	-
محمود اللہ	0/42	-
ناصر حسین	0/29	-

بنگلہ دیشی خواب بکھر گیا، ویسٹ انڈیز پہلے ٹیسٹ میں کامیاب!!

فاسٹ بولر ٹینو بیسٹ کی بیسٹ پرفارمنس کی بدولت ویسٹ انڈیز نے بنگلہ دیش کو پہلے ٹیسٹ میچ میں 77 رنز سے شکست دے دی۔ دوسری اننگز میں ویسٹ انڈین ٹیم 273 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی اور بنگلہ دیش کو 245 رنز کا ہدف ملا لیکن بنگلہ دیشی ٹیم 167 پر ڈھیر ہوگئی۔ ٹینو بیسٹ نے 5 کھلاڑیوں کا شکار کیا۔ ادھر ڈیبیو ٹیسٹ میں 9 وکٹیں حاصل کرنے والے پہلے بنگلہ دیشی سوہاگ غازی کی محنت رائیگاں گئی، انہوں نے پہلی اننگز میں تین اور دوسری اننگز میں 6 وکٹیں حاصل کیں کیرن پاول کو دونوں اننگز میں سنچریاں اسکور کرنے پر مین آف دی میچ قرار دیا گیا آف اسپنر سوہاگ غازی ڈیبیو ٹیسٹ میچ میں 9 وکٹیں حاصل کرنے والے پہلے بنگلہ دیشی بولر بن گئے۔ کسی سرفہرست ٹیم کے خلاف فتح حاصل کرنے کا بنگلہ دیشی خواب اب بھی محض خام خیالی ہی ہے، ویسٹ انڈیز کے خلاف میرپور، ڈھاکہ میں فتح کے قریب پہنچتے پہنچتے بالآخر بنگلہ دیشی بلے بازوں نے ہتھیار ڈال دیے اور پہلے بلے بازی اور پھر گیند بازی سے ملنے والی امیدیں آخری اننگز کی ناقص بلے بازی کے باعث دم توڑ گئیں۔ ویسٹ انڈیز نے 77 رنز سے ڈھاکہ

ٹیسٹ جیت کر سیریز میں 0-1 کی برتری حاصل کرلی۔ اولین دنوں میں شیو نرائن چندر پال کی ڈبل سنچری اور کیرن پاول کی سنچری کی بدولت بنگلہ دیشی بالرز جدوجہد کرتے دکھائی دیے اور 527 رنز کا مجموعہ سجانے کے بعد جب بنگلہ دیش کے ہاتھ پہلی باری آئی تو اس نے کمال کر دکھایا۔ نعیم اسلام کی سنچری اور ناصر حسین کی 96، شکیب الحسن کی 89، تمیم اقبال کی 72 اور محمود اللہ کی 62 رنز کی شاندار اننگز کی بدولت اس نے اپنی تاریخ کا بہترین مجموعہ 556 اکٹھا کیا اور حیرت انگیز طور پر ویسٹ انڈیز پر 29 رنز کی برتری بھی حاصل کر ڈالی۔ اس صورتحال میں کئی سمتوں سے ویسٹ انڈیز پر اننگز کو جلد ڈکلیئر کرنے میں غلطی کا مرتکب ہونے کا الزام لگایا گیا جس نے محض 4 وکٹیں گرنے کے بعد اننگز ختم کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔ اور شاید وہ اس لمحے تو بہت پچھتایا ہوگا جب دوسری اننگز میں 209 رنز ایک کھلاڑی آؤٹ جیسی مضبوط پوزیشن حاصل کرنے کے بعد اس کی 9 وکٹیں محض 64 رنز کا اضافہ کر پائیں۔ کیرن پاول، جنہوں نے دوسری اننگز میں بھی سنچری داغ کر انوکھا کارنامہ انجام دیا کے علاوہ صرف ڈیرن براوو ہی ایسے بلے باز رہے جنہوں نے 76 رنز کی قابل ذکر اننگز کھیلی ورنہ پورا مڈل آرڈر اپنا پہلا ٹیسٹ کھیلنے والے سہاگ غازی کے ہتھے چڑھ گیا۔ جنہوں نے 74 رنز دے کر 6 وکٹیں حاصل کیں۔ مجموعی طور پر میچ میں ان کی شکاروں کی تعداد 9 رہی۔ ویسٹ انڈیز کی دوسری اننگز 273 رنز پر تمام ہوئی تو بنگلہ دیش کو فتح کی بو آنے لگی۔ بچے دن میں بچ جانے والے 70 سے زیادہ اوورز میں 245 رنز کا ہدف درکار تھا۔ بلے بازوں کی پہلی اننگز کی کارکردگی دیکھ کر یہی اندازہ تھا کہ میزبان ٹیم ہدف تک پہنچ سکتی ہے۔ پھر یکدم میدان میں تماشائیوں کی تعداد میں قابل ذکر اضافہ ہونے شروع ہو گیا، جو ایک تاریخی فتح کو دیکھنے کے لیے جوق در جوق میدان کا رخ کر رہے تھے۔ تماشائیوں کے جوش و خروش سے ایک زبردست ماحول بن گیا تھا لیکن اس پورے رنگ میں بھنگ بنگلہ دیشی بلے بازوں نے ڈالی۔ ٹینو بیسٹ نے ان پر خوب ہاتھ صاف کیا اور 5 کھلاڑیوں کو آؤٹ کر کے ویسٹ انڈین فتح میں کلیدی کردار ادا کیا پوری بنگلہ دیشی ٹیم محض 167 رنز بنا کر ڈھیر ہوگئی اور یوں فتح کا خواب چکنا چور ہو گیا دوسری اننگز میں سب سے بڑی باری محمود اللہ نے کھیلی اور وہ بھی محض 29 رنز کی۔ ویسٹ انڈیز نے پہلے ٹیسٹ میں بنگلہ دیش کیخلاف افتتاحی روز اپنی پہلی اننگز میں 4 وکٹوں کے نقصان پر 361 رنز کا ہندسہ اسکور بورڈ پر سجایا کیرون پاول اور شیونارائن چندر پال نے سنچریز بنا ڈالیں۔ کرس گیل نے روایتی انداز میں دو چھکوں اور دو چوکوں کی مدد سے 24 رنز بنائے۔ لیفٹ ہینڈر ڈیرن براوو 14 اور مارلون سیموئلز 16 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ بنگلہ دیش کے بولر دوسرے دن کوئی وکٹ حاصل نہ کر سکے۔ چندر پال 203 اور رام دین 126 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ ویسٹ انڈیز نے پہلی اننگز چار وکٹوں کے نقصان پر 527 رنز بنا کر ڈیکلیئرڈ کر دی۔ جواب میں ہوم سائیڈ نے دوسرے دن کھیل ختم ہونے تک 3 وکٹ کے نقصان پر 164 رنز بنائے تھے۔ تمیم اقبال 72، شہریار نفیس 31 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ تیسرے روز بنگلہ دیش نے ویسٹ انڈیز کو

بیٹنگ (ویسٹ انڈیز)

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
کرس گیل	24	19
کیرن پاول	117	110
ڈیرن براوو	14	76
مارلن سیموئلز	16	1
چندر پال	203*	1
دنیش رامدین	126*	5
ڈیرن سامی	-	16
ویراسامی پرمول	-	10
سنیل نرائن	-	22*
ٹینو بیسٹ	-	5
روی رامپال	-	0
فاضل رنز	27	8
مجموعی	527	273

بیٹنگ (بنگلہ دیش)

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
تمیم اقبال	72	5
جنید صدیق	7	20
شہریار نفیس	31	23
نعیم السلام	108	26
شکیب الحسن	89	2
مشفق الرحیم	43	16
ناصر حسین	96	21
محموداللہ	62	29
سوہاگ غازی	4	19
شہادت حسین	13	4
روبیل حسین	0*	0*
فاضل رنز	31	2
مجموعی	556	167

بھرپور جواب دیتے ہوئے 6 وکٹوں کے نقصان پر 455 رنز بنا لئے۔ ویسٹ انڈیز کا اسکور برابر کرنے کے لئے میزبان ٹیم کو مزید 72 رنز درکار تھے تیسرے روز بنگلہ دیش نے اپنی اننگز کا آغاز 164 رنز 3 کھلاڑی آؤٹ پر کیا۔ نعیم الاسلام کی سنچری نے بنگلہ دیش کی پوزیشن کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ شکیب الحسن نے 89 رنز بنائے۔ نعیم الاسلام 108 رنز بنا کر ڈیرن سمی کا شکار بنے۔ مشفق الرحیم 43 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے دن کے اختتام پر بنگلہ دیش نے 6 وکٹ پر 455 رنز بنا لئے تھے۔ محمود اللہ 42 اور ناصر حسین 33 رنز کے ساتھ کریز پر موجود تھے۔ چوتھے روز بنگلہ دیش کی پوری ٹیم پہلی اننگز میں 556 رنز بنا کر آؤٹ ہوئی یہ ٹیسٹ کرکٹ میں بنگلہ دیش کا سب سے بڑا اسکور ہے، ناصر حسین چار رنز کی کمی سے سنچری نہ بنا سکے اور 96 پر آؤٹ ہو گئے، محمود اللہ نے 62 رنز اسکور کئے ویسٹ انڈیز کے روی رامپال اور سنیل نرائن نے تین تین وکٹیں لیں۔ چوتھے دن کا کھیل ختم ہونے پر ویسٹ انڈیز نے دوسری اننگز میں 6 وکٹوں کے نقصان پر 244 رنز بنائے۔ ویسٹ انڈیز کے کیرون پاول نے دونوں اننگز میں سنچریاں اسکور کیں۔ ویسٹ انڈیز کو میچ میں 215 رنز کی برتری حاصل تھی پاول نے 110 رنز بنائے براوو نے 76 کی اننگز کھیلی۔، بنگلہ دیش کے شہادت حسین، روبیل حسین اور سوہاگ غازی نے دو دو وکٹیں لیں۔

بالنگ (بنگلہ دیش)

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
سوہاگ غازی	3/145	6/74
شہادت حسین	1/85	0/34
روبیل حسین	0/89	2/53
محموداللہ	0/45	0/12
شکیب الحسن	0/104	2/56
نعیم السلام	0/24	0/22
ناصر حسین	0/8	0/18
تمیم اقبال	0/10	-

بالنگ (ویسٹ انڈیز)

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
روی رامپال	3/118	2/32
ٹینو بیسٹ	1/77	5/24
ڈیرن سامی	2/83	0/13
سنیل نرائن	3/148	0/56
ویراسامی پرمول	1/75	3/32
کرس گیل	0/14	-
مارلن سیموئلز	0/21	0/9

ویسٹ انڈیز کی
بنگلہ دیش
کے خلاف فتح

سری لنکا اور نیوزی لینڈ کے درمیان ون ڈے سیریز کی تصویری جھلکیاں

سری لنکا نے کیویز کے خلاف ون ڈے سیریز جیت لی!!

نیوزی لینڈ کے خلاف سیریز کا پہلا ٹی ٹوئنٹی اور ایک روزہ مقابلہ بارش کی نذر ہوگیا واحد ٹی ٹوئنٹی کے بعد سری لنکا اور نیوزی لینڈ کے درمیان ایک روزہ سیریز کا پہلا مقابلہ بھی بارش کی نظر ہوگیا۔ پالی کیلے میں طے شدہ اس مقابلے سے قبل ہونے والی بارش سے میچ کے تاخیر سے آغاز عندیہ دیا گیا تھا لیکن اس کے بعد مستقل بارش اور بوندا باندی کے باعث ایک مرتبہ پھر ایسا موقع نہ آیا کہ میدان پر سے کورز ہٹائے گئے ہیں یہاں تک کہ مقامی وقت کے مطابق شام پانچ بجے میچ ریفری نے مقابلے کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔ یوں پانچ ایک روزہ مقابلوں کی سیریز کا آغاز ہی ایک ایسے مقابلے سے ہوا، جس میں ایک بھی گیند نہ پھینکی جا سکی۔ نیوزی لینڈ کے خلاف سیریز کا پہلا ٹی ٹوئنٹی اور ایک روزہ مقابلہ بارش کی نذر ہو گیا اور دوسرے ایک روزہ میں بھی نتیجہ بمشکل ڈک ورتھ لوئس طریق کار کے تحت ہی سامنے آ پایا کیونکہ سری لنکا ہدف کے تعاقب میں اننگز کو 23ویں اوور تک لے جا چکا تھا اور اگر وہ 20 سے کم اوورز کھیلتا تو یہ مقابلہ بھی نتیجہ خیز ثابت نہ ہوتا۔ بہر حال، دوسرے ایک روزہ میں سری لنکا نے ڈک ورتھ لوئس طریق کار کے تحت 14 رنز سے کامیابی سمیٹی۔ جب سری لنکن اننگز کے دوران بارش نے پالی کیلے کے میدان کو آ لیا تو سری لنکا 251 رنز کے ہدف کے تعاقب میں 118 رنز بنا چکا تھا اور اس کی 3 وکٹیں گری تھیں۔ یوں وہ ڈک ورتھ لوئس پار اسکور 104 سے 14 رنز آگے ہونے کی وجہ سے فتح یاب قرار پایا اور نیوزی لینڈ کف افسوس ملتا رہ گیا، جس نے چند ہی اوورز قبل تلکارتنے دلشان اور مہیلا جیا وردنے کے درمیان 59 رنز کی رفاقت کا خاتمہ کیا تھا لیکن گزشتہ 9 میں سے 8 ایک روزہ مقابلوں میں شکست سے دوچار ہونے والا نیوزی لینڈ آج بھی دل گرفتہ ہی میدان سے لوٹا۔ کولمبو میں بارش کے خطرے کے پیش نظر دوسرا اور تیسرا ایک روزہ پالی کیلے میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا سری لنکا کرکٹ نے یہ فیصلہ پہلے ایک روزہ کے بعد کیا تھا کیونکہ کولمبو کا پریماداسا اسٹیڈیم شدید بارشوں کے باعث ایک جھیل کا منظر پیش کر رہا تھا اور یہاں کھیلنا ممکن ہی نہ تھا لیکن پالی کیلے میں بھی صورتحال کچھ خوشگوار نہیں رہی۔ نیوزی لینڈ نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا اور ابتدائی لمحات میں ٹام لیتھم کی وکٹ گنوانے کے باوجود مقابلے پر اپنی گرفت کو کمزور نہیں ہونے دیا۔ نئے کرکٹ قوانین کے لاگو ہونے کے بعد نیوزی لینڈ نے ایک روزہ کھیلنے کا 'پرانا انداز' اپنایا یعنی پہلے اننگز کو مستحکم کرنا اور آخری اوورز میں تیز رفتاری سے کھیلنا۔ دوسری وکٹ پر راب نکول اور بی جے واٹلنگ کے درمیان 83 رنز کی رفاقت نے انہیں وہ مستحکم بنیاد فراہم کی جس پر آگے چل کر کپتان روز ٹیلر نے دیگر کھلاڑیوں کے ساتھ مل کر اسکور کو 250 تک پہنچایا۔ راب نکول نے 74 گیندوں پر 46 رنز بنائے جبکہ واٹلنگ 86 گیندوں پر 55 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے نیوزی لینڈ کی جانب سے سب سے عمدہ بلے بازی کپتان روز ٹیلر نے کی جنہوں نے صرف 62 گیندوں پر 2 چھکوں اور 7 چوکوں کی مدد سے 72 رنز بنائے اور ایک دفاع کیے جانے کے قابل ہدف تک پہنچایا۔ جیمز فرینکلن نے 40 گیندوں پر 35 رنز کی کارآمد اننگز کھیلی سری لنکا کی جانب سے لاستھ مالنگا نے سب سے زیادہ یعنی 2 وکٹیں حاصل کیں جبکہ ایک، ایک وکٹ نووان کولاسیکرا، اینجلو میتھیوز، تھیسارا پیریرا اور رنگانا ہیراتھ کو ملی۔ جواب میں سری لنکا کا آغاز اچھا نہ تھا اور 39 کے مجموعے تک وہ اوپل تھارنگا اور کمار سنگاکارا کی قیمتی وکٹیں گنوا چکا تھا اس موقع پر دلشان اور جیاوردنے کی تیسری وکٹ پر 59 رنز کی وہ رفاقت قائم ہوئی جس نے سری لنکا کے اسکور کو ڈک ورتھ لوئس پار اسکور سے آگے آگے رکھا۔ گو کہ نیوزی لینڈ ایک مقام پر دلشان کی وکٹ حاصل کر کے میچ میں واپس آ رہا تھا لیکن صد حیف کہ بادلوں نے میدان کو گھیر لیا اور پھر دوبارہ کھیل ممکن نہ ہو سکا۔ دلشان نے 51 گیندوں پر 37 رنز بنائے جبکہ جیاوردنے 49 گیندوں پر 5 چوکوں کی مدد سے 43 رنز بنا کر ناقابل شکست رہے۔ نیوزی لینڈ کی جانب سے کائل ملز، ٹرینٹ بولٹ اور ناتھن میک کولم نے ایک، ایک وکٹ حاصل کی۔ لاستھ مالنگا کو میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔ سری لنکا۔ نیوزی لینڈ سیریز کا تیسرا میچ بھی ڈک ورتھ لوئس طریق کار کی بنیاد پر آزماتے ہوئے فیصلہ کیا گیا جہاں سری لنکا نے 7 وکٹوں سے با آسانی کامیابی حاصل کر کے سیریز میں 0-2 کی برتری سمیٹ لی۔ تیسرا مقابلہ جو کولمبو میں کھیلا جانا تھا، لیکن وہ شدید بارشوں اور میدان کے جھیل بن جانے کے باعث پالی کیلے میں منتقل کیا گیا، جہاں بارش نے اسے 33 اوورز فی اننگز تک محدود کر دیا سری لنکا نے ٹاس جیت کر پہلے بالنگ کرنے کی ٹھانی اور بریڈلے جان واٹلنگ نے انتہائی نازک صورتحال میں شاندار اننگز کھیل کر اسکور کو 188 کے مستحکم اسکور تک پہنچایا۔ گو کہ وہ صرف چار رنز کے فاصلے سے اپنی پہلی ایک روزہ سنچری سے محروم رہ گئے لیکن انہوں نے اپنے بالرز کو یہ موقع ضرور فراہم کر دیا کہ وہ اعتماد کے ساتھ ہدف کے دفاع کے لیے میدان میں اتریں لیکن تلکارتنے دلشان نے مہمان ٹیم کے تمام ترارادوں کو خاک میں ملا دیا۔ واٹلنگ کی 96 رنز کی اننگز 88 گیندوں پر 12 چوکوں سے مزین تھی اور اس صورتحال میں کھیلی گئی کہ ٹیم کے چار سرفہرست بلے باز مکمل طور پر ناکام ہو گئے تھے۔ راب نکول 7، برینڈن میک کولم 13، روز ٹیلر 7 اور جیکب اورم 2 رنز بنا کر پویلین لوٹے۔ جیمز فرینکلن نے 26 اور ناتھن میک کولم نے 22 رنز بنا کر کسی حد تک واٹلنگ کا ساتھ دیا۔ سری لنکا نے 7 گیند بازوں کو آزمایا جن میں سے چار وکٹیں حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ جیون مینڈس نے 2 اور لاستھ مالنگا، نووان کولاسیکرا اور اینجلو میتھیوز نے ایک، ایک، وکٹ حاصل کی۔ 33 اوورز میں 197 کے ہدف کا تعاقب کرنا سری لنکا کے لیے ایک مشکل امر ضرور تھا لیکن دلشان کی 102 رنز کی ناقابل شکست اننگز اور آخر میں اینجلو میتھیوز کے بھرپور ساتھ نے اس مرحلے کو آسان تر بنا دیا۔ گو کہ دلشان کی وجہ سے سری لنکن اننگز ابتدا ہی سے تیز رفتاری سے آگے بڑھی لیکن ابتدائی 15 اوورز میں مہیلا جیاوردنے اور کمار سنگاکارا سمیت تین وکٹوں کے نقصان نے مقابلے کو تقریباً برابری کی سطح پر پہنچا دیا اس نازک صورتحال میں دلشان اور میتھیوز نے چوتھی وکٹ پر 127 رنز کی ناقابل شکست رفاقت قائم کی اور سری لنکا کو 32 ویں اوور ہی میں فتح سے ہمکنار کر دیا۔ دلشان 12 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے صرف 95 گیندوں پر 102 رنز اور میتھیوز 7 چوکوں کی مدد سے 47 گیندوں پر 54 رنز کے ساتھ ناقابل شکست رہے۔ نیوزی لینڈ کی جانب سے کائل ملز، ٹم ساؤتھی اور ناتھن میک کولم نے ایک، ایک وکٹ حاصل کی تلکارتنے دلشان کو میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔ سری لنکا نے چوتھے ون ڈے میں نیوزی لینڈ کو با آسانی سات وکٹ سے شکست دے دی۔ جس کے ساتھ سری لنکا کو سیریز میں تین صفر کی فیصلہ کن برتری مل گئی ہمبن ٹوٹا میں کھیلے جانے والے سیریز کے چوتھے ون ڈے بھی بارش سے متاثر رہا، جس کو پہلے 42 اور پھر 32 اوور فی اننگز تک محدود کرنا پڑا۔ نیوزی لینڈ نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ اوورز میں آٹھ وکٹ پر 131 رنز بنائے۔ برینڈن مک کلم 30 رنز بنا کر ٹاپ اسکورر رہے۔ سری لنکا کی جانب سے جیون مینڈس نے تین اور نووان کولوسیکرا نے دو وکٹیں لیں۔ جواب میں سری لنکا نے مطلوبہ ہدف تین وکٹ پر حاصل کر کے نہ صرف میچ جیت لیا بلکہ سیریز بھی اپنے نام کر لی۔ چندی مل 43 اور کمار سنگاکارا 42 رنز بنا کر نمایاں رہے۔ سری لنکا اور نیوزی لینڈ کے درمیان پانچواں میچ بھی بارش کی نذر ہو گیا پہلے کھیلتے ہوئے سری لنکن ٹیم نے 8 وکٹوں پر 123 رنز اسکور کئے تھے اوپل تھرنگا 60 اور مہیلا جیاوردنے نے 24 رنز بنائے، ٹم ساؤتھی نے 3/18 اور اینڈریو الائیس نے 2/22 کی کارکردگی دی۔ بارش نے سری لنکن اننگز کے 29 ویں اوور میں رخنہ ڈالا اور اختتام تک برس کر میزبان ٹیم کو یقینی شکست سے محفوظ رکھا۔

گال ٹیسٹ، رنگانا ہیراتھ نے کیویز کو انگلیوں پر نچادیا، سری لنکا دس وکٹ سے کامیاب!!

سری لنکن لیفٹ آرم اسپنر نے رنگانا ہیراتھ نے پہلے ٹیسٹ میں کیوی بیٹسمینوں کو اپنی انگلیوں پر نچادیا دوسری اننگز میں ان کی گھومتی ہوئی گیندوں نے مہمان ٹیم کو 118 رنز پر گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیا ہوم سائیڈ نے 93 رنز کا آسان ہدف بغیر کسی نقصان کے حاصل کرلیا ہیراتھ نے دوسری اننگز میں چھ اور میچ میں 11 وکٹیں لے کر میچ کے بہترین کھلاڑی کا ایوارڈ حاصل کیا میچ کا فیصلہ تیسرے روز ہی ہوگیا۔ گال کے تاریخی میدان میں کھیلے گئے پہلے ٹیسٹ میں نیوزی لینڈ نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا اور بریںڈن میک کولم کے 68 اور ڈینیل فلن کے 53 رنز کی بدولت 221 رنز بنانے میں کامیاب ہوا۔ گو کہ بلے بازوں کے لیے سازگار وکٹ پر یہ معمول سے بہت کم مجموعہ تھا لیکن اسپنرز کے خلاف نیوزی لینڈ کے بلے بازوں کی مشہور زمانہ کمزوری کو مدنظر رکھا جائے تو یہ مناسب اسکور کہا جاسکتا ہے۔ بریںڈن میک کولم اور ڈینئل فلائن کے سوا کوئی بھی بیٹسمین سری لنکن اسپنرز کو سنبھل کر نہ کھیل سکا۔ میک کولم 68 اور فلائن 53 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ آف اسپنر رنگانا ہیراتھ نے 5، شمندا ایرانگا نے 3 اور نووان کولاسیکرا نے 2 کھلاڑیوں کو پویلین کی راہ دکھائی۔ پہلے روز کھیل ختم ہوا تو سری لنکا نے 9 رنز بنائے تھے اور اس کا ایک کھلاڑی آؤٹ ہوچکا تھا۔ پہلے روز گال انٹرنیشنل اسٹیڈیم میں نیوزی لینڈ کے کپتان روس ٹیلر نے ٹاس جیت کر بیٹنگ کا فیصلہ کیا 40 کے مجموعی اسکور پر اس کے 3 مستند بیٹسمین آؤٹ ہوکر پویلین لوٹ گئے۔ مارٹن گپٹل 11، کین ولیم سن صفر اور کپتان روس ٹیلر 9 رنز بناسکے۔ بریںڈن میک کولم نے ڈینئل فلائن کے ساتھ مل کر مشکل وقت میں ٹیم کو سہارا دیا اور چوتھی وکٹ کی شراکت میں قیمتی 90 رنز جوڑ کر ٹیم کا اسکور 130 تک پہنچا دیا۔ اس موقع پر بریںڈن میک کولم 68 رنز بنانے کے بعد رنگانا ہیراتھ کی گیند پر بولڈ ہوگئے انہوں نے ٹیسٹ کیریئر کے چار ہزار رنز بھی مکمل کیے۔ جیمز فرینکلن خاطر خواہ کارکردگی دکھانے میں ناکام رہے اور صرف 3 رنز بنا کر ہیراتھ کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہو گئے 155 کے مجموعی رنز پر ڈینئل فلائن جو کہ اچھی بیٹنگ کر رہے تھے 53 رنز بنا کر ہیراتھ کی گیند کا نشانہ بنے کرگروان وک 28 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے اس کے بعد کیوی ٹیم کا کوئی بھی کھلاڑی جم کر نہ کھیل سکا اور پوری ٹیم 221 رنز پر پویلین لوٹ گئی۔ بریسویل 12 ساؤتھی 16 اور بولٹ 7 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ سری لنکا کی جانب سے رنگانا ہیراتھ نے 5 شمندا ایرانگا نے 3 اور نووان کولاسیکرا نے 2 وکٹیں حاصل کیں۔ سری لنکا نے اننگز شروع کی تو اس کا آغاز بھی مایوس کن رہا اور کرونارتنے بغیر کوئی رن بنائے ٹم ساؤتھی کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہوگئے پہلے روز کھیل ختم ہوا تو سری لنکا نے ایک وکٹ پر 9 رنز بنالئے تھے۔ سورج رندیو 3 رنز کے ساتھ وکٹ پر موجود تھے سری لنکا نے نیوزی لینڈ کے خلاف سیریز کے پہلے ٹیسٹ میچ میں اوپنگ بیٹسمین دیمتھ کرونارتنے کو ٹیسٹ کیپ دی۔ 24 سالہ بیٹسمین کو تلکرتنے دلشان کی جگہ ٹیم میں شامل کیا گیا دلشان فٹنس مسائل کا شکار تھے۔

جب سری لنکا نے اپنی پہلی اننگز کا آغاز کیا تو یہ 221 رنز بھی ہمالیہ جیسے نظر آنے لگے کیونکہ صرف 20 کے مجموعے پر اس کی 4 وکٹیں گر گئیں۔ ایک وکٹ تو انہوں نے پہلے روز کے اختتامی مراحل ہی میں گنوائی جب دوسرے اوور میں دیموتھ کونارتنے صفر پر ٹم ساؤتھی کی گیند پر وکٹوں کے سامنے دھرے گئے جبکہ اگلے روز ساؤتھی نے تھارنگا پراناویتانا اور نائٹ واچ مین سورج رندیو کو پے در پے دو اوورز میں آؤٹ کرکے سنسنی پھیلا دی۔ رہی سہی کسر 20 کے مجموعے پر عالمی نمبر ایک بلے باز کمار سنگاکارا کے ٹرینٹ بولٹ کی گیند پر وکٹوں کے پیچھے آؤٹ ہوجانے نے پوری کردی۔ اب دو تجربہ کار بلے باز مہیلا جیاوردنے اور تھیلان سماراویرا کریز پر موجود تھے اور انہوں نے بحالی کے عمل کی شروعات کی۔ لیکن ابتداء ہی میں سماراویرا ساؤتھی کی چوتھی وکٹ بن گئے۔ صرف 50 رنز پر آدھی ٹیم پویلین لوٹ جانے کے بعد کپتان اور نائب کپتان ہی میدان میں رہ گئے۔ اور دونوں نے کیا ہی عمدہ بلے بازی کی، بروقت اور بہترین! جیاوردنے اور اینجلو میتھیوز کے درمیان چھٹی وکٹ پر 156 رنز کی زبردست رفاقت نے نیوزی لینڈ کی برتری کو تقریباً ختم کرڈالا۔ میتھیوز 210 منٹ تک اپنے ساتھی کا ہاتھ بٹاتے رہے اور 154 گیندوں پر ایک چھکے اور 12 چوکوں کی مدد سے 79 رنز کی قیمتی اننگز کھیل کر آؤٹ ہوئے۔ البتہ ان کے آؤٹ ہوتے ہی سری لنکن اننگز ایک مرتبہ پھر پٹڑی سے اتر گئی اور پے در پے وکٹیں گرتی رہیں۔ مہیلا جیاوردنے بدقسمتی سے اپنی سنچری مکمل نہ کرپائے اور 91 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے انہوں نے 294 منٹ تک کریز پر قیام کیا اور 176 گیندوں پر ایک چھکے اور 11 چوکوں سے مزین باری کھیلی۔ سری لنکا کی پوری ٹیم پہلی اننگز میں 26 رنز کی برتری لے کر 247 رنز پر ڈھیر ہوئی ۔ سری لنکن کپتان مہیلا جیاوردنے نے 91 رنز کی اننگز کھیل کر ٹیم کو مشکل مرحلے سے نکال لیا ان کی ٹیم نے نیوزی لینڈ کے خلاف پہلے ٹیسٹ کی پہلی اننگز میں 247 رنز اسکور کیے۔ ٹم ساؤتھی کی عمدہ بالنگ کی بدولت مہمان سائیڈ کو اننگز میں زیادہ خسارہ برداشت نہیں کرنا پڑا۔ پہلے ٹیسٹ کے دوسرے روز کے اختتام پر نیوزی لینڈ نے اپنی دوسری اننگز میں ایک وکٹ پر 35 رنز بنالئے۔ اس سے قبل سری لنکا کی ٹیم نیوزی لینڈ کی پہلی اننگز کے اسکور 221 رنز کے جواب میں 26 رنز کی برتری حاصل کر کے 247 رنز پر آؤٹ ہوگئی سری لنکا کی طرف سے مہیلا جیاوردنے اور میتھیوز نے بالترتیب 91 اور 79 کی اننگز کھیل کر اپنی ٹیم کو تباہی سے بچایا دوسرے روز سری لنکا نے اپنی اننگز شروع کی تو اس کی پانچ وکٹیں صرف 50 رنز پر گر گئیں تاہم اس موقع پر جیاوردنے اور میتھیوز نے چھٹی وکٹ کی شراکت میں 156 رنز کی شاندار شراکت قائم کی اور ابتدائی نقصانات کا ازالہ کردیا۔ دونوں بیٹسمین کے آؤٹ ہونے کے بعد ہوم سائیڈ کے مزید کھلاڑی کیویز بولرز کے سامنے مزاحمت نہ کرسکے۔ وکٹ کیپر پرسنا جیاوردنے 4، کلاسکیرا 8، رنگانا ہیراتھ 11 اور ایرانگا 4 رنز بناسکے۔ نیوزی لینڈ کی طرف سے ساؤتھی نے 4، پٹیل نے 3، بولٹ نے 2 جبکہ فرینکلن نے ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ دوسرے روز کے آخری دس اوورز کھیلنے کے لیے نیوزی لینڈ دوبارہ میدان میں اترا پہلی اننگز میں اپنے بلے کے جوہر دکھانے والے بریںڈن میک کولم ابتدا ہی میں ہیراتھ کا شکار ہوگئے۔ انہوں نے اس مرتبہ صرف 13 رنز بنائے۔ اس کے بعد تیسرے روز ہیراتھ نے تباہی مچا کر رکھ دی مارٹن گپٹل اور کین ولیم سن کے نووان کولاسیکرا کے ہاتھوں آؤٹ ہوجانے کے بعد ہیراتھ نے پوری ٹیم پر ہاتھ صاف کردیا انہوں نے روز ٹیلر، جیمز فرینکلن، ڈینیل فلن، ڈوگ بریسویل اور جیتن پٹیل کی وکٹیں حاصل کیں جبکہ دوسرے اینڈ سے سورج رندیو نے دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ گال انٹرنیشنل اسٹیڈیم میں ٹیسٹ کے تیسرے روز نیوزی لینڈ نے اپنی دوسری ادھوری اننگز 35 رنز ایک کھلاڑی آؤٹ پر دوبارہ شروع کی تو پوری ٹیم ہیراتھ کی تباہ کن بولنگ کے باعث 118 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی، ڈینیل فلائن 20 رنز کے ساتھ ٹاپ اسکورر رہے، مارٹن گپٹل 13، کین ولیمسن 10، کپتان روس ٹیلر 18، جیمز فرینکلن 2، ڈگ بریسویل صفر، ٹم ساؤتھی 16، جیتن پاٹیل صفر اور ٹرینٹ بولٹ 13 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، کرگروان وانگ 13 رنز کے ساتھ ناٹ آؤٹ رہے، سری لنکا کی جانب سے ہیراتھ سب سے کامیاب بالر رہے انہوں نے 43 رنز کے عوض 6 کھلاڑیوں کو پویلین کا راستہ دکھایا نووان کلاسکیرا اور سورج رندیو نے دو، دو وکٹیں حاصل کیں۔ پہلی اننگز میں 26 رنز خسارے میں جانے کے بعد نیوزی لینڈ نے سری لنکا کو جیت کے لئے 93 رنز کا ہدف دیا جو میزبان سائیڈ نے بغیر کسی نقصان کے حاصل کرلیا۔ ڈیبیو ٹیسٹ کھیلنے والے دیمتھ کرونارتنے نے 60 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیلی۔ وہ پہلی اننگز میں صفر پر آؤٹ ہوگئے تھے، تھرنگا پراناویتانا نے 31 رنز بنائے۔ مہیلا جیاوردنے کی قائدانہ اننگز اور بعد ازاں رنگانا ہیراتھ کی شاندار گیند بازی نے سری لنکا کو محض تین دنوں میں نیوزی لینڈ کے خلاف زبردست فتح سے ہمکنار کردیا جیاوردنے نے اس وقت سری لنکا کو بچایا جب 221 رنز کے جواب میں اس کی ابتدائی چار وکٹیں محض 20 رنز پر گر چکی تھیں جبکہ ہیراتھ نے اس وقت نیوزی لینڈ کی بیٹنگ لائن اپ کو روند کر رکھ دیا جب سری لنکا محض 26 رنز کی برتری کا حامل تھا اور اسے کم سے کم تر اسکور پر حریف ٹیم کو آؤٹ کرنا تھا اپنے پسندیدہ میدان پر ہیراتھ کی تباہ کن بالنگ کی وجہ سے نیوزی لینڈ دوسری اننگز میں محض 118 رنز پر ڈھیر ہوا اور سری لنکا نے 93 رنز کا معمولی ہدف بغیر کسی وکٹ کے نقصان کے پورا کرکے سیریز میں 0-1 کی برتری حاصل کرلی۔ ہیراتھ کو میچ میں 11 وکٹیں حاصل کرنے پر بہترین کھلاڑی کا اعزاز دیا گیا۔

ممبئی ٹیسٹ، پنیسر اور سوان نے بھارت کو دھول چٹادی!!

انگلینڈ نے ممبئی میں تاریخی فتح سمیٹ کر بھارت کے خلاف سیریز 1-1 سے برابر کرڈالی جس میں کلیدی کردار اسپن جوڑی سوان، پنیسر کی تباہ کن بالنگ اور کیون پیٹرسن اور کپتان ایلسٹر کک کی شاندار بلے بازی نے ادا کیا۔ یوں ممبئی کا وہ میدان جہاں 2006 میں آخری مرتبہ انگلستان نے بھارت کو زیر کیا تھا، ایک مرتبہ پھر انگلستان کے لیے فتح گر ثابت ہوا۔ میچ کے فیصلہ کن عنصر دو رہے، ایک تو بھارت تین اسپنرز ہربھجن سنگھ، پراگیان اوجھا اور روی چندر آشون، کو کھلانے کے باوجود مطلوبہ نتائج حاصل نہ کر پایا جبکہ بھارتی بلے بازی مکمل طور پر ناکام ہوئی اور انگلستان نے شاندار بیٹنگ کی۔ اگر پہلی اننگز میں مین اِن فارم چیتشور پجارا سنچری نہ جڑتے تو عین ممکن تھا بھارت اننگز سے ہارتا لیکن اس بلے باز کی دوسری اننگز میں ناکامی نے بھارت کی رہی سہی امیدوں کا بھی خاتمہ کر دیا۔ دوسری جانب بالنگ میں مونٹی پنیسر اور گریم سوان نے کمال کر دکھایا۔ انہوں نے مجموعی طور پر 19 وکٹیں حاصل کیں، یعنی صرف ایک وکٹ ایسی تھی جو کسی تیز بالر کو ملی اور باقی تمام کھلاڑی اس جوڑی کے ہتھے چڑھے۔ پنیسر نے میچ میں 11 جبکہ سوان نے 8 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ انگلستان کی واپسی بھی کیا شاندار تھی کہاں ٹاس ہارنا اور پہلی ہی اننگز میں بھارت کے ہاتھوں 327 رنز کھانا؟ اور کہاں 413 رنز کا بھاری مجموعہ اکٹھا کرنے کے بعد دوسری اننگز میں حریف ٹیم کو 142 رنز پر ڈھیر کرنا؟ یہ دو بالکل متضاد صورتحال تھیں۔ اور اس کی سب سے بڑی وجہ بھارت اپنی حکمت عملی تھی، یعنی حریف ٹیم کے لیے بچھایا گیا اسپن جال۔ جس میں وہ انگلش بلے بازوں کا شکار کرنے چلا تھا، لیکن آخر میں خود پھنس گیا۔ ممبئی کی کہانی کا آغاز کرتے ہیں، پہلے دن سے جہاں جدید وانکھیڈے اسٹیڈیم میں مہندر سنگھ دھونی نے ٹاس جیتا تو ان کے چہرے پر سکون کی لہر تھی اور ایلسٹر کک کے چہرے پر پریشانی کے آثار۔ دھونی نے بغیر کسی توقف کے بلے بازی کا فیصلہ کیا اور ایک اینڈ سے انگلش اسپنرز کی تباہ کن بالنگ کے باوجود دوسرے اینڈ پر نوجوان چیتشور پجارا ڈٹے ہوئے تھے۔ لیکن بھارت کے لیے حالات سازگار نہ لگتے تھے، گوتم گمبھیر، وریندر سہواگ، سچن ٹنڈولکر، ویراٹ کوہلی اور یووراج سنگھ سب ناکام ہو کر پویلین لوٹ چکے تھے اور محض 119 پر بھارت اپنی پانچ وکٹیں گنوا بیٹھا تھا۔ اس صورتحال میں روی چندر آشون کے ساتھ ساتویں وکٹ پر 111 رنز کی ناقابل یقین رفاقت نے بھارت کو 300 کی نفسیاتی حد عبور کرنے میں مدد فراہم کی۔ 350 گیندوں اور 451 منٹ تک انگلش اسپنرز کا مقابلہ کرنے والے پجارا نے 135 رنز کی اننگز میں 12 چوکے لگائے۔ اتنی عمدہ بلے بازی پر تو کئی سمتوں سے انہیں "راہول ڈریوڈ کا حقیقی جانشیں " تک کہا جا رہا ہے۔ بہرحال، بھارت کو 327 رنز کے بہترین مجموعے تک پہنچانے میں آشون کے 68 اور ہربھجن کے 21 رنز بھی اہم تھے۔ انگلستان کی جانب سے مونٹی پنیسر نے 5 جبکہ گریم سوان نے 4 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا جبکہ ایک وکٹ جیمز اینڈرسن کو ملی۔ اس دوران سوان نے انگلستان کی جانب سے 200 ٹیسٹ وکٹیں حاصل کرنے والے پہلے آف اسپنر بننے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ دوسرے روز کھانے کے وقفے سے قبل جب انگلستان نے اپنی پہلی باری کا آغاز کیا تو تو اسے کپتان ایلسٹر کک اور نک کومپٹن کے ہاتھوں 66 رنز کی رفاقت ملی۔ لیکن کومپٹن 29 رنز کے آؤٹ ہونے کے بعد تجربہ کار جوناتھن ٹراٹ کا صفر پر چلے جانا انگلستان کو بہت پریشان کن حالت سے دوچار کر گیا۔ اس موقع پر ایلسٹر کک اور کیون پیٹرسن کے درمیان میچ کی سب سے شاندار رفاقت، جسے فیصلہ کن بھی کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا قائم ہوئی جس نے نہ صرف یہ کہ دوسرے دن انگلستان کو مزید کسی وکٹ کا نقصان نہ اٹھانے دیا بلکہ تیسرے روز 274 تک پہنچا کر مہمان ٹیم کو مضبوط پوزیشن پر بھی لا بٹھایا۔ انگلش قائد، جو احمد آباد میں بھی 176 رنز کی اننگز کھیل چکے تھے، نے اپنی بہترین فارم کا سلسلہ جاری رکھا اور اس مرتبہ 270 گیندوں پر 122 رنز بنا کر انگلش اننگز کو مستحکم کیا۔ وہ 336 منٹوں تک کریز پر ڈٹے رہے اور اس دوران ایک چھکا اور 13 چوکے بھی لگائے۔ دوسرے اینڈ پر موجود کیون پیٹرسن، جن کو بھارت کے دورے پر بلے بازی کو درپیش چیلنج کو مدنظر رکھتے ہوئے 'دل پر پتھر رکھ کر' ٹیم میں شامل کیا گیا تھا، نے ثابت کر دیا کہ وہ ٹیم کے کتنے اہم رکن ہیں۔ اسپن جوڑی پنیسر، سوان کے علاوہ یہ کیون کی 186 رنز کی خوبصورت اننگز ہی تھی جس نے انگلستان کی تاریخی فتح کو ممکن بنایا۔ محض 233 گیندوں پر مشتمل اس باری کے دوران 'کے پی' نے 4 مرتبہ گیند کو براہ راست میدان سے باہر پھینکا جبکہ 20 چوکے بھی لگائے۔ میچ کے تیسرے روز صبح انہوں نے، اسپنرز کے لیے انتہائی سازگار حالات میں بھی، جس طرح بھارتی اسپن گیند بازی کے پرخچے اڑائے، وہ عرصے تک انگلش تماشائیوں کو یاد رہے گا۔ خصوصاً انہوں نے بھارت کے اہم ترین اسپنر پراگیان اوجھا کو آڑے ہاتھوں لیا اور انہیں 7 چوکے اور 3 چھکے رسید کیے اور 74 رنز رسید کیے جبکہ آشون کو انہوں نے صرف 46 گیندوں پر 52 رنز مارے۔ انگلش اننگز کا کمزور پہلو یہ رہا کہ آخری 5 وکٹیں رنز میں صرف 32 رنز کا اضافہ کر سکیں لیکن اسے 86 رنز کی برتری ضرور ملی۔ بھارت کی جانب سے پراگیان اوجھا نے 5 جبکہ روی چندر آشون اور ہربھجن سنگھ نے دو، دو وکٹیں حاصل کیں۔ اب بھارت کا کڑا امتحان تھا۔ اس کی اسپن مثلث تو ناکام ہو ہی چکی تھی، لیکن اب اسے اپنی اصلی قوت یعنی بلے بازی کے سہارے پر اس میچ کو بچانا تھا۔ لیکن تیسرے روز کے آخری سیشن میں گویا بھارتی سورماؤں نے سوان اور پنیسر کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ سہواگ 9، پجارا 6، ٹنڈولکر 8، کوہلی 7، یووراج 8 اور دھونی 6 بنا کر حریف اسپنرز کو وکٹیں تھما گئے اور جب تیسرے روز کا اختتام ہوا تو بھارت 117 رنز 7 کھلاڑی آؤٹ کے ساتھ شکست کے دہانے پر کھڑا تھا۔ نوجوان چیتشور پجارا، جو سیریز میں اب تک دیگر ساتھی بلے بازوں کی ناکامی کا بھرم رکھتے آئے تھے، ان کے نہ چلنے کے باعث پوری ٹیم ڈھیر ہوتی نظر آئی۔ چوتھے دن آخری تین وکٹیں اسکور میں مزید صرف 25 رنز کا اضافہ کر پائیں اور بھارت کی دوسری اننگز 142 رنز پر تمام ہوئی۔ گوتم گمبھیر 65 رنز کے ساتھ قابل ذکر رہے، جو گرنے والی آخری وکٹ تھے۔ بدقسمتی سے وہ 'بیٹ کیری' نہ کر سکے۔ ایشون کے علاوہ تو کسی بلے باز کی اننگز دہرے ہندسے میں بھی داخل نہ ہوئی۔ کیونکہ بھارت پہلی اننگز میں 86 رنز کے خسارے میں تھا اس لیے انگلستان کو صرف 57 رنز کا ہدف ملا۔ پنیسر نے اِس مرتبہ 6 وکٹیں حاصل کیں، یعنی میچ میں ان کی وکٹوں کی تعداد 11 ہوئی جبکہ سوان نے 4 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ یعنی دوسری اننگز کی تمام کی تمام وکٹیں اسپنرز کے ہاتھوں۔ انگلستان نے ان دونوں کے علاوہ صرف ایک بالر جیمز اینڈرسن کو آزمایا اور ان سے بھی صرف 4 اوورز کروائے گئے۔ انگلستان نے ہدف کا تعاقب بہت تیزی کے ساتھ شروع کیا اور دسویں اوور میں ہی معمولی ہدف کو جا لیا اور تاریخی فتح حاصل کی۔ سیریز کی برابری میں کلیدی کردار ادا کرنے پر کیون پیٹرسن کو میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔ اس شکست کے بعد بھارت میں تنقید کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو گیا اور اس مرتبہ ہدف مہندر سنگھ دھونی ہوں گے جو سیریز سے پہلے ہی سے انگلستان کو "اسپن جال " میں پھنسانے کی باتیں کر رہے تھے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اب کولکتہ کے تاریخی ایڈن گارڈنز میں ہونے والے سیریز کے تیسرے معرکے میں کیا ہوگا؟ جہاں کی وکٹ بھی اسپنرز کے لیے مددگار سمجھی جاتی ہے۔

بھارت بیٹنگ

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
گوتم گمبھیر	4	65
وریندر سہواگ	30	9
چیتشور پجارا	135	6
سچن ٹنڈولکر	8	8
ویرات کوہلی	19	7
یووراج سنگھ	0	8
مہندرا دھونی	29	6
روی چندر ایشون	68	11
ہربھجن سنگھ	21	6
ظہیر خان	11	1
پراگیان اوجھا	0*	6*
فاضل رنز	2	9
مجموعی	327	142

انگلینڈ بیٹنگ

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
ایلسٹر کک	122	18*
نک کامپٹن	29	30*-
جوناتھن ٹروٹ	0	-
کیون پیٹرسن	186	-
جونی بیرسٹو	9	-
سمیت پٹیل	26	-
میٹ پرائر	21	-
اسٹیوارٹ براڈ	6	-
گریم سوان	1*	-
جیمز اینڈرسن	2	-
مونٹی پنیسار	4	-
فاضل رنز	7	10
مجموعی	413	58

بالنگ انگلینڈ

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
جیمز اینڈرسن	1/61	0/9
اسٹیوارٹ براڈ	0/60	-
مونٹی پنیسار	5/129	6/81
گریم سوان	4/70	4/43

بالنگ، بھارت

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
ایشون	2/145	0/22
پراگیان اوجھا	5/143	0/16
ظہیر خان	0/37	-
ہربھجن سنگھ	2/74	0/10

احمد آباد ٹیسٹ، انگلینڈ کی کوششیں رائیگاں، بھارت 9 وکٹ سے فتح یاب!!

بھارت نے انگلینڈ کے خلاف پہلے کرکٹ ٹیسٹ میں 9 وکٹوں سے فتح کی بدولت چار ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں 1-0 کی برتری حاصل کرلی۔ میچ کے پانچویں اور آخری روز انگلش کپتان ایلسٹر کک اور میٹ پرائیر کی مدافعت پہلے سیشن میں ہی دم توڑ گئی اور ان کی کوششیں رائیگاں گئیں۔ انگلینڈ نے بھارت کو کامیابی کے لیے 77 رنز کا ہدف دیا جو اس نے ایک وکٹ کے نقصان پر پورا کرلیا۔ اسپن گیند بازی کے خلاف انگلستان کی نااہلی ایک مرتبہ پھر کھل کر سامنے آ گئی اور بھارت نے چیتیشور پجارا کی ڈبل سنچری اور پراگیان اوجھا کی عمدہ گیند بازی کی بدولت احمد آباد ٹیسٹ جیت کر سیریز میں 1-0 کی برتری حاصل کرلی۔ سردار پٹیل اسٹیڈیم میں ہونے والے سیریز کے پہلے مقابلے میں بھارت کا پلڑا دراصل اسی روز بھاری پڑ گیا تھا جب 521 رنز کے جواب میں انگلستان صرف 191 رنز پر ڈھیر ہو کر فالو آن کا شکار ہو گیا تھا۔ اگر ایلسٹر کک دوسری اننگز میں 176 رنز کی قائدانہ باری نہ کھیلتے تو واضح تھا کہ انگلستان اننگز کی شکست سے دوچار ہوتا لیکن کک اور میٹ پرائیر کے درمیان چھٹی وکٹ پر 157 رنز کی رفاقت نے گویا اننگز کی شکست کو ٹال دیا البتہ ہارنے سے مہمان ٹیم کو کوئی نہ بچا سکا۔ چیتیشوار پجارا کو شاندار بیٹنگ کا مظاہرہ کرنے پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

پہلے روز بھارت نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا اور گوتم گمبھیر اور وریندر سہواگ کے درمیان 134 رنز کی شراکت داری نے برصغیر میں انگلش بالرز کی قلعی ایک مرتبہ پھر کھول کر رکھ دی۔ جیمز اینڈرسن اور اسٹیوارٹ براڈ جو انگلش سرزمین اور سازگار حالات میں بلے بازوں کو ننگی کا ناچ نچاتے ہیں، یہاں بالکل بھیگی بلی نظر آئے اور اگر کچھ کارکردگی دکھائی بھی تو اسپنر گریم سوان نے۔ جنہوں نے اس وقت جب بھارت کا اسکور 224 رنز ایک کھلاڑی آؤٹ تھا وقفے وقفے سے سہواگ، سچن ٹنڈولکر اور ویرات کوہلی کی تین اہم وکٹیں نکال لیں۔ گوتم گمبھیر 45 رنز بنا نے کے سوان کی پہلی وکٹ بنے تھے جبکہ سہواگ 117، سچن 13 اور کوہلی 19 رنز کے ساتھ میدان سے باہر آئے۔ اس موقع پر سرطان سے جنگ جیتنے والے یووراج سنگھ نے چیتیشور پجارا کا ساتھ دیا اور دونوں بلے بازوں نے 130 رنز کی شراکت قائم کر کے مقابلے کو انگلستان کی گرفت سے کہیں دور کر دیا۔ یووراج نے 151 گیندوں پر 2 چھکوں اور 6 چوکوں کی مدد سے 74 رنز کی یادگار اننگز کھیلی اور نازک موقع پر مقابلے کو بھارت کے شکنجے میں رکھنے میں پجارا کی مدد کی اور پہلے روز مزید کسی وکٹ کو گرنے سے بچا کر انگلستان کو ایڈوانٹیج حاصل نہ کرنے دیا۔ یہ یووراج کا سرطان کے علاج کے بعد پہلا ٹیسٹ تھا جس میں انہوں نے اپنی بھرپور صحت یابی کا ثبوت بھی دیا۔ دوسرے اینڈ پر محض اپنا چھٹا ٹیسٹ کھیلنے والے چیتیشور پجارا نے کیریئر کی یادگار ترین اننگز کھیلی اور ایک لحاظ سے یہ ثابت کیا کہ یکے بعد دیگرے وی وی ایس لکشمن اور راہول ڈراوڈ جیسے بڑے ناموں کے جانے کے بعد بھی بھارت کے بلے بازی کے شعبے میں اتنا دم خم ہے کہ وہ کسی بھی ٹیم کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ پجارا 513 منٹ تک کریز پر جمے رہے اور 21 چوکوں کی مدد سے 389 گیندوں پر 209 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیلی۔ بھارت نے دوسرے روز چائے کے وقفے کے بعد 521 رنز بنا کر اننگز ڈکلیئر کرنے کا اعلان کیا اور انگلستان کو دن کے آخری سیشن کے 20 سے زائد اوورز کھیلنے کے لئے مدعو کیا جس میں انگلستان بری طرح ناکام ہوا۔ مسلسل تین اوورز میں روی چندر آشون اور پراگیان اوجھا نے اپنا پہلا ٹیسٹ کھیلنے والے نک کومپٹن، نائٹ واچ مین جیمز اینڈرسن اور پھر جوناتھن ٹراٹ کو شکار کر کے مقابلہ مکمل طور پر بھارت کے حق میں جھکا دیا جب تیسرے روز کا کھیل ختم ہوا تو انگلستان محض 41 رنز پر تین وکٹوں کے خسارے میں تھا تیسرے روز کپتان ایلسٹر کک اور ٹیم میں دوبارہ واپس آنے والے کیون پیٹرسن ذمہ داریوں کا بھاری بوجھ لیے میدان میں اترے اور بری طرح ناکام رہے۔ خصوصاً کیون پیٹرسن جنہوں نے ثابت کرنا تھا کہ وہ انگلستان کے لیے کس قدر اہم ہیں۔ انگلش ٹیم انتظامیہ نے تمام تر اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے صرف بھارت میں اسپن کے چیلنج کے پیش نظر انہیں ٹیم میں شامل کیا اور وہ اپنا مڈل اسٹمپ گنوا بیٹھے انگلستان اس دھچکے سے ابھی نکل ہی نہ پایا تھا کہ اگلی گیند پر این بیل اس سے بھی بری طرح آؤٹ ہوئے۔ اس موقع پر جب سر نیچا کر کے ذمہ داری سے بیٹنگ کی ضرورت تھی، بیل پہلی ہی گیند پر آگے نکل کر گیند کو مڈ آف کے اوپر سے پھینکنے کی عاقبت نااندیشانہ کوشش میں دھر لیے گئے اور انگلستان مکمل طور پر پچھلے قدموں پر آ گیا اسکور تہرے ہندسے میں پہنچنے سے پہلے ایلسٹر کک اور سمیت پٹیل کی وکٹیں بھی گر گئیں جو بالترتیب آشون اور یادیو کے ہاتھوں آؤٹ ہوئے۔ میٹ پرائیر نے 48 رنز کے ساتھ ٹیل اینڈرز کی مدد سے اسکور کو 191 تک پہنچایا۔ تیسرے روز قبل از وقت لیے گئے چائے کے وقفے کے بعد انگلستان کو فالو آن کو جھیلتے ہوئے اپنی دوسری باری شروع کرنا تھی اور غلطیوں کو دہرانے سے بچنا تھا اوپنرز کک اور کومپٹن نے دن کے بقیہ 38 اوورز میں مزید کوئی وکٹ نہ گرنے دی اور انگلستان سکھ کا کچھ سانس لینے میں کامیاب ہوا۔ جب تیسرا دن ختم ہوا تو اسکور بورڈ پر 'نیلسن' موجود تھا اور کک 74 اور کومپٹن 34 کے ساتھ بدستور کریز پر موجود تھے۔ چوتھا دن انگلستان کے لیے بہت اہمیت کا حامل تھا اور اسے اپنے مڈل آرڈر کی جانب سے بہت اچھی کارکردگی کی ضرورت تھی۔ ٹراٹ، پیٹرسن اور بیل پہلی اننگز میں بری طرح ناکام رہے تھے اور بدقسمتی سے دوسری باری میں بھی انہوں نے کچھ خاص نہیں دکھایا۔ کومپٹن کے آؤٹ ہونے کے بعد ٹراٹ 17، پیٹرسن 2، این بیل 22 رنز اور سمیت پٹیل صفر کی ہزیمت کے ساتھ پویلین سدھارے تو 200 رنز سے پہلے ہی انگلستان کی آدھی ٹیم پویلین لوٹ چکی تھی اننگز کے اس نازک مرحلے پر کک اور پرائیر نے 157 رنز جوڑے اور انگلستان کو اننگز کی ذلت آمیز شکست سے بچایا دونوں بلے بازوں نے چوتھے روز مزید کوئی وکٹ نہ گرنے دی لیکن انگلستان کو پانچویں روز ایک موہوم سے امید ضرور دی لیکن بدقسمتی سے آخری روز وہ ویسی کارکردگی دہرانے میں ناکام رہے۔ آخری روز جب انگلستان نے اپنی دوسری اننگز کا آغاز 340 رنز 5 کھلاڑی آؤٹ کے ساتھ کیا اور کریز پر کک 168 اور پرائیر 84 رنز کے ساتھ موجود تھے تو انہیں گزشتہ روز کی معجزاتی کارکردگی کو جاری رکھنے کی ضرورت تھی لیکن وہ ایسا کرنے میں ناکام رہے اور دن کے ابتدائی مرحلے ہی میں پراگیان اوجھا نے پہلے میٹ پرائیر کو 91 اور پھر ایلسٹر کک کو 176 رنز پر دھر لیا اور بھارت کی فتح کو یقینی بنا دیا۔ پرائیر 225 گیندوں کی مدافعتی اننگز کھیل کر پویلین لوٹے جبکہ کک 556 منٹ تک ڈٹے رہے اور 374 گیندوں کا سامنا کرتے ہوئے 21 چوکے بھی لگائے۔ کک کی یہ اننگز بھارتی سرزمین پر فالو آن کرتے ہوئے کسی بھی انگلش بلے باز کی سب سے عمدہ اننگز تھی۔ ان دونوں کھلاڑیوں کے لوٹتے ہی انگلش اننگز کی گاڑی زیادہ دیر نہ چل پائی اور بالآخر 406 رنز تک پہنچ کر اس کا ایندھن ختم ہو گیا۔ پراگیان اوجھا نے سب سے زیادہ 4 جبکہ امیش یادیو نے 3 وکٹیں حاصل کیں۔ دو وکٹیں ظہیر خان اور ایک وکٹ روی چندر آشون کو ملی۔ میچ میں اوجھا کی کل وکٹوں کی تعداد 9 رہی کیونکہ انہوں نے پہلی باری میں بھی 5 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا تھا اور یوں اپنے کیریئر کے بہترین بالنگ اعداد و شمار حاصل کئے۔ بعد ازاں بھارت نے 77 رنز کا ہدف محض ایک وکٹ کے نقصان پر 16 ویں اوور ہی میں عبور کرلیا۔ پجارا 41 رنز کے ساتھ سب سے نمایاں بلے باز رہے اور بعد ازاں مرد میدان بھی کہلائے۔

چیتشور پجارہ کے کرکٹ کیریئر میں 11 ڈبل سنچریز، 8 مرتبہ ناٹ آؤٹ

بھارت نے چیتشور پجارہ کی صورت میں ایک اور راہول ڈریوڈ تلاش کرلیا ہے۔ نوجوان بیٹسمین نے احمد آباد ٹیسٹ میں ڈبل سنچری اسکور کر کے اپنے مستقبل کے عزائم کا اشارہ دے دیا ہے۔ وہ انگلینڈ کے خلاف میچ میں 206 رنز پر ناٹ آؤٹ تھے اور مزید کھیلنا چاہتے تھے لیکن کپتان دھونی نے اننگز ڈیکلیئر کردی۔ ان کے فرسٹ کلاس کیریئر میں یہ پہلا موقع نہیں کہ وہ اتنی بڑی اننگز کھیلنے کے باوجود ناقابل شکست رہے ہیں۔ پجارہ نے اب تک ہر قسم کی کرکٹ میں 11 ڈبل سنچریز بنائی ہیں اور 8 مرتبہ ناٹ آؤٹ رہے ہیں۔ دلچسپ بات ہے کہ 2008ء کے سیزن میں انہوں نے انڈر 14 چیمپئن شپ کے ایک میچ میں 389 رنز ناٹ آؤٹ اسکور کیے اس پر ہی بس نہیں کیا بلکہ اگلے ہفتے 30 اور دو ہفتے بعد 302 رنز کی اننگز بھی کھیل ڈالیں۔

آئن بوتھم اور اسٹیوارٹ براڈ کی نوک جھوک

سر آئن بوتھم نے اسٹیوارٹ براڈ کی جانب سے ایک ٹویٹ میں سابق کھلاڑیوں کی کارکردگی پر سوال اٹھائے جانے پر شدید غصے کا اظہار کیا پہلے ٹیسٹ میچ میں بھارت کے ہاتھوں شکست کے بعد اسٹیوارٹ براڈ نے ٹویٹ کیا کہ اس سے پہلے کہ اس بارے میں آپ متعدد سابق ماہر کھلاڑیوں کی حتمی رائے کو سنیں ان سے یہ ضرور پوچھ لیں کہ کیا پچھلے 28 سالوں میں انہوں نے خود بھی بھارت سے کوئی ٹیسٹ سیریز جیتی ہے۔ اس کے جواب میں بوتھم نے ایک ٹویٹ بھیجا جس میں دوسرے ممالک میں ان کی کارکردگی پر نکتہ چینی کی انگلینڈ کے لیے سب سے زیادہ وکٹ لینے والے بوتھم نے اسکائی اسپورٹس کے لئے میچ کے بعد ہونے والے تجزیہ میں جس ٹیم کا ذکر کیا تھا اس میں براڈ کا نام شامل نہیں کیا تھا۔ بھارت کے خلاف پہلے ٹیسٹ میں احمد آباد میں براڈ کوئی بھی وکٹ لینے میں ناکام رہے تھے اور کھیل کے آخری دن انہیں محض تین رنز پر آؤٹ کر دیا گیا تھا۔

سعید انور کا ایک تاریخی ریکارڈ کی جانب پہلا قدم!!

پاکستان کی تاریخ کے کامیاب ترین اوپنرز میں سے ایک اور بلاشبہ بائیں ہاتھ کے خوبصورت ترین بلے باز، جن کے خوبصورت کٹ اور اسٹروک 14 سال تک شائقین کرکٹ کو محظوظ کرتے رہے۔ پاکستان کا اوپنر کا دیرینہ مسئلہ حل کرنے کے علاوہ چند ایسے اعزازات بھی اپنے نام کیے جنہیں آج تک کوئی نہیں توڑ پایا، جن میں سب سے نمایاں مسلسل تین ایک روزہ مقابلوں میں تین سنچریاں بنانے کا ریکارڈ بھی شامل ہے۔ اس ریکارڈ کی پہلی بنیاد سعید انور نے 1993ء میں 30 اکتوبر کے دن ہی رکھی جب انہوں نے سری لنکا کے خلاف پیپسی چیمپئنز ٹرافی کے ایک مقابلے میں 107 رنز کی فتح گر باری کھیلی۔ یہ ایک روزہ کرکٹ کی روایتی بلے بازی کا ایک شاہکار تھی، یعنی "run a ball" بھی اور چوکوں اور چھکوں سے مزین بھی۔ سعید انور نے 108 گیندوں پر 2 چھکوں اور 11 چوکوں کی مدد سے 107 رنز بنائے اور آصف مجتبیٰ کے ساتھ 171 رنز کی افتتاحی شراکت داری کے بعد پویلین سدھارے۔ یکم نومبر 1993ء کو ویسٹ انڈیز کے خلاف کھیلے گئے ٹورنامنٹ کے اگلے مقابلے میں پاکستان نے 261 رنز کے تعاقب میں سعید انور کی ایک اور سنچری کی بدولت با آسانی 5 وکٹوں سے فتح حاصل کی۔ اس مرتبہ سعید نے 141 گیندوں پر 3 چھکوں اور 12 چوکوں سے مزین 131 رنز کی باری کھیلی۔ اب ان کی نظریں ہم وطن لیجنڈری بلے باز ظہیر عباس کے ریکارڈ پر مرکوز تھیں یعنی مسلسل تین مقابلوں میں تین سنچریاں۔ اور سری لنکا ہی کے خلاف کھیلے گئے اگلے مقابلے میں سعید انور نے 111 رنز بنا کر اس ریکارڈ میں خود کو شریک کر لیا۔ یہ ایک اور کمال اننگز تھی، اس امر کا اظہار کہ سعید کا بلا کس تواتر کے ساتھ ایک جیسی اننگز تراش سکتا ہے۔ انہوں نے صرف 104 گیندیں کھیلیں اور 2 چھکوں اور 11 چوکوں کی مدد سے 111 رنز بنائے اور 271 رنز کے تعاقب میں پاکستان کو وہ ابتدائی قوت فراہم کی جس کے بل بوتے پر وہ آخری اوور میں ہدف تک پہنچنے میں کامیاب ہوا۔ 1968ء میں کراچی کے ایک متمول گھرانے میں آنکھ کھولنے والے سعید انور اپنے زمانے میں قومی کرکٹ ٹیم کے معدودے چند پڑھے لکھے کھلاڑیوں میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے کراچی کی معروف جامعہ این ای ڈی سے کمپیوٹر انجینئرنگ میں سند حاصل کی تھی اور مزید تعلیم کے لیے امریکہ جانے کی خواہش رکھتے تھے کہ اسی دوران انہیں ٹیسٹ کرکٹ میں پاکستان کی نمائندگی کا موقع مل گیا۔ اپنے ابتدائی ٹیسٹ میں پیئر کی ہزیمت کا نشانہ بننے کے باوجود سعید انور ایک ایک کر کے ترقی کی منازل طے کرتے گئے، یہاں تک کہ 2001ء میں اپنی 4 سالہ صاحبزادی بسمہ کے انتقال نے ان کو توڑ کر رکھ دیا۔ وہ مذہب کی جانب بہت زیادہ جھک گئے اور خود کو تبلیغ دین کے لیے وقف کر لیا۔ تبلیغی جماعت میں ان کی شمولیت نے بعد ازاں پاکستان کی قومی کرکٹ ٹیم میں مذہبی رجحان کو زبردست فروغ دیا یوں وہ کھلاڑی جن کے روز نت نیا سکینڈل سامنے آتے رہتے تھے، پابندِ صوم وصلوٰ ہو گئے اور ایک لحاظ سے یہ میدان میں سعید انور کے کارناموں سے کہیں بڑا کارنامہ تھا۔ بہرحال، بیٹی کی جدائی کے صدمے کے باعث سعید انور طویل عرصے تک دنیائے کرکٹ سے غائب رہے۔ بالآخر 2003ء کے عالمی کپ میں واپس آئے اور اس کے بعد بین الاقوامی کرکٹ کو ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ دیا اور اپنی تمام تر توانائیاں تبلیغ دین کے لیے وقف کر دیں۔ کہا جاتا ہے کہ سعید انور ہی کی تبلیغ کے نتیجے میں یوسف یوحنا عیسائیت چھوڑ کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اس کے علاوہ انضمام الحق اور ثقلین مشتاق میں مذہبی رجحان بھی سعید انور ہی کی کوششوں کی بدولت ہی پیدا ہوا۔ سعید انور کیونکہ ون ڈے کے ماہر کھلاڑی تصور کیے جاتے تھے، اس لیے ہم روایتی طور پر پہلے ٹیسٹ کے بجائے ان کے ایک روزہ کیریئر کا اجمالی جائزہ لیتے ہیں۔ سعید نے مجموعی طور پر 247 ایک روزہ مقابلوں میں پاکستان کی نمائندگی کی اور 8824 رنز بنائے۔ یوں وہ اس طرز میں انضمام الحق اور محمد یوسف کے بعد تیسرے سب سے زیادہ بنانے والے پاکستانی بلے باز ہیں۔ مسلسل تین مقابلوں میں سنچریوں کے مذکورہ بالا ریکارڈ کے علاوہ سعید انور نے تین مختلف مواقع پر مسلسل دو سنچریاں بھی بنائیں۔ انہوں نے پاکستان کی جانب سے مجموعی طور پر 247 ون ڈے کھیلے اور اس میں پاکستان کی جانب سے سب سے زیادہ یعنی 20 سنچریاں بنانے کا اعزاز حاصل کیا، جو آج بھی ایک قومی ریکارڈ ہے۔ کسی زمانے میں سچن تنڈولکر اور سعید انور کے درمیان سنچریوں کی دوڑ ہوا کرتی تھی، لیکن پھر سعید پیچھے رہ گئے اور کرکٹ ہی کو خیر باد کہہ گئے جبکہ سچن کا سفر اب بھی جاری ہے۔ ذکر سعید انور کا ہو اور اس "شہر آفاق باری " کو یاد نہ کیا جائے؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ جی ہاں 1997ء میں بھارت کے خلاف 194 رنز کی ریکارڈ ساز اننگز۔ جس کے دوران انہوں نے عظیم بلے باز ویوین رچرڈز کا 1984ء میں انگلستان کے خلاف بنایا گیا طویل ترین ایک روزہ اننگز کا ریکارڈ توڑا، جنہوں نے 189 رنز بنائے تھے۔ بدقسمتی سے سعید انور ڈبل سنچری مکمل نہ کر سکے اور سارو گنگولی کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہو گئے۔ روایتی حریف کے خلاف اسی کی سرزمین پر اس حال میں ایک ریکارڈ شکن اننگز کھیلنا کہ بلے باز اپنی طبیعت بہتر بھی محسوس نہ کر رہا ہو، کو ایک معجزاتی اننگز کہنا بے جا نہ ہوگا۔ یہ آزادی کپ 1997ء کے سلسلے کا ایک میچ تھا جس میں ان کا سفر تاریخ کی پہلی ڈبل سنچری اننگز سے محض 6 قدم کے فاصلے پر تمام ہوا۔ بہرحال، اس اننگز کی بدولت پاکستان بعد ازاں 35 رنز سے یہ مقابلہ جیت گیا۔ سعید انور اس لحاظ سے خوش قسمت تھے کہ کئی بلے باز ان کے ریکارڈز کے قریب پہنچ کر ہمت ہار گئے، یہاں تک کہ زمبابوے کے چارلس کووینٹری 194 رنز تک پہنچ گئے لیکن اس سے آگے نہ بڑھ پائے اور ناٹ آؤٹ اور شکستہ دل میدان سے لوٹے۔ بالآخر فروری 2010ء میں 13 سال بعد سچن نے ڈبل سنچری اننگز میں اس ریکارڈ کو توڑ ڈالا۔ بہترین وقت پر فیلڈرز کے عین درمیان سے شاٹس کھیلنا سعید انور کا خاصہ تھا۔ قدموں کے بہت زیادہ استعمال کے بغیر محض اپنی کلائی کے زور پر آف سائیڈ کی فیلڈ میں دراڑیں ڈالنا ان کی امتیازی علامت تھی۔ ان کے سامنے جو گیند باز بھی آف اسٹمپ سے باہر گیند پھینکنے کی غلطی کرتا، اسٹمپ سے دوری کے لحاظ سے اپنی سزا پاتا۔ تھرڈ مین، چوتھی سلپ، گلی، پوائنٹ اور مڈ آف کی جانب ان کے شاٹس دیدنی ہوتی تھے۔ کیونکہ ان کی آمد کے ساتھ ہی آف سائیڈ پر فیلڈ کو مضبوط کر دیا جاتا بلکہ یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ آف سائیڈ کی قلعہ بندی کے بعد سعید انور آف پر پڑنے والی گیند کو لیگ سائیڈ پر اٹھانے میں بھی کمال رکھتے تھے۔ اسپنرز کے خلاف ان کے پل شاٹ بھی کمال کے ہوتے تھے اور کم از کم بھارت کے انیل کمبلے تو یہ بات کبھی نہیں بھولیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ معروف ویب سائٹ کرک انفو نے جب پاکستان کی تاریخ کی بہترین ٹیم منتخب کرنا چاہی تو سعید انور کو بحیثیت اوپنر عظیم حنیف محمد کے ساتھ ٹیم میں شامل کیا گیا سعید انور نے تین عالمی کپ ٹورنامنٹس کھیلے۔ بدقسمتی سے وہ زخمی ہونے کے باعث 1992ء میں ملک کی نمائندگی نہ کر پائے تھے جہاں پاکستان نے عالمی اعزاز پہلی و آخری مرتبہ اپنے نام کیا تاہم 1996ء میں بھارت کے ہاتھوں کوارٹر فائنل میں شکست، عالمی کپ 1999ء کے فائنل میں دل شکستہ ہار اور 2003ء میں گروپ مرحلے ہی میں سفر کے اختتام کے وقت ضرور ٹیم کے ساتھ تھے 2003ء میں اپنے کیریئر کے آخری عالمی کپ میں انہوں نے روایتی حریف بھارت کے خلاف 101 رنز کی اننگز ضرور کھیلی لیکن وہ پاکستان کے جیتنے کے لیے کافی ثابت نہ ہوئی انہوں نے یہ سنچری اپنی مرحوم صاحبزادی بسمہ کے نام کی۔ گو کہ سعید انور کو ایک روزہ طرز کے لیے بہتر بلے باز تصور کیا جاتا تھا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ سعید نے ٹیسٹ میں بھی اپنی اہلیت کا لوہا منوایا، خصوصاً طویل اننگز کھیلنے کی صورت میں۔ ان کے کیریئر کی پہلی سنچری ہی 169 رنز کی تھی جو انہوں نے 1993-94ء میں نیوزی لینڈ کے خلاف ویلنگٹن ٹیسٹ میں بنائی جبکہ 1996ء میں انگلستان کے خلاف اوول میں 176 رنز کی تاریخی اننگز اور بھارت کے خلاف 1998-99ء میں کلکتہ ٹیسٹ میں بنائی گئی 188 رنز کی ناقابل شکست اننگز اس کے علاوہ ہیں۔ گو کہ سعید کے ٹیسٹ کیریئر کا آغاز بہت اچھا نہیں تھا کیونکہ ویسٹ انڈیز کے خلاف فیصل آباد ٹیسٹ میں دونوں اننگز میں صفر پر آؤٹ ہوئے تھے لیکن بعد ازاں انہوں نے اس کا بھرپور ازالہ کیا اور 55 ٹیسٹ مقابلوں پر محیط اپنے کیریئر میں 45.52 کے اوسط سے 4052 رنز بنائے۔ جس میں 11 سنچریاں اور 25 نصف سنچریاں بھی شامل تھیں۔ خصوصاً آسٹریلیا، جس کے خلاف پاکستان کے بلے بازوں کی کارکردگی عموماً ناقص ہوتی ہے، کے مقابلے میں سعید انور نے بہترین کھیل پیش کیا اور آج بھی آسٹریلیا کے خلاف ان کا 59.06 کا اوسط پاکستانی بلے بازوں میں سب سے زیادہ ہے۔ معروف جریدے وزڈن نے 1997ء میں انہیں سال کا بہترین کرکٹر قرار دیا۔

سعید انور کا بین الاقوامی کیریئر، اعداد وشمار

پہلا ٹیسٹ...... بمقابلہ ویسٹ انڈیز...... 23 تا 25 نومبر 1990ء بمقام فیصل آباد، پاکستان

آخری ٹیسٹ...... بمقابلہ بنگلہ دیش...... 29 تا 31 اگست 2001ء بمقام ملتان، پاکستان

پہلا ایک روزہ...... بمقابلہ ویسٹ انڈیز...... یکم جنوری 1989ء بمقام پرتھ، آسٹریلیا

آخری ایک روزہ...... بمقابلہ زمبابوے...... 4 مارچ 2003ء، بمقام بلاوایو، زمبابوے

فارمیٹ	میچ	رنز	بہترین	اوسط	100	50	چوکے/چھکے
ٹیسٹ	55	4052	188*	45.52	11	25	535/14
ون ڈے	247	8824	194	39.21	20	43	938/97

میری ڈبل سنچری بنوانے میں ثقلین کا کردار بہت اہم تھا، وسیم اکرم!!

17 تا 21 اکتوبر 1996 زمبابوے کے خلاف شیخوپورہ ٹیسٹ کو میں شاید ہی کبھی فراموش کر سکوں۔ بحیثیت بالر تو میرے بہت سے مقابلے ایسے ہیں جنہیں یادگار کہا جا سکتا ہے لیکن بحیثیت بلے باز میں شیخوپورہ ٹیسٹ کو کبھی نہیں بھول سکتا اس ٹیسٹ میں، میں نے 257 رنز جیسی بڑی اور ناقابل شکست اننگز کھیلی تھی مجھے خود اپنی اس کارکردگی پر حیرت تھی۔ ساتویں، آٹھویں نمبر پر بیٹنگ کرنے والے اختتامی بلے باز سے آپ کیا توقع کر سکتے ہیں؟ 30 رنز، 35 رنز؟ یا زیادہ سے زیادہ 50۔ لیکن 257 رنز؟ میرے لئے اب تک ناقابل یقین ہیں اتنی بڑی اننگز کا شمار تو ایک منجھے ہوئے بلے باز کے پورے کیریئر میں بھی انگلیوں پر کیا جا سکتا ہے میں تو آخری لمحات میں تیزی سے 30، 40 رنز بنانے والا ایک آل راؤنڈر تھا۔ آٹھ گھنٹے مسلسل بیٹنگ تو میں نے کبھی فرسٹ کلاس یا کاؤنٹی کرکٹ میں بھی نہیں کی تھی میچ کے دوسرے دن میں جب میں میدان میں بیٹنگ کے لیے اترا تو پاکستان زمبابوے کی پہلی اننگز 375 رنز کے جواب میں 183 رنز پر 6 وکٹیں گنوا بیٹھا تھا میچ کے تیسرے دن معین خان کے ساتھ 50 رنز کی شراکت داری ہوئی جس سے پاکستان کی اننگز کچھ حد تک سنبھل گئی لیکن معین کیچ آؤٹ ہو گئے اور پاکستان ایک بار پھر مشکل میں آ پڑا اس وقت ثقلین مشتاق میرا ساتھ دینے میدان میں آئے اور یہاں سے میری اس ناقابل فراموش اننگز کی کہانی شروع ہوئی۔ 50 کے بعد 100 رنز پر پہنچ کر مجھے بہت لطیف احساس ہوا۔ سنچری کے بعد میں لاپروائی سے شاٹ پر شاٹ مار رہا تھا۔ اور کچھ ہی دیر بعد میرے اسکور کا ہندسہ 150 سے تجاوز کر گیا۔ ثقلین مشتاق میرے ساتھ دوسرے اینڈ پر ڈٹا ہوا تھا ہم نے بعد میں آٹھویں وکٹ کی شراکت میں 313 رنز کا عالمی ریکارڈ بھی بنایا ثقلین بار بار میری ہمت بڑھا رہا تھا مجھے ڈبل سنچری بنانے کا کوئی خاص شوق تو نہ تھا لیکن ثقلین بار بار مجھ سے کہہ رہا تھا وسیم بھائی ! بس تھوڑی سی ہمت آپ 200 کر سکتے ہیں۔ 190 کے اسکور پر پہنچتے ہی تالیاں بجنا شروع ہو گئیں مجھے اس وقت احساس ہوا شاید واقعی میں کوئی بڑا کام کرنے جا رہا ہوں۔

ڈبل سنچری!! اُف کس قدر لذت تھی 200 واں رنز لینے میں؟ ثقلین مجھے بہت اچھا لگ رہا تھا اس پر مجھے بے حد پیار آ رہا تھا اس کے بے لوث جذبے سے میری ہمت بندھی اور ڈبل سنچری بن گئی، ورنہ مجھے تو ڈبل سنچری کی لذت کا علم ہی نہ تھا اس دن اس محاورے بندر کیا جانے ادرک کا مزا؟ کے اصل معنی و مطلب مجھے سمجھ آئے۔ واقعی ایک بالر یا اختتامی بلے باز کیا جانے ڈبل سنچری کا مزا ڈبل سنچری بنانے کے بعد اس احساس نے کہ میرا نام اب ظہیر عباس، جاوید میانداد اور حنیف محمد جیسے بلے بازوں کی فہرست میں آ گیا ہے میرا بدن شدید تھکاوٹ کے باوجود کیف و سرور میں ڈوب گیا 200 کے بعد اب مجھے کیا لینا تھا میں نے قدموں کا استعمال کر کے دو چھکے رسید کر دیئے لیکن در حقیقت میں تھک چکا تھا اور مجھے ابھی بالنگ بھی کرانی تھی۔ میں آؤٹ ہو کر چند لمحے آرام کرنا چاہتا تھا لیکن اس موقع پر پویلین سے اعجاز احمد نے ہدایات بھیجیں وسیم بھائی! آپ 9 چھکے لگا چکے ہیں تین اور لگا دیں تو عالمی ریکارڈ ہو جائے گا وہ سب میری بیٹنگ سے لطف اندوز ہو رہے تھے وہ زندگی میں ایک بار ملنے والے اس موقع کی بدولت اننگز جاری رکھنے کے خواہاں تھے باوجود تھکن کے میں پھر سے ڈٹ گیا وہ دن ہی کچھ ایسا تھا کہ جو میں چاہ رہا تھا وہی ہو رہا تھا بھرپور طاقت سے میں نے تین چھکے لگا ہی ڈالے اور ایک اننگز میں 12 چھکوں کا عالمی ریکارڈ بن گیا ہر چھکے پر ایسا محسوس ہوتا شاید کیچ آؤٹ ہو جاؤں لیکن گیند ہر بار میدان سے باہر ہوتی چھکے مارنے کی خواہش میں میرا انفرادی اسکور 250 تک پہنچ گیا 300 رنز کا ہندسہ ذہن میں آتے ہی میں لرز گیا ٹرپل سنچری؟ کیا میں ٹرپل سنچری بنا سکتا ہوں؟ میں زیر لب بڑبڑایا 100 اور 200 کا چسکا لگ چکا تھا میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ 300 کے ہندسے تک جاؤں گا لیکن میرے مصمم ارادے میں اس وقت پہلی دراڑ پڑی جب باہمت ثقلین مشتاق 79 کے انفرادی اسکور پر میری ہمت بندھاتے بندھاتے خود پویلین سدھار گئے وقار یونس میدان میں میرا ساتھ دینے پہنچے وہ بہت طویل وقت سے پیڈ باندھے پویلین میں شاید سخت بوریت میں بیٹھے تھے۔ میں چاہتا تھا کہ وہ بھی ثقلین کی مانند سیدھے بلے سے کھیلتے رہیں اور میں اپنا سفر جاری رکھوں۔ لیکن وقار گرم خون اور جذبے والے کھلاڑی ہیں انہوں نے سوچا کہ میں بھی چھکے مار سکتا ہوں اور ایک زوردار شاٹ کھیلنے کی کوشش میں پہلی ہی گیند پر بولڈ ہو گئے آخری کھلاڑی شاہد نذیر نے اپنی طرف سے میرا ساتھ دینے کی کوشش کی لیکن وہ بھی کیچ آؤٹ ہو گئے اور میرے دل کے ارماں آنسوؤں میں بہہ گئے پاکستان کی اننگز ختم ہو گئی میری زندگی کی یادگار ترین اننگز 257 پر محدود ہو گئی اور میں ٹرپل سنچری تک نہ پہنچ سکا کتنا عجیب ہے نا؟ جس کا میں نے کبھی خواب و خیال میں بھی نہیں سوچا تھا وہ ناقابل یقین طور پر حقیقت کا روپ دھار گیا اور جو میں چاہتا تھا وہ نہ ہو سکا بہرحال یہ میچ میری زندگی ایک یادگار میچ تھا۔

فتح گر چھکا

1987 میں پاک و ہند میں ہونے والے عالمی کپ میں دونوں میزبان ٹیموں کی سیمی فائنل میں مایوس کن شکست کے بعد برصغیر میں کرکٹ کی مقبولیت کو سخت دھچکہ پہنچا سرحد کے دونوں جانب کی ٹیمیں نہ صرف یہ بہت مضبوط تھیں بلکہ بھارت تو اپنے اعزاز کا دفاع اپنی ہی سرزمین پر کر رہا تھا لیکن سیمی فائنل میں انگلستان اور آسٹریلیا نے دونوں کی امیدوں پر پانی پھیر دیا اس صورتحال میں بھارت میں کرکٹ کو مقبول بنانے کے لیے چند اقدامات اٹھائے گئے جن میں ایک 1989 میں کھیلا گیا نہرو کپ بھی تھا یہ ٹورنامنٹ بھارت کی تحریک آزادی کے رہنما اور پہلے وزیراعظم جواہر لعل نہرو کے صد سالہ یوم پیدائش کی مناسبت سے منعقد کیا گیا تھا۔ اس ٹورنامنٹ میں روایتی حریف بھارت اور پاکستان کے علاوہ عالمی چیمپئن آسٹریلیا، انگلستان، ویسٹ انڈیز اور سری لنکا نے بھی شرکت کی یعنی کہ اپنے دور کے تقریباً تمام ہی عظیم کھلاڑی اس ٹورنامنٹ میں موجود تھے۔ پاکستان کی جانب سے عمران خان، جاوید میانداد، عبدالقادر اور وسیم اکرم، بھارت کی جانب سے کرش سری کانت، مہندر امرناتھ، دلیپ وینگسارکر، محمد اظہر الدین اور کپل دیو، ویسٹ انڈیز کی جانب سے ویوین رچرڈز، رچی رچرڈسن، میلکم مارشل، کرٹلی ایمبروز اور کورٹنی والش، آسٹریلیا کی جانب سے ایلن بارڈر، جیف مارش، اسٹیو واہ اور این ہیلی اور انگلستان کی جانب سے گراہم گوچ، ایلک اسٹیورٹ، ناصر حسین اور ایلن لیمب نے اس ٹورنامنٹ میں شرکت کی۔ یہ ٹورنامنٹ کئی دلچسپ مراحل سے گزرنے کرنے کے بعد بالآخر فائنل میں اپنے وقت کی دو بہترین ٹیموں پاکستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان مقابلے پر منتج ہوا، جہاں دلچسپ ترین مقابلے کے بعد پاکستان نے آخری اوور میں وسیم اکرم کے یادگار چھکے کی بدولت ٹورنامنٹ جیتا 1989 میں یکم نومبر کو ہونے والے اس فائنل میں پاکستان کو 274 رنز کا مشکل ہدف ملا تھا ویسٹ انڈیز نے ڈیسمنڈ ہینز کی سنچری کی بدولت ایک بڑا مجموعہ اسکور بورڈ پر کھڑا کر دیا تھا یہ ایک روزہ کرکٹ کا وہ دور تھا جب 'پاور پلے' وغیرہ نامی کوئی شے نہ ہوتی تھی اور 260 سے اوپر کا ہدف شاذ و نادر ہی کوئی ٹیم عبور کر پاتی تھی لیکن پاکستان نے بہت مشکل صورتحال سے اپنی اننگز کو بحال کرنا شروع کیا اس کے ابتدائی چار کھلاڑی صرف 133 رنز پر پویلین لوٹ چکے تھے۔ اس صورتحال میں سلیم ملک نے 62 گیندوں پر 71 رنز کی بہترین اننگز کھیلی جبکہ عمران خان جو پہلے بالنگ کرتے ہوئے سب سے زیادہ یعنی 3 وکٹیں بھی لے چکے تھے نے ذمہ دارانہ و ناقابل شکست 55 رنز بنا کر مقابلے کو پاکستان کی گرفت میں برقرار رکھا عمران خان اور سلیم ملک کے درمیان پانچویں وکٹ پر 93 رنز کی فتح گر رفاقت قائم ہوئی جبکہ چھٹی وکٹ پر جب کپتان عمران خان اکرم رضا کے ساتھ مل کر پاکستان کو فتح کی دہلیز تک لے آئے تو آخری اوور میں اکرم رضا رن آؤٹ ہو گئے اس وقت پاکستان کو آخری دو گیندوں پر تین رنز درکار تھے مجھے پہلی ہی گیند پر زبردست دباؤ کا سامنا تھا گیند حریف کپتان ویوین رچرڈز کے ہاتھوں میں تھی، جو اپنے تمام گیند بازوں کو آزمانے کے بعد اب بادل نخواستہ آخری اوور خود کروا رہے تھے۔ انہوں نے آخری اوور کی پانچویں گیند پھینکی اور میں نے بازوؤں کو کھولتے ہوئے پوری قوت سے بلے کو گھمایا اور گیند فضا میں طویل فاصلہ طے کرنے کے بعد مڈ وکٹ باؤنڈری کے باہر تماشائیوں میں جا گری پاکستان نے شاندار کارکردگی دکھاتے ہوئے ٹورنامنٹ جیت لیا کپتان عمران خان کو فائنل اور سیریز کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

سڈنی سکسرز نے چیمپئنز لیگ 2012 جیت لی!!

جس طرح کے فائنل مقابلے کی توقع کی جارہی تھی ویسا مقابلہ دیکھنے کو نہ ملا اور سڈنی سکسرز نے مقامی ہائی ویلڈ لائنز کو باآسانی دس وکٹوں سے زیر کر کے چیمپئنز لیگ کا اعزاز اپنے نام کرلیا لائنز جنہوں نے اس ٹورنامنٹ میں بڑی بڑی ٹیموں کو شکست سے ہمکنار کیا خود حسرت و یاس کی تصویر بنے رہے۔ اور سڈنی سیمی فائنل اور فائنل دونوں میں مقامی ٹیموں کے خواب چکنا چور کرنے میں کامیاب ہوا جوہانسبرگ کے تاریخی وینڈررز اسٹیڈیم میں ہونے والے فائنل میں سڈنی سکسرز کی دونوں اینڈز سے اسپنرز کو استعمال کرنے کی حکمت عملی ایسی کارگر ثابت ہوئی کہ لائنز ابتدائی چار اوورز ہی میں ہتھیار ڈال گئے۔ ان کے وہ تمام بلے باز جن کے بل بوتے پر وہ حتمی مقابلے تک پہنچا، ناقص شاٹس سے وکٹیں گنوا کر پویلین لوٹتے رہے اور چوتھے اوور میں جب کپتان الویرو پیٹرسن آؤٹ ہوئے تو لائنز کا اسکور صرف 9 رنز پر چار کھلاڑی آؤٹ تھا۔ یوں سڈنی نے اپنے ترپ کے پتے یعنی مچل اسٹارک اور پیٹرک کمنز کو استعمال کیے بغیر ہی لنکا ڈھا دی۔ نیوزی لینڈ سے تعلق رکھنے والے ناتھن میک کولم نے ابتدائی اوور میں ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے اور لائنز کو چند ناقابل یقین اننگز کے ذریعے مقابلے جتوانے والے غلام بودی سے محروم کردیا اسی اینڈ سے تیسرے اوور میں ہیزلووڈ نے ایک ہی اوور میں کوئنٹن ڈی کوک اور تجربہ کار نیل میکنزی کو ٹھکانے لگا دیا۔ لائنز کے ہاتھ پیر پھول گئے اور اگلے اوور میں کپتان کی روانگی سے گویا مقابلے کے فیصلے پر مہر تصدیق ثبت کردی۔ سڈنی سکسرز کے کپتان بریڈ ہیڈن کی حکمت عملی اس لیے بھی بہت معنی خیز تھی کیونکہ یہ بلے بازوں کے لیے انتہائی مددگار وکٹ تھی۔ اگر لائنز کی جانب سے جین سائمنز نصف سنچری نہ بناتے تو معاملہ کبھی 121 رنز تک نہ پہنچتا۔ انہوں نے 46 گیندوں پر 51 رنز بنائے اور وکٹ کیپر تھامی سولی کیلے اور ڈوین پریٹوریس نے بالترتیب 20 اور 21 رنز بنا کر اسکور کو قابل عزت مجموعے تک پہنچایا۔ سڈنی کی جانب سے ناتھن میک کولم اور جوش ہیزلووڈ نے تین، تین جبکہ اسٹیو اوکیف اور اسٹیون اسمتھ نے ایک، ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ جواب میں سڈنی کے اوپنرز نے میزبان ٹیم کو سبق پڑھایا کہ یہ وکٹ کس قدر آسان تھی۔ مائیکل لمب نے 42 گیندوں پر 82 رنز کی فتح گر اننگز تراش کر نہ صرف اہم اعزاز کی راہ ہموار کی بلکہ اس دوران ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے کا اعزاز بھی حریف بلے باز غلام بودی سے چھین لیا اسی اننگز کی بنیاد پر انہیں آخر میں میچ کا بہترین کھلاڑی بھی قرار دیا گیا لمب نے اس اننگز کے دوران 5 چھکے اور 8 چوکے لگائے آسان ہدف کے تعاقب میں ان کا ساتھ کپتان بریڈ ہیڈن نے بخوبی دیا جنہوں نے 33 گیندوں پر 37 رنز بنائے۔ سڈنی نے 122 رنز کا ہدف محض 13 دیں اوور میں بغیر کسی وکٹ کے نقصان کے حاصل کرلیا اور توقعات کے بالکل برخلاف چیمپئنز لیگ ٹی ٹوئنٹی 2012 کا تاج سڈنی کے سر پر سجا گروپ مرحلے ہی میں شین واٹسن سے محرومی کے بعد اس کے امکانات بہت کم ہی ظاہر کیے جارہے تھے لیکن اس نے مستقل مزاجی اور شاندار کارکردگی سے خود کو حقیقی چیمپئن ٹیم ثابت کروایا آخر میں بریڈ ہیڈن کو چیمپئن شپ ٹرافی جبکہ مچل اسٹارک کو ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ وکٹیں حاصل کرنے پر ٹورنامنٹ کے بہترین کھلاڑی کا اعزاز دیا گیا۔ یوں آسٹریلوی کلب سڈنی سکسرز نے جنوبی افریقی کلب ہائی ویلڈ لائنز کو دس وکٹوں سے ہرا کر چیمپئنز لیگ ٹی ٹوئنٹی جیت لی۔

ایونٹ کے لیگ میچوں میں دہلی ڈیئر ڈیولز نے کولکتہ نائٹ رائیڈرز کو 52 رنز سے ہرادیا جبکہ جنوبی افریقہ کی ٹیم ٹائیٹنز نے پرتھ اسکارچرز کو 39 رنز سے شکست دی سینچورین میں کھیلے گئے گروپ اے کے میچ میں کولکتہ نائٹ رائیڈرز نے ٹاس جیت کر فیلڈنگ کا فیصلہ کیا تو دہلی ڈیئر ڈیولز نے مقررہ اوورز میں 8 وکٹ پر 160 رنز بنائے۔ انمکت چاند 40 اور راس ٹیلر 36 رنز کے ساتھ نمایاں رہے کولکتہ کی جانب سے سنیل نارائن نے تین اور بالاجی نے دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا کولکتہ نائٹ رائیڈرز کی اننگز کا آغاز تباہ کن رہا اور اس کی چار وکٹیں صرف 24 رنز پر ہی گر گئی تھیں منوج تیواڑی 33 اور رجت بھاٹیہ 22 رنز نے کچھ مزاحمت کی۔ لیکن ان کے بعد آنے والے بیٹسمین تیزی سے رنز نہ بنا سکے اور کولکتہ کی ٹیم مقررہ اوورز میں سات وکٹ پر 108 رنز بنا کر 52 رنز سے میچ ہار گئی اس سے قبل کھیلے جانے والے میچ میں جنوبی افریقہ کی ٹیم ٹائیٹنز کو اوپنرز ہنری ڈیوڈز اور جیک روڈلف نے ٹائٹنز کو 109 رنز کا اچھا آغاز فراہم کیا جس نے مقررہ 20 اوورز میں 163 رنز بنائے۔ روڈلف نے 83 اور ڈیوڈز نے 54 رنز بنائے ہدف کے تعاقب میں پرتھ اسکارچرز کی ٹیم شروع سے ہی مشکلات کا شکار رہی اور کوئی بھی بیٹسمین جم کر نہ کھیل سکا۔ اسکارچرز کی ٹیم 20 اوورز میں سات وکٹ پر 124 رنز ہی بنا سکی ٹائیٹنز کے کولینیس ڈی ویلیئرز کو تین کھلاڑی آؤٹ کرنے پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا لائنز نے دفاعی چیمپئن ممبئی انڈینز کو 8 وکٹوں سے زیر کرلیا پاکستان کے سہیل تنویر نے دو وکٹیں لیں۔ جوہانسبرگ میں لائنز کے کپتان الویرو پیٹرسن نے ٹاس جیت کر ممبئی انڈینز کو بیٹنگ کی دعوت دی۔ ممبئی کی ٹیم نے 6 وکٹیں گنوا کر 157 رنز اسکور کیے۔ مچل جونسن 30 اور ڈوین اسمتھ 26 رنز بنا کر نمایاں رہے۔ سچن ٹنڈولکر 16 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئے۔ لائنز کی جانب سے سہیل تنویر نے 31 رنز دیکر دو وکٹیں لیں۔ لائنز نے ہدف ایک اوور پہلے دو وکٹوں کے نقصان پر پورا کرلیا نیل میکنزی 68 اور ڈی کوک 51 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے آکلینڈ نے کولکتہ نائٹ رائیڈرز کو باآسانی سات وکٹ سے شکست دیدی اظہر محمود نے اچھی آل راؤنڈ کارکردگی کا مظاہرہ کیا کیپ ٹاؤن میں کھیلے جانے والے میچ میں کولکتہ نے ٹاس جیت کر پہلے کھیلتے ہوئے مقررہ اوورز میں چھ وکٹ پر 137 رنز بنائے۔ ایک موقع پر اس کی 72 رنز پر ایک ہی وکٹ گری تھی۔ لیکن اظہر محمود نے یکے بعد دیگرے تین وکٹیں لے کر کولکتہ کی ٹیم کو بیک فٹ پر دھکیل دیا برینڈن میکلم 40 اور منویندر بسلا 38 رنز بنا کر نمایاں رہے۔ جواب میں اظہر محمود کے 51 رنز کی بدولت آکلینڈ نے مطلوبہ ہدف 18 ویں اوور میں تین وکٹوں پر حاصل کرلیا۔ اظہر محمود کو ان کی عمدہ آل راؤنڈ کارکردگی پر مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔ لائنز نے چنئی سپر کنگز کو چھ وکٹ سے ہرادیا۔ چنئی سپر کنگز نے چھ وکٹوں پر 158 رنز بنائے مہندرا سنگھ دھونی نے 34 بدری ناتھ نے 27 رنز اسکور کیے۔ لائنز نے غلام بودی کی 46 گیندوں میں 64 رنز کی باری کی بدولت ہدف آخری اوور میں پورا کرلیا۔ ٹائٹنز نے آکلینڈ کو باآسانی 59 رنز سے شکست دے دی جبکہ کولکتہ نائٹ رائیڈرز اور پرتھ اسکارچرز کے درمیان ہونے والا میچ بارش کی وجہ سے بے نتیجہ رہا جس کے باعث کولکتہ کی ٹیم سیمی فائنل کی دوڑ سے باہر ہوگئی۔ ڈربن میں کھیلے جانے والے گروپ اے کے میچ میں پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے پرتھ اسکارچرز نے 14 اوورز میں دو وکٹ پر 91 رنز بنائے تھے کہ بارش شروع ہوگئی جس کی وجہ سے میچ کو بغیر نتیجے کے ختم کرنا پڑا۔ اس سے پہلے کھیلے گئے میچ میں ٹائٹنز نے پہلے کھیلتے ہوئے مقررہ اوورز میں چار وکٹ پر 172 رنز بنائے۔ جیک روڈلف 63 اور فرحان بہاردین 48 رنز بنا کر نمایاں رہے۔ جواب میں آکلینڈ کی پوری ٹیم 19 ویں اوور میں 113 پر آؤٹ ہوگئی۔ آندرے ایڈمز 30 رنز بنا سکے۔ الفانسو تھامس اور ایتھی مبھالاتی نے تین تین وکٹیں لیں۔ ممبئی انڈینز اور یارکشائر کا میچ بارش کی وجہ سے نتیجہ خیز ثابت نہ ہوسکا جبکہ سڈنی سکسرز نے لائنز کو باآسانی پانچ وکٹ سے شکست دیکر سیمی فائنل کیلئے کوالیفائی کرلیا۔ کیپ ٹاؤن میں ممبئی انڈینز نے پہلے کھیلتے ہوئے 17.5 اوورز میں چھ وکٹ پر 156 رنز بنائے تھے کہ بارش کی وجہ سے مزید کھیل نہ ہوسکا اور میچ ختم کر کے دونوں ٹیموں کو دو دو پوائنٹس دیے گئے۔ ڈیوائن اسمتھ اور کیرون پولارڈ نے یکساں 37,37 رنز بنائے۔ سچن ٹنڈولکر صرف 7 رنز بنا سکے۔ عظیم رفیق اور عادل رشید نے دو دو وکٹیں لیں اس سے پہلے میچ میں لائنز کی ٹیم پہلے کھیلتے ہوئے مقررہ اوورز میں 9 وکٹ پر 137 رنز

ہی بنا سکی۔ غلام بودی نے 61 رنز بنائے۔ سہیل تنویر کوئی رن نہ بنا سکے جبکہ بالنگ میں چار اوور میں 29 رنز دیکر کوئی وکٹ نہ حاصل کر سکے۔ مچل اسٹارک نے تین وکٹیں لیں۔ جواب میں شین واٹسن 47 اور بریڈ ہیڈن کے 32 رنز کی بدولت سکسرز نے مطلوبہ ہدف ایک اوور پہلے پانچ وکٹ پر حاصل کر لیا لائینز نے یارکشائر کو پانچ وکٹ سے شکست دے دی۔ جوہانسبرگ میں کھیلے گئے گروپ بی کے میچ میں لائینز نے ٹاس جیت کر فیلڈنگ کا فیصلہ کیا تو بالرز نے یارکشائر کے بیٹسمینوں کو کھل کر کھیلنے کا موقع نہیں دیا جو مقررہ اوورز میں سات وکٹ پر 131 رنز ہی بنا سکی فل جیکس 31 رنز بنا کر نمایاں رہے لائینز کی جانب سے سہیل تنویر اور ایرون فنگی سو نے دو دو وکٹیں لیں جواب میں لائینز نے مطلوبہ ہدف پانچ وکٹ پر پورا کر لیا کوئنٹن ڈی کوک نے 32 اور جین سائمنز نے 27 رنز بنائے۔ اسٹیون پیٹرسن نے دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ پرتھ اسکارچرز نے پہلے کھیلتے ہوئے مقررہ اوورز میں سات وکٹ پر 140 رنز بنائے۔ آکلینڈ کی جانب سے مائیکل بیٹس نے چار وکٹیں لیں۔ جواب میں آکلینڈ کی ٹیم مقررہ اوورز میں آٹھ وکٹ پر 124 رنز ہی بنا سکی۔ چنئی سپر کنگز نے یارکشائر کو ایک دلچسپ مقابلے کے بعد چار وکٹ سے شکست دے دی ڈربن میں کھیلے جانے والے گروپ بی کے میچ میں یارکشائر نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقرررہ اوورز میں چھ وکٹ پر 140 رنز بنائے۔ گیری بالانس نے 58 رنز کی عمدہ اننگز کھیلی۔ جبکہ ڈگ بولنجر اور ایلبے مورکل نے چنئی کی جانب سے دو دو وکٹیں لیں۔ جواب میں چنئی سپر کنگز نے مطلوبہ ہدف انیسویں اوور میں چھ وکٹ پر حاصل کر لیا۔ بدری ناتھ 47 جبکہ ایم ایس دھونی اور سریش رائنا 31,31 رنز نے چنئی کی فتح میں اہم کردار ادا کیا آئن وارڈلا، اسٹیون پیٹرسن اور اولیور ہینن ڈالبی نے دو دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا بدری ناتھ کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔ دہلی اور ٹائٹنز کا میچ بارش کی نذر ہو گیا پرتھ اسکارچرز نے آکلینڈ ایسز کو 16 رنز سے شکست دی۔ سنچورین میں دہلی ڈیئر ڈیولز اور ٹائٹنز کا میچ بارش کی وجہ سے ممکن نہ ہو سکا اور دونوں ٹیموں کو دو دو پوائنٹس دیئے گئے یوں گروپ اے سے دونوں ٹیموں نے سیمی فائنل میں جگہ بنالی۔ چیمپئنز ٹی ٹوئنٹی لیگ سیمی فائنل لائن اپ مکمل ہو گئی۔ گروپ اے سے دہلی ڈیئر ڈیولز اور ٹائٹنز نے سیمی فائنل کے لیے کوالیفائی کر لیا۔ چیمپئنز لیگ ٹی 20 کے پہلے سیمی فائنل میں لائنز نے ڈیئر ڈیولز کو 22 رنز سے ہرا دیا۔ لائنز نے پہلے کھیلتے ہوئے 139 رنز اسکور کیے۔ غلام بودی نے 50 رنز کی اننگز کھیلی۔ نیل مکینزی نے ناقابل شکست 46 رنز بنائے اومیش یادیو نے دو وکٹیں لیں۔ دہلی کے لیے ہدف کا تعاقب ابتدا ہی سے مشکل ثابت ہوا۔ انگلش بیٹسمین کیون پیٹرسن نے نصف سنچری اسکور کی لیکن ان کی اننگز ٹیم کے کام نہ آ سکی سپر اسٹار سہواگ کوئی رن بنائے بغیر پویلین لوٹ گئے ڈیوڈ وارنر 21 رنز بنا سکے آل راؤنڈر عرفان پٹھان صرف ایک رن ہی بنا کر آؤٹ ہو گئے فیورٹ ڈیئر ڈیولز مقررہ بیس اوور میں نو وکٹ پر 117 رنز تک محدود رہی۔ چیمپئنز لیگ ٹی ٹوئنٹی کے دوسرے سیمی فائنل میں سنسنی خیز مقابلے کے بعد سڈنی سکسرز نے لائنز کو دو وکٹ سے شکست دے دی۔ سینچورین میں کھیلے گئے دوسرے سیمی فائنل میں ٹائیٹنز نے پہلے کھیلتے ہوئے مقررہ اوورز میں پانچ وکٹ پر 163 رنز بنائے جس میں ڈیوڈ ویسی 61 اور ہنری ڈیوڈز 59 رنز نے عمدہ اننگز کھیلیں سڈنی سکسرز کی جانب سے مچل اسٹارک نے دو وکٹیں لیں۔ جواب میں سڈنی سکسرز نے میچ کی آخری گیند پر مطلوبہ ہدف آٹھ وکٹ پر حاصل کر کے فائنل میں جگہ بنالی۔ مائیکل لمب 33 اور اسٹیو اوکیف 32 رنز بنا کر نمایاں رہے۔

ایونٹ کے ٹاپ اسکورر اور بالرز...... 130 یا زائد رنز

بیٹسمین	ٹیم	میچ	رنز	بہترین	اوسط	گیندیں	50
مائیکل لمب	سکسرز	6	226	82*	56.50	145	1
غلام بودی	لائنز	6	208	64	34.66	177	3
نیل میکنزی	لائنز	6	176	68*	44.00	135	1
جیک روڈالف	ٹائیٹنز	5	172	83*	57.33	144	2
ہنری ڈیوڈز	ٹائیٹنز	5	162	59*	54.00	114	2
اظہر محمود	آکلینڈ	5	160	55*	53.33	126	2
گیری بیلینس	یارکشائر	6	147	64*	36.75	109	2
مارٹن گپٹل	آکلینڈ	5	142	40	28.40	129	0
جین سائمنز	لائنز	6	140	51	46.66	108	1
بریڈ ہیڈن	سکسرز	6	133	41	26.60	100	0

7 یا زائد وکٹ

بالرز	ٹیم	میچز	اوورز	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط
مچل اسٹارک	سکسرز	6	24.0	173	14	3/19	12.35
اظہر محمود	آکلینڈ	5	18.0	116	10	5/24	11.60
الفانسو فینکیسو	لائنز	6	22.0	118	10	3/14	11.80
لیستھ مالنگا	ممبئی	4	11.5	86	8	5/32	10.75
مائیک ہینز کس	سکسرز	6	16.0	116	8	3/23	14.50
مائیکل بیٹس	آکلینڈ	5	18.0	132	8	4/34	16.50
جوش ہیز لوڈ	سکسرز	6	24.0	113	7	3/22	16.14
جیمز پٹینسن	یارکشائر	6	19.2	132	7	2/21	18.85
لکشمی بالاجی	کولکتہ	4	15.0	135	7	4/19	19.28

جنوبی افریقہ نے ہانگ کانگ سپر سکسز ٹورنامنٹ جیت لیا!!

پاکستان ہانگ کانگ سپر سکسز اعزاز کے دفاع میں ناکام ہوگیا جنوبی افریقہ فائنل میں پاکستان کو 39 رنز سے ہرا کر نیا چیمپئن بن گیا۔ کولون میں منعقدہ ہانگ کانگ سپر سکسز میں پاکستان نے سری لنکا کو پانچ وکٹوں سے ہرا کر فائنل کیلئے کوالیفائی کیا۔ جنوبی افریقہ نے میزبان ہانگ کانگ کو چار وکٹوں سے شکست دیکر فیصلہ کن معرکے میں جگہ بنائی فائنل میں جنوبی افریقہ نے دو وکٹوں کے نقصان پر 142 رنز اسکور کیے۔ فرینکلن 31 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ کولن انگرم 34، ڈیوڈ ملر 33 اور ڈو پریز 31 رنز بنا کر قوانین کے مطابق ریٹائر ہوئے۔ پاکستان کے اویس ضیا نے دو وکٹیں لیں۔ پاکستان کی پوری ٹیم 4.1 اوور میں 103 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی۔ کامران اکمل نے 55 رنز بنائے۔ عمر اکمل نے 35 رنز اسکور کیے۔ فاتح ٹیم کے انگرم نے تین اور فرینکلن نے دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ جنوبی افریقہ چوتھی مرتبہ ہانگ کانگ سپر سکسز کا چیمپئن بن گیا پاکستان کو پانچ مرتبہ ٹورنامنٹ جیتنے کا اعزاز حاصل ہے۔ ہانگ کانگ سپر سکسز کرکٹ ٹورنامنٹ کے پہلے روز دفاعی چیمپئن پاکستان نے روایتی حریف بھارت اور ہالینڈ کو شکست دی جبکہ تیسرے میچ میں سری لنکا نے پاکستان کو تین وکٹوں سے ہرا دیا۔ کولون کرکٹ کلب میں ہانگ کانگ سپر سکسز کے پہلے روز پاکستان نے تین میچز کھیلے۔ جس میں اسے دو میں کامیابی ہوئی اور ایک میچ میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ پہلے میچ میں پاکستان نے ہالینڈ کو چھ وکٹ سے شکست دی تھی اور دوسرے میچ میں روایتی حریف کو یکطرفہ مقابلے کے بآسانی شکست دی۔ پاکستان کو اپنے تیسرے اور آخری میچ میں سری لنکا کیخلاف تین وکٹوں سے شکست کا سامنا پڑا۔ قومی ٹیم نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے، مقررہ اوورز میں 85 رنز بنائے مطلوبہ ہدف سری لنکا نے آخری گیند پر حاصل کرلیا۔ دیگر کھیلے گئے میچز میں سری لنکا نے ہالینڈ کو، جنوبی افریقہ نے ہانگ کانگ کو، بھارت نے ہالینڈ کو، انگلینڈ نے آسٹریلیا کو، آسٹریلیا نے جنوبی افریقہ کو اور سری لنکا نے بھارت کو مات دی۔ پاکستان نے بھارت کو پانچ وکٹوں سے شکست دیدی۔ بھارت نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ پانچ اوورز میں 70 رنز بنائے۔ پاکستان نے اکمل برادران کی جارحانہ بیٹنگ کی بدولت 71 رنز کا ہدف چوتھے اوور میں ہی پورا کردیا۔ عمر اکمل 26 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ کپتان کامران اکمل نے چھ گیندوں پر 30 رنز بنائے جس میں انہوں نے پانچ لگاتار چھکے لگائے۔